نوائے
افغان جہاد
رمضان ۱۴۳۰ھ
ستمبر 2009ء
ہم نے اَلْحَمْد سے لے کر والنَّاس تک
جو بھی کچھ ہے پڑھا، وہ بھلا یا نہیں !
ہم پہ روئیں ہماری ہی مائیں سدا
ہم نے تم کو اگر............خوں رُلایا نہیں!
روند کر اہلِ ایمان کی بستیاں
کیسی جنت بسانے کے خوابوں میں ہو؟؟؟

برصغیر میں انگریز کے خلاف شاہ عبدالعزیز کا فتویٰ جہاد

[حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ چونکہ وہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ہندوستان کو دارالحرب قرار دے کر مسلمانوں کو جہاد کی طرف توجہ دلائی تھی اور اس پر عمل کرتے ہوئے سید احمد شہیدؒ کا قافلہ میدان جہاد میں کود پڑا تھا اور پھر علماء حق، علماء دیوبند نے شاملی کے میدان میں اس کو عملی جامہ پہنایا تھا اور پھر شیخ الہندؒ اور حاجی صاحب ترنگزئیؒ اور حاجی محمد امین صاحبؒ وغیرہ نے اسی فتویٰ کی روشنی میں تحریکیں اٹھائیں تھیں۔ اس لیے یہاں اس فتویٰ کو اصل و ترجمہ کے ساتھ نقل کرنا بہت ضروری ہے] فرماتے ہیں:

دریں شہر حکم امام المسلمین اصلاً جاری نیست' وحکم روسائے نصاریٰ بے وغدغہ جاری است' و مراد از اجراء احکام کفر ایں است کہ درمقدمہ ملک داری' وبندوبست رعایا' واخذ خراج و باج' وعشور' رد اومال تجارت' وستاست' قطاع الطریق وسراق' وفیصؔ خصومات و سزائے جنایات' کفار خود بطور حاکم باشند' آرے اگر بعضے احکام اسلام را مثل جمعہ' عیدین و اذان و ذبح بقر تعرض نہ کنندنہ کردہ باشند' لیکن اصل اصول ایں چیزیانز دایشاں دریں' شہر ودرانواح نمی تواند آمد' وبرائے منفعت خود از واردین ومسافرین و تجارت نمی نمایند' اعیان دیگر مثلاً شجاع الملک و ولایتی بیگم بغیر حکم ایشاں دریں بلاد داخل نمی توانند شد' و ازیں شہر تاکلکتہ عمل نصاری ممتداست ارے درچپ و راست مثل حیدرآباد' لکھنؤ و رامپور احکام خود نہ جاری کردہ اند بسبب مصالحت و اطاعت مالکان آں (فتاویٰ عزیزیہ: صفحہ 454)

ترجمہ: ''اس شہر میں امام المسلمین کا حکم بالکل جاری نہیں ہے یہاں تو عیسائی حکمرانوں کا حکم بلا چون و چرا جاری ہے اور ان کا حکم جاری ہونے سے مراد یہ ہے کہ ملک داری، انتظام رعیت، خراج، باج، عشر و باجگزاری، اموال تجارت اور سیاسی امور۔ ڈاکوؤں اور چوروں کے انتظامات، مقدمات کے تصفیہ اور دیگر جرائم کی سزاؤں کے نافذ کرنے میں یہ لوگ (انگریز) بطور خود حاکم ہیں۔ ہندوستانیوں کو ان سے متعلق کوئی دخل نہیں۔ بے شک نماز جمعہ، عیدین، اذان اور گائے کے ذبح وغیرہ کے چند احکام اسلام میں وہ رکاوٹ نہیں ڈالتے لیکن جو چیز ان سب کی جڑ اور آزادی کی بنیاد ہے وہ قطعاً بے حقیقت اور پامال ہے۔ چنانچہ بے تکلف مسجدوں کو مسمار کر دیتے ہیں، عوام کی شہری آزادی ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ کوئی مسلمان یا ذمی ان کے پاسپورٹ کے بغیر اس شہر یا اس کے اطراف و جوانب میں نہیں آسکتا۔ مسافروں یا تاجروں کو شہر میں آمد و رفت کی اجازت بھی شہری آزادی کی بنیاد پر نہیں بلکہ خود اپنے نفع کی وجہ سے ہے اور اس کے علاوہ حضرات شجاع الملک اور ولایتی بیگم ان کی جازت کے بغیر شہروں میں داخل نہیں ہو سکتے۔ دہلی سے کلکتہ تک انہیں کی عملداری ہے، بے شک کچھ دائیں بائیں مثلاً حیدر آباد، لکھنو، رامپور میں چونکہ وہاں کے فرمانرواؤں نے ان کی اطاعت قبول کر لی ہے، اس لیے وہاں انکے احکام جاری نہیں''۔

شاہ صاحب مزید لکھتے ہیں کہ تین شرطوں سے دارالاسلام' دارالحرب بن جاتا ہے۔

(1) وہاں مشرکین اور غیر مسلموں کے احکام جاری ہو جائیں۔

(2) وہ دارالاسلام' دارالحرب سے گٹھ جوڑ کر کے دارالحرب سے مل جائے۔

(3) نہ وہاں کوئی مسلمان رہے نہ کوئی ذمہ باقی ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ — ستمبر 2009ء

حضرت فضالہؓ بن عبید سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''میں زعیم ہوں، یعنی ضامن ہوں، جنت سے باہر اور جنت کے وسط میں ایک گھر کا، اس شخص کے لیے جو مجھ پر ایمان لایا اور ہجرت کی اور میں ضامن ہوں جنت سے باہر ایک گھر کا، جنت کے وسط میں ایک گھر کا، جنت کے بالا خانوں میں ایک گھر کا، اس شخص کے لیے جو مجھ پر ایمان لایا، ہجرت کی اور جہاد کیا۔ جس نے یہ تینوں کام کیے، اس نے گویا نیکی کی کوئی بات نہ چھوڑی اور برائی سے مکمل طور پر بچا رہا۔ ایسا شخص جہاں بھی مرنا چاہے، مرے (اس کے اجر و ثواب میں کوئی کمی واقع نہ ہو گی)۔ (نسائی)

عنوانات

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Www.nwaiafghan.wordpress.com

قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظامِ کفر اور اس کے پیرووں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

نہ چل سکا اگر میں تیرے دین پر............................تو اور راستہ کہاں سے لاؤں گا

ایمان ایسی حقیقت ہے جسے محسوس کرنے کے لیے 'دل' کی ضرورت ہوتی ہے اور دیکھنے کے لیے دل کی آنکھوں اور چکھنے کے لیے دل کی حلاوت کی۔ مادیت کی ثقافتوں میں غرق انسان جو لارڈ میکالے کے نظام تعلیم سے اپنی روح خود قتل کر کے نکلا' اُسے کیا معلوم کہ اللہ کی عظمت اور قدرت کی وسعتوں کا تو کوئی کنارا ہی نہیں 'وھو معکم این ما کنتم' کا مژدہ جانفزاں سنانے والا رب کائنات ان کی ناقص اور بیمار عقل کے مشاہدے اور تجربے سے بہت آگے کی ہستی ہے۔ اس رب پر ایسا ایمان درکار ہے کہ پھر بندے کا سب کچھ اُسی کا ہی ہو جائے اور اس پر ہی نچھاور کرنے کے لیے ہمہ تن تیار اور مستعد ہو۔ امام غزالیؒ ساری زندگی فلسفے کی گتھیوں کو سلجھانے کے بعد زندگی کے آخری ایام میں بغداد کی بوڑھی ان پڑھ عورت جیسے ایمان کی تمنا کرتے رہے۔ جس دل میں حقیقی ایمان سما جائے پھر اس کے سامنے دنیا کی ہر قوت، ہر طاقت، ہر عظمت بہت ہیچ ہو جاتی ہے۔ پھر وہ آگ میں کود کو خلیل اللہ بن جاتا ہے' کلیم اللہ کہلاتا ہے اور دریا اُسے راستہ دیتے ہیں۔...

اپنے اپنے دور کے فرعون، نمرود اور ابوجہل ہوں یا پھر وقت حاضر کے طواغیت امریکہ اور اس کے حواری' ان سب کی حیثیت ایمان والے کے ہاں مکھی کے پر سے بھی زیادہ حقیر اور مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ کمتر اور ناپائیدار ہوتی ہے۔ اہل ایمان کو دل کی آنکھوں سے حقیقتوں کا مشاہدہ کروایا جاتا ہے پھر وہ حسبی الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم (میرے لیے اللہ ہی کافی ہے' جس کے سوا کوئی الہ نہیں، اُسی پر میں نے توکل کیا اور وہ ہی عرشِ عظیم کا رب ہے)۔ زبان قال سے نہیں زبان حال سے کہتے پوری دنیا کے طاغوتوں سے ٹکرا جاتے ہیں نتیجتاً ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون (جن لوگوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے پھر اس پر ڈٹ گئے ان کے پاس فرشتے یہ کہتے ہوئے آتے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم سے وعدہ دیئے گئے ہو) کا ربانی حکم ان کی دستگیری کرتا ہے۔ اگر بندۂ مومن کے دل و دماغ میں ایسا ہی ایمان بس جائے جیسا کہ مطلوب ہے تو پھر وہ دنیا میں ہر خوف سے بے پروا اور ہر عظمت والے سے بے نیاز ہو کر جیتا ہے کیونکہ وہ جس کا بندہ ہے' وہ ساری کائنات کا مالک ہے اور ساری کائنات کے تمام تر اختیارات صرف اُسی کے قبضے میں ہیں۔ یہ ایمان ہر ماسوا کی ہیبت، رعب، عظمت اور خوف دل سے ختم کر دیتا ہے۔

امتِ مسلمہ گذشتہ اڑھائی تین صدیوں میں کفار کی بالواسطہ اور بلا واسطہ غلامی کے دور سے گزر رہی ہے۔ اس پورے عرصے میں مسلمانوں کی دس بارہ نسلیں گزر گئیں، غلامی نے مسلمانوں کے ظاہر و باطن کو مضمحل کر دیا۔ ہر پیدا ہونے والا بچہ کفار ہی کو اپنا آقا اور سردار سمجھنے لگا، دنیا کی حکمرانی انہی کا حق سمجھا جانے لگا۔ اس دورِ غلامی نے نفسیاتی طور پر مسلمانوں میں تین عارضے پیدا کر دیے۔

۱۔ دنیا کی بادشاہی اور سرداری کو امتِ مسلمہ کا حق سمجھنا تو کجا اس کے بارے میں سوچنا ہی مفقود ہو گیا۔

۲۔ ذہنی و جسمانی ہر طور پر امت کے افراد کفار سے مغلوب ہو گئے۔

۳۔ کفار کا رعب، ہیبت اور خوف مسلمانوں کے دلوں میں بیٹھ گیا۔

گویا کہ وہ کیفیت پیدا ہو گئی کہ روشنی اور نور جن کے وجود سے پھوٹتا تھا وہ اغیار سے مٹی کے چراغوں کے طالب ہو گئے۔ ایسے میں امت مسلمہ کے ایک طبقے نے اپنے اسلاف کے ایمان کو اپنے سینوں میں روشن کرتے ہوئے' پھر سے امت کے غلبے کا خواب دیکھنا شروع کیا۔ صرف علمی اور فکری میدانوں میں ہی نہیں' عملی محاذوں پر کفار کو للکارا، انہیں دن میں تارے دکھائے اور چھٹی کا دودھ یاد دلا دیا اور پھر دنیائے طاغوت پر گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو وہ کاری ضرب لگائی کہ وہ آج تک اپنے زخم چاٹ رہی ہے۔ یہ سب کچھ وسائل اور ٹیکنالوجی کے بل بوتے پر نہیں بلکہ صرف اور صرف ایمان کے سہارے ہوا اور وسائل و ٹیکنالوجی کے بت پاش پاش ہو گئے۔ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا؟ اس کے لیے ایمانی بصیرت اور بصارت کی ضرورت ہے وگرنہ لارڈ میکالے سے مستعار لی ہوئی دانش اور مادیت میں رندھی ہوئی فکر کے لیے اس راز کا پانا کسی صورت بھی ممکن نہیں۔

یوم الفرقان سے یومِ فرقان تک

مولانا سید ولی اللہ شاہ بخاری

17 رمضان المبارک 2 ہجری کو وہ دن تھا کہ جسے رب العالمین نے ''یوم الفرقان'' کا نام دیا، یہی وہ اولین غزوہ تھا کہ جس نے واضح کر دیا کہ اہلِ حق کے بڑھتے ہوئے قدم روکنا اب کفر کے بس کی بات نہیں ہے اور یہ کہ اس صراطِ مستقیم میں حائل ہونے والی ہر طاقت خس وخاشاک کی طرح بہہ جائے گی۔سورۃ الانفال میں ربِ کائنات نے غزوۂ بدر پر تبصرہ فرماتے ہوئے اس کے مندرجہ ذیل مقاصد بیان فرمائے ہیں:

۱۔وَيُرِيدُ اللّٰهُ أَن يُحِقَّ الحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ۔ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ۔'' مگر اللہ کا ارادہ یہ تھا کہ وہ حق کو حق کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے تا کہ حق حق ہوکر رہے اور باطل باطل ہوکر رہ جائے، خواہ مجرموں کو یہ کتنا ہی ناگوار گذرے''۔

۲۔لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعاً فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ أُوْلَـئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ''تا کہ اللہ تعالیٰ گندگی کو پاکیزگی سے چھانٹ کر الگ کردے اور ہر قسم کی گندگی کو ملا کر اکٹھا کرے پھر اس پلندے کو جہنم میں جھونک دے، یہی لوگ اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں''۔

۳۔لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَى مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ وَإِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ''تا کہ جسے ہلاک ہونا ہے وہ دلیلِ روشن کے ساتھ ہلاک ہو اور جسے زندہ رہنا ہے وہ دلیلِ روشن کے ساتھ زندہ رہے۔یقیناً اللہ سننے اور جاننے والا ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کو یوما الفرقان یوم التقی الجمعان قرار دیا۔۔۔اس دن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور احسان سے حق وباطل کے درمیان تمیز فرمادی اور اس دن کو الفرقان کا نام دیا۔کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے کلمہ ایمان کو باطل پر غالب فرمادیا، اپنے نبی، دین اور ان کے گروہ کی نصرت فرمائی۔

مندرجہ بالا آیاتِ مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمان مدنی زندگی کے اس دور میں کسی حوالے سے بھی اتنے مضبوط نہیں تھے کہ وہ بدر کے میدان میں کفر کی اتنی بڑی جمعیت کا مقابلہ کرسکیں۔خود قرآن کی زبان میں مسلمانوں کی حالت کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ

وَاذْكُرُواْ إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔''یاد کرو وہ وقت جب تم تھوڑے تھے، زمین میں تم کو بے زور سمجھا جاتا تھا، تم ڈرتے رہتے تھے کہ کہیں لوگ تمھیں مٹا نہ دیں۔پھر اللہ نے تمھیں جائے پناہ مہیا کر دی، اپنی مدد سے تمھارے ہاتھ مضبوط کیے اور تمھیں اچھا رزق پہنچایا، شاید کہ تم شکر گزار بنو''۔

ایسی کیفیت کہ جب مالی لحاظ سے حالات ناموافق، دفاع کے لیے افرادی قوت کی قلت، اسلحہ اور ہتھیاروں کی کمیابی اور پھر ہر لمحے دشمن کے حملہ آور ہونے کا اندیشہ رہتا، اور پورا عرب ان مٹھی بھر جانثارانِ حق کے درپے تھا۔لیکن ان تمام ناموافق حالات میں رب العالمین درحقیقت اہلِ دنیا کو دکھانا چاہتا تھا کہ مال ودولت کی کثرت، تیر وتفنگ اور اسلحہ کی فراوانی، اور بڑے بڑے لشکر اس قوی ومتین کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ایمان ویقین ہی وہ حقیقی قوت ہے کہ جس کے بل بوتے پر دنیاوی لحاظ سے کمزور ونحیف چھوٹے چھوٹے گروہ باطل کے بڑے بڑے لشکروں کو شکستِ فاش دے دیتے ہیں۔اور غزوۂ بدر اسی لیے تو ''یوم الفرقان'' قرار پایا کہ کہاں تین سو تیرہ مسلمان، پورے لشکر میں صرف دو گھوڑے، سواریوں کی اتنی قلت کہ ایک ایک اونٹ پر تین تین سوار باری باری سوار ہوتے ہیں، فقر وفاقہ کی حالت، اور پھر تیروں، تلواروں اور نیزوں کی بھی قلت ہے۔جب کہ ایک ہزار سے زیادہ مردانِ جنگی پر مشتمل مشرکین کا مکی لشکر، ہتھیاروں اور اسلحہ کی فراوانی، سواریوں کی اتنی کثرت کے روزانہ کے نو اور دس اونٹ ذبح کیا جا رہے ہیں اور پھر سامانِ عیش ونشاط اور شراب وکباب کے نشے میں بدمست مشرکین کے جنگی ماہرین مسلمانوں کا نام ونشان مٹادینے کا عزم لے کر میدان بدر میں اترتے ہیں۔

اسی لیے منافقین اور دلوں کے مریض' مسلمانوں کو دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے اور طنز کر رہے تھے إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَـؤُلاء دِينُهُمْ ''جب کہ منافقین اور وہ سب لوگ جن کے دلوں کو روگ لگا ہوا تھا، کہہ رہے تھے کہ ان لوگوں کو تو ان کے

> حضرت سعدؓ نے فرمایا ''ہم آپ ﷺ پر ایمان لائے ہیں، آپ کی تصدیق کی ہے اور ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ آپ جو کچھ لائے ہیں وہ حق ہے، اور ہم نے اس امر پر آپ سے سمع وطاعت کا عہد کیا ہے۔یارسول اللہ ﷺ آپؐ نے جو ارادہ فرمایا ہے اسے پورا کریں۔اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر آپ ہمیں اس سمندر میں گھسنے کا کہیں تو ہم آپ کے ساتھ گھس جائیں گے اور ہم میں سے ایک بھی آدمی پیچھے نہ رہے گا۔

دین نے خبط میں مبتلا کر دیا ہے''۔

لیکن ان تمام حالات کے باوجود صحابہ کرامؓ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے سے سرشار ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ میدانِ بدر میں فروکش ہونے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین وانصار کی رائے معلوم کرنے کے لیے ان سے مشورہ فرمایا کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ چنانچہ مہاجرین میں سے حضرت مقداد بن عمروؓ نے کھڑے ہو کر فرمایا۔''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ کی رہنمائی میں چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ خدا کی قسم ہم آپ کو وہ بات نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ فاذھب انت وربك فقاتلا انا ھھُنا قاعدون۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر آپ ہمیں برک الغماد تک لے جائیں گے تو ہم آپ کے ساتھ لڑتے جائیں گے یہاں تک کہ آپ وہاں پہنچ جائیں۔ مہاجرین کا یہ جذبہ جانثاری معلوم کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی رائے بھی معلوم کرنا چاہتے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا کہ لوگو مجھے مشورہ دو۔ اس موقع پر حضرت سعد بن معاذؓ نے کھڑے ہوئے فرمایا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید آپ چاہتے ہیں کہ ہم بات کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک۔ چنانچہ حضرت سعدؓ نے فرمایا''ہم آپ پر ایمان لائے ہیں، آپ کی تصدیق کی ہے اور ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ آپ جو کچھ لائے ہیں وہ حق ہے، اور ہم نے اس امر پر آپ سے سمع وطاعت کا عہد کیا ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے جو ارادہ فرمایا ہے اسے پورا کریں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر آپ ہمیں اس سمند میں گھسنے کا کہیں تو ہم آپ کے ساتھ گھس جائیں گے اور ہم میں سے ایک بھی آدمی پیچھے نہ رہے گا۔ ہم اس بات کو ناپسند نہیں کرتے کہ آپ کل ہمارے ساتھ دشمن سے مقابلہ کریں۔ ہم جنگ میں بڑے استقلال کے ساتھ قائم رہنے والے اور صحیح معنوں میں جنگ کرنے والے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے سے آپ کو وہ بات دکھا دے جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، اللہ کی برکت سے ہمیں ساتھ لے کر چلیے۔''

صحابہؓ کے ان الفاظ پر غور کریں تو معلوم ہوتا کہ وہ ان انتہائی خطرناک حالات کے اندر بھی ایمان ویقین کی ایسی کیفیت سے سرشار تھے کہ انہیں باطل کی قوت وطاقت کا سرے سے کوئی خوف نہیں تھا جبکہ مشرکین دنیا کی محبت اور جاہلی تعصب اور قوت کے نشے میں جس طرح مکہ سے نکلے اس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کے ساتھ فرمایا ہے:

وَلَا تَكُونُواْ كَالَّذِينَ خَرَجُواْ مِن دِيَارِهِم بَطَراً وَرِئَاء النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَاللّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ''اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ کہ جو اپنے گھروں سے اتراتے اور لوگوں کو اپنی شان دکھاتے ہوئے نکلے، اور وہ اللہ کے رستے سے روکتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے باہر نہیں''۔ جب مشرکین کا لشکر مکہ سے نکلنے لگا تو ابوجہل اور اس کے بہت سے مشرکین نے بیت اللہ کے پردوں کو پکڑ پکڑ کر یہ دعا کی کہ اے اللہ دونوں گروہوں میں سے جو حق پر ہے ان کو فتح عطا فرما۔ یہ گویا کہ انہوں نے اپنے لیے خود ہی شکست اور موت کی دعا کی تھی۔

إِن تَسْتَفْتِحُواْ فَقَدْ جَاءكُمُ الْفَتْحُ وَإِن تَنتَهُواْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَإِن تَعُودُواْ نَعُدْ وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئاً وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ''اگر تم فیصلہ چاہتے تھے تو لو، فیصلہ تمہارے سامنے آگیا۔ اب باز آ جاؤ تو تمہارے ہی لیے بہتر ہے، ورنہ اگر پلٹ کر اس حماقت کا اعادہ کرو گے تو ہم بھی اسی سزا کا اعادہ کریں گے اور تمہاری جمعیت خواہ وہ کتنی ہی زیادہ ہو تمہارے کچھ کام نہ آسکے گی۔ اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔'' غزوۂ بدر نے عرب وعجم پر واضح کر دیا کہ حق کی فتح اور اس کے لیے دعائیں مانگنے والوں کے سامنے مسلمانوں کی فتح اور کفار کی ذلت آمیز شکست کی صورت فیصلہ تو ہو چکا ہے۔ اس لیے اعدائے دین کے لیے بہتر یہی ہے کہ اب بھی سمجھ جائیں اور کفر وعناد کا رویہ ترک کر کے اسی دین حق کو اختیار کر لیں کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئیں گے۔ غزوہ بدر مومنین ومخلصین کے لیے ایک عظیم فتح اور خوشخبری تھا۔ اس جنگ میں کافر کے ستر سردار کام آئے اور اتنے ہی مشرکین، مجاہدین کے ہاتھوں قیدی ہوئے۔ قریش مکہ کے غرور وتکبر کو اللہ نے اپنے فضل اور اپنے کمزور بندوں کی نصرت کے ذریعے پیوندِ خاک کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کو یوما الفرقان یوم التقی الجمعان قرار دیا۔۔۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور احسان سے حق و باطل کے درمیان تمیز فرمادی اور اس دن کو الفرقان کا نام دیا۔

تاریخ انسانی کے مختلف ادوار میں انبیا ورسل اور اسی طرح ان کے پیرو کار صالحین و مجاہدین فی سبیل اللہ کی جدوجہد میں ایسے مقامات اور واقعات رونما ہوتے ہیں کہ جو اپنے اپنے دور میں ''یوم الفرقان'' کی حیثیت رکھتے ہیں۔ موجودہ دور میں ایسے ہی اہم ترین واقعات میں سے گیارہ ستمبر 2001ء کا مبارک واقعہ ہے کہ جس نے تاریخ کا رخ بدل کر رکھ دیا۔ کفار کے ظلم و ستم سے ستائے ہوئے پوری دنیا کے مسلمان غلامی اور مایوسی کی زندگی گذارنے پر مجبور کر دیئے گئے تھے۔ کہیں روس، کہیں برطانیہ، کہیں فرانس اور کہیں امریکہ کی شکل میں مسلمانوں کا پوری دنیا میں قتل عام کیا جا رہا تھا، اٹھارھویں اور انیسویں صدی میں جس طرح مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی اس نے سقوط بغداد وغرناطہ کی یاد تازہ کر دی۔ مسلمانوں کو معاشی، معاشرتی، تہذیبی، سیاسی اور عسکری طور پر زیر نگیں رکھنے کے لیے یہود ونصاریٰ نے اُن کے گرد گھیرا تنگ کر رکھا تھا۔ خوف اور مایوسی کی اس فضا میں مسلمانوں میں ان مظالم کا جواب دینے کی ہمت اور جرات نہ

تھی۔

وقتاً فوقتاً اگر کسی خطے میں چند مسلمان مزاحمت کے لیے اٹھے بھی تو منافقین کی غداری، دشمن کے بچھائے ہوئے مکروفریب کے جال اورانتہا کو پہنچتی سفاکیت کے سامنے ان کی جدوجہد زیادہ دیرپا اور ثمرآور ثابت نہ ہو پاتی، مجموعی طور پر پوری امتِ مسلمہ مایوسی کا شکار تھی۔

گیارہ ستمبر 2001ء وہ مبارک دن ہے کہ جسے اکیسویں صدی کا ''یوم الفرقان'' کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ یہ وہ مبارک دن ہے کہ جب 19 جانثاروں نے نہ صرف امریکہ کے نظامِ معیشت پر بلکہ پوری دنیا کے نظامِ کفر پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ جس سے پوری ملتِ کفر بلبلا اٹھی۔ قوت و وسائل، کثرت تعداد اور ٹیکنالوجی کے نشے میں بدمست کفر نے ایسی ذلت آمیز کاری ضرب کا تصور بھی نہیں کیا ہوگا۔ سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ

چنانچہ ان ذلت آمیز حملوں میں نقصانِ عظیم اٹھانے کے بعد امریکی اژدھا پاگل پن کی انتہا تک پہنچ گیا۔ اور اس مرحلے پر کفر کے امام بش نے انتہائی غضبناک انداز میں اعلان کر دیا کہ ''اب غیر جانبدارانہ رویہ نہیں چلے گا، یا ہماری طرف یا ہمارے دشمن (مجاہدین) کی طرف ہونا ہوگا''۔ دنیائے کفر، دینِ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف تو پہلے ہی سے متحد و متفق ہے۔ یہ دھمکی دراصل ان دوغلے نام نہاد مسلمان حکمرانوں اور ان کے بہی خواہوں پر بجلی بن کر گری کہ جو عرصہ دراز سے منافقانہ پالیسیاں اپنائے ہوئے تھے۔ یہ وہ بہروپیے تھے کہ ''جب مومنین سے ملتے تو کہتے ہم تو مسلمان ہیں اور جب اپنے ان شیطانوں کے ساتھ علیحدگی میں ملاقات کرتے تو کہتے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، مسلمانوں کے ساتھ تو ہم مذاق کر رہے تھے''۔ یہی وہ منافقین و مذبذبین کا گروہ تھا کہ جو قرآن کی زبان میں ''ومن الناس من یعبد اللّٰہ علی حرف......

نائن الیون کے واقعہ کی برکت سے پوری دنیا کے اندر مجاہدین کو جانثار، متقی اور باصلاحیت قیادت نصیب ہوئی کہ جس نے خونِ جگر سے جہاد کے اس بابرکت شجر طیبہ کو سیراب کیا ہے۔ قربانیوں کی ایک نئی اور بے مثال تاریخ رقم کی کہ جس نے پوری دنیا کے اندر مظلوم مسلمانوں کو حوصلہ اور قوت عطا کی ہے۔

چنانچہ ان کے آقا بش کی دھمکی نے ان کے چہروں پر سجا اسلام کا مصنوعی لبادہ اتار پھینکا، اسلام کا لیبل لگائے، مسلمانوں کے لیے یہ آستین کے سانپ ثابت ہونے والے فرعونِ وقت بش کی ایک ہی دھمکی پر اس کے سامنے سربسجود ہو گئے اور کفر کی اطاعت کا طوق علی الاعلان اپنے گلے میں ڈال لیا۔ یہی وہ مرحلہ تھا کہ جب مومنین و مجاہدین کے علاوہ پوری دنیا نے بھی ان بھیانک چہروں کو خوب اچھی طرح جان اور پہچان لیا۔ چنانچہ 9/11 کا کے واقعہ کی وجہ سے ہی مومنین اور ان منافقین کی پہچان ہوئی اور یہ منافقین مومنین کی صفوں سے علیحدہ ہو کر شیطانی گروہ کے ہراول دستہ میں شامل ہو گئے۔ اور اس طرح کفر اور طاغوت کو مومنین و مخلصین اور مجاہدین سے چھانٹ کر علیحدہ کر دیا گیا کہ منافقت و دوغلی پالیسی کا دور گیا۔ کفر اور اس کے حواری کھل کر سامنے آ چکے اس لیے اب جس نے کفر کا ساتھ دینا وہ بھی پوری دلیل و برہان اور وضاحت کے بعد اس کا ساتھ دے اور اس کے لشکر میں شامل ہو جائے۔ جب کہ حق اور اہلِ حق بھی اپنے کردار وافکار اور قربانیوں کی بدولت واضح ہو چکے، اب جس نے ایمان و تقویٰ اور جہاد کی زندگی گزارنی ہے وہ بھی کھل کے واضح دلیل و برھان کے ساتھ اس میدانِ کارزار میں شامل ہو جائے۔

گیارہ ستمبر کے واقعہ کے بعد اہلِ حق اور مجاہدین اس نصرتِ الٰہی پر اپنے رب کے سامنے سربسجود تھے، کفر کے اس قدر نقصانِ عظیم پر ان کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے ٹھنڈا کر دیا تھا۔ جبکہ دوسری طرف چند نام نہاد مسلم ممالک کے حکمران اور تہذیب و افکار کی گندگی سے آلودہ مغرب پرست، روشن خیالی کے زعم باطل کی بیماری میں مبتلا روشن خیالوں کے علاوہ ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کا ماٹو رکھنے والی فوج جو ہمیشہ سے کفر اور طاغوت کی بغل بچہ تھی اور امریکہ کے حکم پر ہی ''اسلام کی خدمت'' کے لیے حرکت میں آئی تھی، اب کے امریکہ کے حکم پر ہی اسلام کی ''بیخ کنی'' کے لیے میدان میں اتر آئی اور آٹھ سالوں میں وہ کچھ کر دیا جو اُس کا آقا خود نہیں کر سکتا تھا۔ یہ افواج اور اس کے حواری وطن پرستی، زر پرستی، حکومت اور نفس پرستی میں اتنے کامل و اکمل ہیں کہ مسلمانوں کی اس عظیم کامیابی اور کفر کی اس ذلت آمیز شکست کو بھی وہ دشمن کی ہی چال قرار دے رہے ہیں۔ بش اور اس کے حواریوں کو اس موقع پر شاید یہ سوچ نہ آئی ہو کہ اس کاروائی کو اپنا ہی ڈرامہ قرار دے کر اس ذلت کے داغ کو دھونے کی کوشش کی جائے، لیکن ان ذہین جبہ وقبہ پوش غلاموں نے امتِ محمدیہ کے جانثاروں کی عظیم قربانی اور مجاہدین کی عظیم فتح کی وہ تاویل کی کہ جس سے امام الکفر بش بھی جھوم اٹھا۔

اتفاق سے 2009ء میں 9/11 یعنی ''یوم تفریق'' یوم الفرقان کے دو دن بعد یعنی 20 رمضان المبارک کو آ رہا ہے۔ اس لحاظ سے اہلِ حق کے لیے یہ نصرت خداوندی کی نوید اور ان کے دلوں کے لیے باعثِ اطمینان وراحت ہے۔ غزوہ بدر کے بعد اگرچہ دشمنانِ دین نے اہلِ حق کو مٹانے کے لیے پوری کوشش صرف کر دی، بدر کے مقتولین کے انتقام میں جلنے والے مشرکین نے احد کے میدان میں زور آزمائی کی اور پھر مدینہ پر پورے عرب سے دس ہزار سے بڑا لشکر لے کر چڑھ دوڑے لیکن ان کی یہ تمام سازشیں اور کوششیں رائیگاں گئیں، سوائے ذلت و رسوائی کے ان کے حصے میں کچھ نہ آیا۔ جبکہ مسلمانوں کی طاقت میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا حتی کہ انہوں نے غزوہ بدر، احد اور خندق کے بعد 8 ہجری میں مکہ کو فتح کر کے کعبۃ اللہ کو شرک و کفر کی نجاستوں سے پاک کیا۔

افغانستان پر طالبان کی اسلامی حکومت کے قیام کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی نیندیں حرام ہو چکی تھیں اور وہ مسلمانوں کی تیزی سے پھلتی پھولتی اور بارآور ہوتی امارت اسلامی کو ختم کرنے کے لیے مسلسل سازشوں کے جال بن رہے تھے۔ روس کی عبرتناک شکست نے انہیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ بڑی منصوبہ بندی اور پلاننگ کے ساتھ اس اسلامی حکومت کا خاتمہ کرنے کے پلان بنا رہے تھے۔ لیکن نائن الیون کی کاری ضرب سے ان کی تمام منصوبہ بندیاں دھری کی دھری رہ گئیں۔ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والے یہود ونصاریٰ جب ہزاروں کی تعداد میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے ملبہ کے ساتھ جہنم واصل ہوئے تو ائمۃ الکفر بش اور اس کے اتحادی جذبہ انتقام میں باؤلے ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ ان کو اسی سرزمین میں لے آیا کہ جہاں اس سے پہلے برطانوی اور روسی استعمار کے غرور کو خاک میں ملایا جا چکا تھا۔ (باقی صفحہ ۳۱ پر)

۱۱ستمبر کے واقعات کی شرعی حیثیت

شیخ حمود بن عبداللہ بن عقلاء الشعیبیؒ کا فتویٰ

(۲۸جمادی الثانی،۱۴۲۲ھ)

شیخ حمود بن عقلاء الشعیبیؒ......ایک تعارف

شیخ حمود بن عقلاء الشعیبیؒ کا شمار دورحاضر کے ممتاز ترین علمائے دین میں ہوتا ہے۔آپ کی وسعتِ علمی اور بے باکانہ حق گوئی کی بدولت نہ صرف جزیرہ عرب بلکہ تمام عالم اسلام میں آپ کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا گیا۔آپ نے اپنی زبان وقلم سے تمام عمر دین کی خدمت اور مجاہدین کی بھرپور نصرت کی۔اپنی زندگی کے آخری چند سالوں میں.....جب گیارہ ستمبر کے مبارک واقعات کے بعد امت مسلمہ کے حکمرانوں پر کفر کا رعب طاری تھا اور بہت سے اہلِ علم کی زبانوں پر خوف کے مارے تالے پڑ چکے تھے' آپ نے اپنی ضعیف العمری کے باوجود حق کو اعلانیہ حق کہنے کا فریضہ سرانجام دیا اور اپنے مدلل فتاویٰ کے ذریعے جہاد کی پشت بانی کا حق ادا کیا۔اللہ آپؒ کی قبر کو نور سے منور کرے اور آپ کی لغزشوں سے درگزر فرمائے۔آمین

آپؒ کا پورا نام الشیخ العلامة ابو عبدالله حمود بن عبدالله بن محمد بن عقلاء الشعيبي الخالديؒ تھا۔آپ ۱۳۴۶ھ میں سعودی عرب میں بریدۃ کے علاقے الشقه میں پیدا ہوئے۔جب سات سال کی عمر کو پہنچے تو بیماری کے سبب اپنی بینائی کھو بیٹھے۔اس صدمے کے باوجود آپ نے مدرسے میں اپنی تعلیم جاری رکھی۔آپ کی عمدہ تعلیم وتربیت میں آپ کے والد کی انتھک کوششوں کا بڑا اہم کردار رہا۔صرف پندرہ سال کی عمر ہی میں آپ نے شیخ عبدالله بن مبارك العمری کے زیر سرپرستی مکمل قرآن حفظ کر لیا۔

آپ ۱۳۶۷ھ میں اپنے والد کے کہنے پر حصولِ علم کی خاطر ریاض آ گئے اور فضيلة الشيخ عبداللطيف بن ابراهيم آلِ شیخ سے مختلف علوم دینیہ کی بنیادی تعلیم حاصل کی۔۱۳۶۸ھ میں آپ نے فضيلة الشيخ محمد بن ابراهيم آلِ شیخ کی شاگردی اختیار کی اور مختلف مضامین کا تفصیلی علم حاصل کیا۔آپ کے اساتذہ میں فضيلة الشيخ ابراهيم بن سليمان ،فضيلة الشيخ سعود بن رشود،فضيلة الشيخ عبدالله بن محمد بن حميد او رفضيلة الشيخ عبدالعزيز بن رشيد وغیرہ جیسے نامور علماء بھی شامل ہیں۔ریاض میں شعبۂ شریعت قائم ہونے کے ہونے کے بعد آپ نے شیخ عبدالعزیز بن بازؒ اور شیخ محمد امین شنقیطیؒ سے بھی کئی مضامین پڑھے،خصوصاً شیخ شنقیطی سے تو آپ درس کے اوقات کے بعد ان کے گھر جا کر بھی پڑھتے تھے۔انہوں نے آپ کو اصولِ فقہ اور تفسیر کے مضامین پڑھائے۔

آپ شعبۂ تربیت سے اپنی تعلیم مکمل کر کے ۱۳۷۶ھ میں فارغ ہوئے اور اسی سال ریاض کے 'المعهد العلمي' میں بطور 'مدرس' مقرر ہوئے۔۱۳۷۸ھ میں آپ کو شعبۂ شریعت میں مدرس مقرر کیا گیا جہاں آپ تقریباً چالیس سال تک حدیث،فقہ،اصول فقہ،توحید،نحو اور تفسیر وغیرہ پڑھاتے رہے،اور اسی عرصے میں ترقی کر کے 'استاذ' کے درجے تک جا پہنچے۔

آپ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں،مثلاً:الامامة العظمىٰ،مختصر عقيدة اهل السنة و الجماعة،البراهيم المتظاهرة فی حتمية ايمان بالله و الدارالآخرة،شرح بلوغ المرام،القول المختار فی حكم الاستعانة بالكفار،تسهيل الوصول الی علم الاصول

آپؒ نے اپنے فتاویٰ کے ذریعے مجاہدین کا زبردست دفاع کیا۔آپ نے جن اہم موضوعات پر فتاویٰ دیئے وہ درج ذیل ہیں:

۱۱ستمبر کے واقعات کا شرعی جواز،مجاہدینِ طالبان کی حکومت.....ایک اسلامی حکومت، طالبان کی بت شکنی کی شرعی جواز،فلپائن میں جہاد کا شرعی جواز، یہود ونصاریٰ کے جزیرۂ عرب میں قیام کی شرعی حیثیت، یہود ونصاریٰ کے اقتصادی مقاطعے کا شرعی حکم،قانونِ الٰہی سے ہٹ کر فیصلہ کرنے والے حکمرانوں کی شرعی حیثیت وغیرہ

آپؒ کے شاگردوں میں علما،اساتذہ اور وزرا کی ایک بہت بڑی تعداد شامل رہی۔مثلاً وزیر برائے اسلامی امور ڈاکٹر عبدالله محسن التركی،وزیر انصاف ڈاکٹر عبدالله بن محمد بن ابراهيم آلِ شیخ،هيئة كبار العلماء کے رکن ڈاکٹر صالح بن الفوزان،مجاہد شیخ سلمان بن فهد العودة ،شيخ علی بن خضير الخضير،قاضی تميز عبدالرحمن بن غيث،قاضی تميز عبدالرحمن بن عبدالعزيز الكلية،منطقة القصيم کے قاضئ اعلیٰ شيخ عبدالرحمن عبدالله العجلان،ریاض کے قاضئ اعلیٰ سليمان بن مهنا،ڈائریکٹر جنرل شعبۂ امر بالمعروف و نهی عن المنكر عبدالعزيز بن عبدالرحمن السعيد،ڈائریکٹر شعبۂ تحقیق وادّعاء محمد بن مهوس،ڈاکٹر عبدالله الغنيمان،سیکرٹری وزارت انصاف حمد بن فريان اور سیکرٹری وزارت داخلہ ابراهيم بن دائود۔

استفتاء:

عالی قدر شیخ حمود بن عبداللّٰہ بن عقلاء الشعیبی حفظہ اللّٰہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۱۱ستمبر،۲۰۰۱ء کو امریکہ میں پیش آنے والے واقعات پر بہت بحث مباحثہ اور گفتگو سننے کو ملتی ہے۔کچھ لوگ ان حملوں کو جائز قرار دیتے ہوئے ان کی تائید کرتے ہیں، جبکہ کچھ لوگ ان کو ناجائز قرار دیتے ہوئے تنقید۔ان دونوں متضاد آراء میں سے کون سی رائے آپ کے خیال میں درست ہے؟ براہِ کرم ذرا وضاحت سے جواب دیجیے کیونکہ لوگوں کے ذہنوں میں اس حوالے سے بہت سے اشکالات اور شکوک وشبہات پائے جاتے ہیں۔جزاکم اللہ!

جواب:الحمد للّٰه رب العالمين وا لصلاة والسلام علی النبی الامين وعلی آله و صحا بته اجمعين و من صار علی نهجهم الی يوم الدين، اما بعد:

اصل جواب کی طرف آنے سے پہلے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ کافر امریکی ریاست جب بھی کوئی فیصلہ کرتی ہے،خصوصاً کہیں حملہ کرنے یا جنگ شروع کرنے کا فیصلہ،تو ایسا اقدام عوامی رائے کی تائید کے بغیر نہیں اٹھایا جاتا،خواہ وہ رائے عامہ ریفرنڈم یا سروے کے ذریعے معلوم کی جائے، یا کانگریس میں موجود نمائندے اس رائے کا اظہار کریں۔ایسی حالت میں ہر وہ امریکی جس نے جنگ کے حق میں آواز بلند کی محارب ہے اور کم از کم جنگ میں معاون اور مددگار کی حیثیت سے تو ضرور ہی شریک ہے۔ان شاء اللہ مسئلے کے اس پہلو پر تفصیلی گفتگو بعد میں آئے

گی۔

اسی طرح یہ سمجھ لینا بھی نہایت ضروری ہے کہ مسلمانوں اور کفار کے باہمی تعلقات سیاسی پالیسیوں اور شخصی مصلحتوں کی روشنی میں استوار نہیں کئے جاتے، بلکہ یہاں بھی رہنما اور فیصلہ کن حیثیت کتاب اللہ اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو حاصل ہے۔قرآن نے اس مسئلے کی اہمیت کے پیشِ نظر اسے امتِ مسلمہ کیلئے اس قدر صراحت سے واضح کیا ہے کہ کسی قسم کے شک وشبے کی گنجائش باقی نہیں بچتی۔

اس مسئلے سے متعلقہ آیات دو باتوں پر مرتکز ہیں:

- الولاء (یعنی مومنین سے دوستی و وفاداری)
- البراء (یعنی کفار سے عداوت و بیزاری)

آیاتِ قرآنی کی ایک کثیر تعداد کا انہی دو باتوں پر مرتکز رہنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ''الولاء و البراء'' کا عقیدہ دین کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور اسی بات پر علمائے امت کا اجماع ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ کفار کی طرف جھکنے اور ان سے دوستی و وفاداری کا تعلق قائم کرنے سے منع کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ (المآئدة: ۵۱)

﴿اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی بھی انہیں اپنا دوست بنائے وہ انہی میں سے ہے﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ (الممتحنة: ۱)

﴿اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَ مَا تُخْفِىْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ (آلِ عمران: ۱۱۸)

﴿اے ایمان والو!تم اپنا دلی دوست ایمان والوں کے سوا کسی کو نہ بناؤ،(تم نہیں دیکھتے دوسرے لوگ تو) تمہاری تباہی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔وہ تو چاہتے ہیں کہ تم دکھ میں پڑو،ان کی دشمنی تو خود ان کی زبان سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو کچھ ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے﴾

اسی طرح کفار سے برأت و بیزاری کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِىْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ (الممتحنة: ۴)

﴿تم لوگوں کے لئے ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں میں ایک اچھا نمونہ ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ ہم تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو قطعی بیزار ہیں۔ہم نے تم سے کفر کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے عداوت ہوگئی اور بیر پڑ گیا جب تک کہ تم اللہ واحد پر ایمان نہ لے آؤ﴾

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (المجادلة: ۲۲)

﴿آپ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والوں کو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت کرتے نہ پائیں گے،گو وہ ان کے باپ،ان کے بیٹے،یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے﴾

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖٓ اِنَّنِىْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِىْ فَطَرَنِىْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ (الزخرف: ۲۶)

﴿اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں ان سب سے بیزار ہوں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے راہِ ہدایت دکھائے گا﴾

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (التوبة: ۲۴)

﴿اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے عزیز و اقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں،تمہیں اللہ اور اسکے رسول ﷺ اور اسکی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں،تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے،اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا﴾

دین کا ادنیٰ سا علم رکھنے والے شخص کے لئے بھی یہ بات سمجھنا مشکل نہیں ہونی چاہئے کہ یہ اور ایسی بیسیوں دیگر آیات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ کفار سے بغض، بیزاری اور عداوت رکھنا واجب ہے۔جب یہ بات سمجھ گئے تو جان لو کہ امریکہ ایک اسلام دشمن کافر ریاست ہے،جو ہر سمت

سے مسلمانوں پر حملہ آور اور ان پر اپنی بڑائی قائم کرنے کی خواہش مند ہے۔ اسی لئے امریکہ نے برطانیہ، روس اور دیگر طاقتوں کے تعاون سے سوڈان، عراق، افغانستان، اور لیبیا وغیرہ کے مسلمانوں کو اپنے حملوں کا نشانہ بنایا اور وہاں اسلام کے خاتمے کے لئے بدستور کوشاں ہے۔ یہ امریکہ ہی تھا جس نے فلسطینیوں کو ان کے علاقوں سے بے دخل کرنے اور بندر و خنزیر کے بھائیوں کو وہاں اکٹھا کرنے کی تحریک چلائی اور آج تک وہ فاجر یہودی ریاست کو بھرپور سفارتی، مالی اور عسکری امداد فراہم کرنے میں مشغول ہے۔ یہ سب اعمالِ شر کرنے کے باوجود یہ توقع کیسے رکھی جاسکتی ہے کہ امریکہ کو مسلمانوں کا دشمن اور ان کے خلاف مسلسل حالتِ جنگ میں نہ سمجھا جائے؟

جب امریکہ نے افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں سوویت اتحاد کو ٹکڑے ٹکڑے ہوتے دیکھا تو اس نے یہ سمجھا کہ شاید اب دنیا میں وہی تنہا 'سپر پاور' ہے جس کے اقتدار کو چیلنج کرنے والا کوئی نہیں، چنانچہ اس نے زمین میں اکڑنا، تکبر کرنا، فساد پھیلانا، اور سرکشی وطغیانی کا رویہ اختیار کرنا شروع کر دیا مگر وہ یہ بھول گیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات امریکہ سے زیادہ طاقتور اور اسے ذلیل ورسوا کرنے پر قادر ہے۔

افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ ہمارے بعض بھائی حتیٰ کہ علماء بھی، امریکہ کے خوشنما ظاہر کو دیکھتے ہوئے اس کے لئے نرم گوشہ رکھتے ہیں، اور یہ بھول جاتے ہیں کہ امریکہ نے پورے عالمِ اسلام میں قدم قدم پر قتل وغارت گری اور فتنہ وفساد کا کیسا بازار گرم کر رکھا ہے۔ یہی بدنما چہرہ دراصل امریکہ کا اصلی روپ ہے! میں یہاں ان شبہات کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں جن کا سہارا لے کر ایسے علماء اپنے مؤقف کا دفاع کرتے ہیں۔

پہلا شبہ: ایک دلیل تو یہ سننے میں آتی ہے کہ "ہمارے اور امریکہ کے درمیان کچھ معاہدات ہیں جن کی پابندی اور احترام کرنا ہم پر واجب ہے"۔

میں اس بات کے دو جواب دیتا ہوں:

اولاً، امریکہ گیارہ ستمبر کے واقعات میں مسلمانوں کے ملوث ہونے کا کوئی ٹھوس ثبوت تاحال پیش نہیں کر سکا اور ابھی تک یہ تمام باتیں محض الزامات کی حیثیت رکھتی ہیں...... (واضح رہے کہ جس وقت یہ فتویٰ دیا گیا تھا، اس وقت تک مجاہدین نے گیارہ ستمبر کے حملوں کی ذمہ داری قبول کرنے کا اعلان نہیں کیا تھا۔ بعد میں مجاہد شیخ اسامہ بن محمد بن لادن نے اپنے متعدد بیانات میں ان حملوں کی ذمہ داری باقاعدہ طور پر قبول کی۔ مثلاً: مجاہد شیخ اسامہ بن محمد بن لادن کا امریکی انتخابات ۲۰۰۴ء کے موقع پر امریکی عوام کے نام پیغام، ۱۰ رمضان المبارک، ۱۴۲۵ھ)...... لہٰذا جب تک یہ الزامات ثابت نہ ہوں یہ کہنا درست نہیں کہ ہم نے کوئی معاہدہ توڑا ہے۔ جہاں تک کفار سے اعلانِ برأت کا معاملہ ہے، تو اس کا کسی معاہدے کے ٹوٹنے یا خلاف ورزی کرنے سے کوئی تعلق نہیں، یہ تو اللہ کی طرف سے عائد کردہ اور اس کی کتاب میں بیان شدہ ایک مستقل فریضہ ہے۔

ثانیاً، اگر ہم یہ تسلیم کر بھی لیں کہ مسلمانوں اور امریکہ کے درمیان واقعتاً کوئی معاہدات موجود ہیں تو بھی یہ سوال امریکہ سے پوچھا جانا چاہیئے کہ وہ ان معاہدات کو کیوں پورا نہیں کرتا، اور کیوں ابھی تک مسلمانوں کے خلاف زیادتی اور ان کو ایذا پہنچانے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے؟ معاہدے کو پورا کرنا ایک نہیں، دونوں فریقوں کی ذمہ داری ہوتی ہے اور معاہدے پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ نقضِ عہد ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اِنْ نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ (التوبة: ۱۲)

﴿اور اگر عہد کرنے کے بعد یہ پھر اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین پر حملے شروع کر دیں تو کفر کے علمبرداروں سے جنگ کرو کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ شاید کہ (پھر تلوار ہی کے زور سے) وہ باز آئیں گے﴾

دوسرا شبہ: یہ بھی کہا جاتا ہے کہ "گیارہ ستمبر کے مقتولین میں معصوم شہری بھی شامل تھے"۔

اس شبہے کے کئی جوابات دیئے جاسکتے ہیں:

۱۔ حضرت صعب بن جثامہؓ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مشرکین اہلِ بستی کے بارے میں دریافت کیا گیا جن پر رات کے وقت حملہ کیا جائے اور (تاریکی کی وجہ سے) حملے میں ان کی عورتیں اور بچے بھی مارے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هُمْ مِنْهُم (بخاري : كتاب الجهاد و السير)

(وہ انہی میں سے ہیں)

اس حدیث سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ عورتیں، بچے اور وہ سب لوگ جن کو عام حالات میں دورانِ جنگ قتل کرنا ممنوع ہے، اگر محاربین کے ساتھ یوں گھلے ملے ہوں کہ ان میں تمیز کرنا ممکن نہ رہے، تو ان کا قتل بھی جائز ہے۔ درج بالا حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کے وقت حملے کے بارے میں پوچھا گیا...... اور رات کے اندھیرے میں ایسی تمیز کرنا ممکن نہیں ہوتا...... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حملے کو جائز قرار دیا، کیونکہ عورتوں اور بچوں کو قصداً نشانہ بنا کر مارنا درست نہیں، البتہ اگر یہ محاربین کے ساتھ ضمناً مارے جائیں تو جائز ہے۔

۲۔ مسلمان جرنیل کفار کے خلاف جنگوں میں منجنیق کے گولے برسایا کرتے تھے، حالانکہ منجنیق کا گولہ محارب اور معصوم میں فرق نہیں کرتا، مگر پھر بھی اس ہتھیار کا استعمال مسلمانوں کا مستقل طریقہ رہا۔ ابنِ قدامہؒ فرماتے ہیں کہ

"(دشمن کے خلاف) منجنیق نصب کرنا جائز ہے کیونکہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ طائف پر اور حضرت عمرو بن العاصؓ نے سکندریہ والوں پر منجنیق نصب کی تھی۔" (المغني و الشرح ۱۰/۵۰۳)

ابنِ قاسمؒ 'الحاشية' میں لکھتے ہیں:

"چونکہ دشمن کو نقصان پہنچانے کے جواز پر علماء کا اجماع ہے، لہٰذا کفار پر منجنیق کے گولے برسانا جائز ہے، اگرچہ اس سے بچے، عورتیں، بوڑھے، اور راہب بلا ارادہ مارے جائیں۔" (الحاشية على الروض ۴/۲۷۰)

۳۔مسلمان فقہاء نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ اگر کفار حملے سے بچنے کیلئے کچھ مسلمانوں کو بطور ڈھال استعمال کر رہے ہوں، تو ایسے میں حسبِ ضرورت حملہ کر دینا جائز ہے۔گو کہ ان معترضین کی اصطلاح میں وہ مسلمان''معصوم''ہیں، مگر فقہاء پھر بھی ایسے حملے کو درست گردانتے ہیں۔ابنِ تیمیہؒ فرماتے ہیں:

''اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ اگر کفار کی فوج مسلمان قیدیوں کو بطور ڈھال استعمال کرے اور قتال نہ کرنے سے باقی مسلمانوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو قتال جاری رکھا جائے گا، اگر چہ نتیجتاً (بطور ڈھال استعمال کئے جانے والے) مسلمان قیدی مارے ہی کیوں نہ جائیں۔''(الفتاوی ۲۸/ ۵۴۶۔۵۳۷، ج ۲۰۔۵۲)

ابنِ قاسمؒ 'الحاشیة' میں لکھتے ہیں:

''اگر کفار کسی مسلمان کو بطور ڈھال استعمال کر رہے ہوں تو ان پر حملہ کرنا جائز نہیں، سوائے اس صورت میں جب حملہ نہ کرنے سے مسلمانوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، تو ایسے میں کفار کو مارنے کا ارادہ کر کے حملہ کیا جا سکتا ہے۔اس رائے سے کسی کو اختلاف نہیں۔'' (الحاشیة علی الروض: ۴۔۲۷۱)

یہاں میں اپنے ان بھائیوں سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں جو ۱۱ستمبر کے حملے کو ''دہشت گردی'' کا نام دیتے ہیں: کیا امریکہ کا اپنے جہازوں اور میزائلوں سے سوڈان کی دواساز فیکٹری تباہ کرنا...... یہ جانتے ہوئے کہ فیکٹری کا عملہ اور مزدور اندر موجود ہیں...... دہشت گردی نہیں؟ ایسا کیوں ہے کہ امریکہ پر حملے کو دہشت گردی کی کاروائی کہنے والی بہت سی آوازیں موجود ہیں، مگر امریکی حملوں کے خلاف کوئی آواز نہیں سنائی دیتی؟ میں تو ان دونوں واقعات میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں پاتا کہ سوڈان میں جس مال سے فیکٹری قائم ہوئی تھی وہ مسلمانوں کا مال تھا اور جو عملہ اور مزدور مارے گئے وہ بھی مسلمان تھے، جبکہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی عمارتوں پر کفار کا مال خرچ ہوا تھا اور حملے میں مرنے والے بھی کفار تھے۔کیا یہی وہ فرق ہے جس کی بنیاد پر ہمارے بہت سے بھائی ۱۱ستمبر کے واقعے کو دہشت گردی کہتے ہیں مگر سوڈان پر حملے کے معاملے میں چپ سادھ لیتے ہیں؟؟ نیز لیبیا اور عراق کے عوام پر اقتصادی پابندیاں لگا کر انہیں جس بھوک اور قحط سالی کی طرف دھکیلا گیا اور عراق و افغانستان پر جو بمباری اور حملے کئے گئے کیا وہ سب بھی دہشت گردی نہیں؟

میں یہ بھی جاننا چاہوں گا کہ ان حضرات کے نزدیک ''معصوم افراد'' سے کیا مراد ہے؟''معصوم'' سے لازماً ان تینوں معانی میں سے کوئی ایک مراد ہوگا:

۱۔وہ لوگ جنہوں نے نہ تو اپنی ریاست کے ساتھ مل کر قتال کیا، نہ ہی بدن، مال رائے، مشورے یا کسی اور ذریعے سے قتال میں معاونت کی:

یہ لوگ اگر دیگر افراد سے علیحدہ اور قابلِ تمیز رہیں تو ان کا قتل جائز نہیں، البتہ اگر یہ دوسرے لوگوں میں گھل مل جائیں تو محاربین کو نشانہ بناتے ہوئے ان کا ضمناً مارا جانا جائز ہے؛ مثلاً بوڑھے، عورتیں، بچے، مریض، معذور، اور تارکِ دنیا راہب۔ابنِ قدامہؒ فرماتے ہیں:

''عورتوں اور بچوں کو جان بوجھ کر نشانہ نہ بنایا جائے، لیکن اگر رات کے حملے میں یا محاربین میں گھلے ملے ہونے کی وجہ سے وہ مارے جائیں تو جائز ہے۔اسی طرح دشمن کو قتل کرنے یا پچھاڑنے کی غرض سے ان کے جانوروں (اونٹ، گھوڑے وغیرہ) کا قتل جائز ہے۔اس رائے سے کسی کو اختلاف نہیں۔''

(المغنی و الشرح: ۱۰۔۵۰۳)

آپؒ کا یہ قول بھی منقول ہے کہ ''شب خون مارنا جائز ہے۔''

امام احمد بن حنبلؒ کی رائے بھی یہی ہے کہ ''شب خون مارنے میں کوئی حرج نہیں اور غزوۂ روم بھی تو شب خون ہی تھا۔''

آپؒ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''ہمارے علم میں نہیں کہ کسی نے شب خون کو ناپسند کیا ہو۔''(المغنی و الشرح: ۱۰۔۵۰۳)

۲۔وہ لوگ جنہوں نے اپنی محارب ریاستوں کی جانب سے جنگ میں عملاً شرکت تو نہیں کی، لیکن اپنے مال اور مشوروں سے جنگ میں معاونت کی:

یہ لوگ ''معصوم'' اور ''بے گناہ'' شہری نہیں، بلکہ محاربین ہی میں سے ہیں اور فوج کی پچھلی صفوں اور کمک فراہم کرنے والے مددگار و معاونین میں شمار کئے جائیں گے۔

ابنِ عبدالبر (الاستذکار میں) لکھتے ہیں:

''اس بات پر علماء میں کوئی اختلاف نہیں کہ جو عورتیں اور بوڑھے جنگ میں شریک ہوں ان کا قتل مباح ہے، نیز جو بچے لڑنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور پھر عملاً لڑیں بھی، تو ان کا قتل بھی جائز ہے۔''(الاستذکار: ۱۴۔۷۴)

ابنِ قدامہؒ نے ان عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کے قتل کے جواز پر اجماع نقل کیا ہے جو جنگ میں اپنی قوم کی مدد کریں۔ابنِ عبدالبرؒ کا قول ہے کہ

''اس بات پر اجماع ہے کہ حنین کے دن رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے درید بن الصمة کو اس لیے قتل کروایا کہ وہ صاحبِ رائے تھا اور اپنے مشوروں اور جنگی چالوں کے ذریعے فوج کی مدد کرتا تھا۔لہٰذا جو بوڑھا بھی اس طرح جنگ میں شریک ہو، سب علماء کے نزدیک اس کا قتل جائز ہے۔''(التمھید: ۱۶۔۱۴۲)

امام نوویؒ نے شرح مسلمؒ کے باب الجہاد میں صاحبِ رائے بوڑھوں کو قتل کرنے پر اجماع نقل کیا ہے۔ابنِ قاسمؒ نے 'الحاشیة' میں نقل کیا ہے کہ

''اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ جنگ میں بذاتِ خود بلاواسطہ شریک ہونے والے اور پچھلی صفوں میں رہتے ہوئے بالواسطہ شریک ہونے والے کا شرعی حکم ایک ہے۔''

یہ اجماع امام ابنِ تیمیہؒ نے بھی نقل کیا ہے۔نیز امام ابنِ تیمیہؒ کی یہ رائے بھی منقول ہے کہ

''دشمن فوج کے ساتھی و معاونین بھی حقوق اور ذمہ داریوں میں ان کے ساتھ

برابر کے شریک ہیں۔''

۳۔وہ لوگ جو مسلمان ہوں:

ان کا قتل صرف اس وقت جائز ہے جب وہ دشمن کے ساتھ یوں گھل مل جائیں کہ انہیں مارے بغیر دشمن کو مارنا ممکن نہ ہو۔اس موضوع پر تفصیلی گفتگو مسلمان قیدیوں کو بطور ڈھال استعمال کرنے کے مسئلے میں گزر چکی ہے۔

لہٰذا وہ لوگ جو بلا سوچے سمجھے ''معصوم'' اور ''بے گناہ افراد'' کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں اور ایسے سب لوگوں پر حملہ کرنے کو ہر حال میں ناجائز قرار دیتے ہیں، دراصل مغربی میڈیا کی عطا کردہ اصطلاحات کو بلا تنقید من وعن قبول کر کے دہرا رہے ہیں، حالانکہ یہ شرعی اصطلاحات نہیں اور بعض اوقات یہ شریعت سے متصادم بھی ہوتی ہیں۔

ایسے لوگوں کے لئے ایک جواب یہ بھی ہے کہ شریعتِ اسلامی ہمیں کفار کے ساتھ وہی معاملہ کرنے کی اجازت دیتی ہے جو انہوں نے ہمارے ساتھ کیا ہو (**معاملة بالمثل**)۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ (النحل: ۱۲۶)

﴿اور اگر تم بدلہ لو، تو اتنا ہی لینا جتنی زیادتی تم پر کی گئی تھی﴾

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (الشوریٰ: ۴۰)

﴿اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر کی برائی ہے﴾

انتقام بالمثل کے جواز پر علماء کی آراء:

ابنِ تیمیہؒ فرماتے ہیں:

''زیادتی کے برابر انتقام لینا مجاہدین کا حق ہے۔چنانچہ وہ چاہیں تو بطور بدلہ انتقام لیں اور چاہیں تو بخش دیں۔جہاں بدلہ لینے سے جہاد کے مقاصد کو کوئی فائدہ نہ پہنچے اور نہ ہی کفار کے لیے باعثِ عبرت بن سکے، وہاں صبر کرنا ہی افضل ہے۔البتہ اگر بدلہ لینا کفار کو دعوتِ ایمان دینے یا ان کی سرکشی توڑنے کا باعث بنے تو ایسے میں انتقامی کاروائی حدود اللہ کے قیام اور جہادِ اسلامی کا تقاضا ہے۔یہ رائے ابنِ مفلحؒ نے 'الفروع' میں نقل کی ہے۔'' (۶۔۲۱۸)

''معصوم'' اور ''بے گناہ'' کی اصطلاح کو بلا قید و تخصیص استعمال کرنے کا لازمی نتیجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے صحابہؓ پر (نعوذ باللہ) معصومین کے قاتل ہونے کی تہمت لگانا ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ طائف پر حملے کے لئے منجنیق نصب کی، حالانکہ منجنیق اپنی ماہیت کے اعتبار سے ایک ایسا ہتھیار ہے جو ''معصوم'' اور ''غیر معصوم'' میں تمیز نہیں کر سکتا۔اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''معصوم'' اور ''غیر معصوم'' کی مغربی تقسیم کے برعکس بنو قریظہ کے تمام بالغ مردوں کو قتل کروایا۔

ابنِ حزمؒ 'المحلی' میں درج ذیل حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حدیث: **عُرِضْتُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ مَنْ اَنْبَتَ قُتِلَ**

(مجھے (بھی) قریظہ والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، پس (اس دن بنو قریظہ کا) ہر بالغ مرد قتل کر دیا گیا)

تشریح: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل ہمیں ایک عمومی اصول عطا کرتا ہے جس کی لپیٹ سے کوئی مزدور، تاجر، کسان یا معمر فرد محفوظ نہیں رہ سکتا۔اور اسی پر علماء کا اجماع بھی ہے۔'' (**المحلی ۷۔۲۹۹**)

ابنِ قیمؒ زاد المعاد میں لکھتے ہیں: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہی رہا ہے کہ جب آپ کسی قوم سے صلح یا معاہدہ کرتے اور وہ قوم یا اس کے کچھ لوگ معاہدہ توڑ ڈالتے اور قوم کے باقی افراد اس نقضِ عہد کی تصدیق کرتے اور اس پر راضی رہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کو معاہدے کی خلاف ورزی کرنے والا شمار کر کے سب کے خلاف جنگ کرتے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ، بنی نضیر، بنی قینقاع اور اہلِ مکہ کے خلاف غزوات میں کیا۔عہد شکنی کرنے والوں کے بارے میں یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔''

آپؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''ابنِ تیمیہؒ نے مشرق کے عیسائیوں کے خلاف جنگ کرنے کا فتویٰ دیا، کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے دشمنوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ میں مال اور اسلحہ فراہم کیا تھا۔ابنِ تیمیہؒ نے عیسائیوں کے اس فعل کو عہد شکنی گردانا، حالانکہ انہوں نے مسلمانوں کے خلاف باقاعدہ جنگ نہیں لڑی تھی، کیونکہ نبی ﷺ نے بھی قریش کے ساتھ ایسا ہی معاملہ فرمایا تھا جب انہوں نے مسلمانوں کے حلیف قبیلے کے خلاف بنی بکر بن وائل کی مدد کی تھی۔''

اختتامیہ: ہم جانتے ہیں کہ کافر مغرب، بالخصوص امریکہ............مسلمانوں کے خلاف ظلم و ستم کا سلسلہ جاری رکھے گا.................اور یہ سلسلہ افغانستان، فلسطین یا شیشان تک محدود نہ رہے گا، بلکہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر جہاد اور جہاد کرنے والوں کا دنیا بھر سے مکمل صفایا کرنے کی بھرپور مہم چلائی جائے گی۔افغانستان کے خلاف امریکی اقدامات بھی اس وقت تک نہیں رکیں گے جب تک مجاہدینِ طالبان کا زور مکمل طور پر توڑ نہ دیا جائے۔

طالبان کا قصور بس یہی ہے کہ انہوں نے مجاہدین کو پناہ دی اور کفر کے سامنے جھکنے سے انکار کیا، چنانچہ ان کی ہر ممکن مدد و نصرت کرنا واجب ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ (التوبۃ: ۷۱)

﴿مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست و مددگار ہیں﴾

نیز یہ کہ **وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى (المآئدۃ: ۲)**

﴿اور نیکی اور تقوے کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو﴾

لہٰذا مجاہدینِ طالبان کی مدد کرنا لازم ہے۔اس مدد کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں:

مال، جان، مشوروں، اور آراء سے؛ ذرائع ابلاغ کے ذریعے؛ مجاہدین کی عزت و شہرت کے تحفظ کے ذریعے اور ان کی فتح و نصرت اور استقامت کی دعاؤں سے۔مدد کرنا نہ صرف

مسلمان عوام پر لازم ہے بلکہ افغانستان کے قرب و جوار میں موجود مسلمان ریاستوں کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ وہ مغربی طاغوتی طاقتوں کے مقابلے میں مجاہدین طالبان کا بھر پور ساتھ دیں۔ یہاں یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ اس تحریک کا ساتھ نہ دینا اور اسے تنہا اور سسکتا چھوڑ دینا کفار کی مدد اور مسلمانوں سے دشمنی کے مترادف ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ (المآئدة: ۵۱)

﴿اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی بھی انہیں اپنا دوست بنائے وہ انہیں میں سے ہے﴾

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ (الممتحنة: ۱)

﴿اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ﴾

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ (الممتحنة: ۴)

﴿تم لوگوں کے لئے ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں میں ایک اچھا نمونہ ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا کہ ہم تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو قطعی بیزار ہیں۔ ہم نے تم سے کفر کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے عداوت ہوگئی اور بیر پڑ گیا جب تک کہ تم اللہ واحد پر ایمان نہ لے آؤ﴾

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (المجادلة: ۲۲)

﴿آپ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں سے محبت کرتے نہ پائیں گے، گو وہ ان کے باپ، ان کے بیٹے، یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے﴾

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ (الزخرف: ۲۶)

﴿اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں ان سب سے بیزار ہوں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے راہِ ہدایت دکھائے گا﴾

اگر مسلمان ریاستیں یونہی بیٹھ کر یہ خونی تماشا دیکھتی رہیں تو نہ تاریخ انہیں معاف کرے گی اور نہ ہی ان ریاستوں میں بسنے والی مسلم آبادیاں۔ ان مشکل حالات میں اپنے بھائیوں کو تنہا چھوڑنے والوں کو خوب سوچ لینا چاہیئے کہ اللہ کی پکڑ اور اس کا عذاب بہت سخت ہے۔

نبیٔ اکرم ﷺ کا فرمان ہے: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَ لَا يُسْلِمُهُ (مسلم : كتاب البرّ و الصّلة و الآداب)

(مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کا ساتھ چھوڑتا ہے)

اسی طرح، حدیثِ قدسی ہے: مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ (بخاری : كتاب الرقاق)

(جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی لگائی، تو میری طرف سے اس کے خلاف اعلانِ جنگ ہے)

ایک اور فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

مَنْ اُذِلَّ عِنْدَهُ مُؤْمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَ هُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يَّنْصُرَهُ اَذَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مسنداحمد : حديث سهل بن حنيفؓ)

(جس شخص کے سامنے کسی مومن کو ذلیل کیا جا رہا ہو اور وہ قدرت رکھنے کے باوجود اس کی مدد نہ کرے تو اللہ قیامت کے دن اس کو تمام مخلوق کے سامنے ذلیل کریں گے)

ہم اس موقع پر پاکستان کے اہلِ اقتدار کو متوجہ کرانا چاہتے ہیں کہ اسلام دشمن امریکی فوجوں کو اپنی سرزمین میں ہوائی اڈے اور اپنے وسائل تھما دینا نہ تو حکمت کا تقاضا ہے نہ ہی سیاست کا، کیونکہ ان ایمان فروش حرکتوں کا سب سے زیادہ نقصان پاکستان کو ہے۔ امریکی افواج کو یہاں جگہ دینے کا نتیجہ انہیں اپنے رازوں تک بآسانی پہنچنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔ عین ممکن ہے کہ پاکستان میں قیام کے دوران امریکی افواج جو معلومات اکٹھی کریں وہ اسرائیل کو پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام پر ویسا ہی حملہ کرنے کا موقع دیں جیسا حملہ اس نے عراق پر کیا تھا۔ یہ کیسی عجیب صورتحال ہے کہ آج پاکستان اسی پر اعتماد کر رہا ہے جو کل تک اس کا کھلا دشمن تھا!! میرے خیال میں پاکستان میں دینی طبقے ہی نہیں، بلکہ تمام اہلِ عقل و دانش ٹھنڈے پیٹوں اس پالیسی کو گوارا نہیں کریں گے۔

ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ اپنے دین کی مدد کرے! اپنے کلمے کو بلند کرے! اسلام، مجاہدین اور مسلمانوں کو عزت بخشے! امریکہ، اس کے پیروؤں اور اس کے مددگاروں کو ذلیل کرے! یقیناً وہ مسلمانوں کا ولی ہے اور ان کی مدد پر قادر ہے۔

وصلى الله على نبينا محمد و على آله وصحبه اجمعين

☆☆☆☆☆

آسمان پہ سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے اور زہر میں بجھے تیروں کی بارش جاری تھی
خون کا سیلاب بام و در کو عبور کر چکا تھا
غاصبوں کا ستم اپنے عروج پر تھا
جب کہ ہماری طرف کے میدان تلوار کی جھنکار، اور گھوڑوں کی ٹاپ سے خالی تھے
یہاں صرف چیخیں تھیں اور وہ بھی ڈھول باجوں کی آواز میں دب چکی تھیں
ایسے میں غیرت کی آندھیاں چلیں
اوران کے قلعوں کو مٹّی کا ڈھیر بنا گئیں اور جابروں کو یہ سمجھا گئیں
کہ ہم تم سے یونہی ٹکراتے رہیں گے
یہاں تک کہ اسلام کی ایک ایک زمین تم سے واپس چھین نہ لیں!

''جب بھی پنٹا گون اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے معرکوں کی بات ہو گی، ان نو جوانوں کا تذکرہ ضرور سامنے آئے گا جنھوں نے تاریخ کے دھارے کا رخ موڑ دیا۔ آج لوگ ان کے ناموں سے واقف ہوں یا نہ ہوں، تاریخ بہر حال یہ بات ثبت کرے گی کہ یہی وہ شہداء تھے جنھوں نے ملت فروش حکمرانوں اوران کے آلۂ کاروں کے لگائے ہوئے داغ اپنے خون سے دھوئے۔ معاملہ صرف اتنا نہیں کہ انہوں نے پنٹا گون اور ٹریڈ سنٹر کے برج تباہ کر دیے، یہ تو ایک آسان سی بات تھی۔ نہیں! بلکہ ان نو جوانوں کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے وقت کے ایک جھوٹے خدا کا بت پاش پاش کر کے رکھ دیا، اس کی اقدار کو ملیا میٹ کر دیا، اور یوں طاغوتِ زمانہ کا اصل چہرہ لوگوں کے سامنے آ گیا۔ کل اگر فرعونِ مصر کا دامن معصوم بچوں کے لہو سے داغدار تھا تو آج کا فرعون کفر و سرکشی میں اس سے دو ہاتھ آگے ہے۔ یہی قاتل ہے جو ہمارے معصوم بچوں کو فلسطین ،افغانستان، لبنان، عراق، کشمیر اور دیگر خطوں میں قتل کرنے کے ذمہ دار ہے۔

ان شہیدی جوانوں نے خوابیدہ امّت کے دلوں میں ایک بار پھر ایمان کی آگ بھڑکائی اور انہیں عقیدۂ ولاء و براء کا مطلب سمجھا دیا۔ صلیبیوں اور ان کے مقامی دُم چھلوں کی عشروں سے جاری سازشوں کا توڑ کیا اور مسلمانوں سے وفاداری اور کفار سے بیزاری کے عقیدے کو مٹانے کی مذموم کوششوں پہ پانی پھیر دیا۔

ان نو جوانوں کی عظمتِ کردار کا کما حقہٗ تذکرہ ممکن نہیں، قلم اس سے عاجز ہیں۔ اسی طرح ان مبارک معرکوں کے نتائج و برکات کا پوری طرح احاطہ کرنا بھی مشکل ہے، تاہم میں ان شہداء کا مختصر تعارف آپ کے سامنے پیش کروں گا، کیونکہ جس بھلائی کا سب کچھ سمیٹا نہ جا سکے، اُس کا بہت کچھ چھوڑ دینا بھی مناسب نہیں!

(۱) محمد عطا:

ٹریڈ سنٹر کے پہلے برج کو نشانہ بنانے والے جانباز تھے۔ یہ اس پورے سریّے کے امیر تھے۔ مصر سے تعلق رکھنے والے کنانہ کے اس سپوت کی زندگی کا ہر لمحہ سچائی کا نقیب تھا۔ جد و جہد اور انتھک محنت ان کی سیرت کا سب سے نمایاں پہلو تھا۔ امت کی حالتِ زار انہیں بے چین کیے رکھتی۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت قبول فرمائے۔

(۲) زیاد سمیر الجراح:

سرزمین شام کے علاقے لبنان سے تعلق رکھنے والے سرفروش تھے۔ سچائی کے علم بردار، کھرے کردار کے مالک زیاد، **ابو عبیدہ بن الجراح** رضی اللہ عنہ کے سچے پیروکار تھے۔

(۳) مروان الشحی:

دوسرے برج کو گرانے والے ہوا باز مجاہد، **مروان الشحی** کا تعلق امارات سے تھا۔ دنیا اپنی ساری رنگینیوں کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوئی، مگر یہ اس کے دامِ فریب میں آنے سے صاف بچ نکلے۔ اور اپنے ربّ کی جنتوں اور اس کی رضا کی تلاش میں چل دیے۔

(۴) ھانی حنجور:

وادیٔ طائف کے بطل **ھانی حنجور** نے امریکی دفاعی مرکز پنٹا گون کو برباد کیا۔ یہ پاک دل و پاکباز نو جوان پختگیٔ کردار کی ایک مثال تھا، ہم انہیں ایسا ہی جانتے ہیں، اور حسیبِ اصلی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

(۵) احمد بن عبداللّٰہ النعمی:

ابہاء کے رہنے والے **احمد بن عبداللّٰہ النعمی** ایک عبادت گزار مجاہد تھے۔ قیام اللیل کا والہانہ شوق رکھتے تھے۔ یہ خاندانِ قریش کے چشم و چراغ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں ہونے کا شرف انہیں حاصل تھا، اخلاقِ حسنہ کی تصویر تھے۔ اس نو جوان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ خود بھی گھوڑے پر سوار ہیں اور آپؐ انہیں اتر کر دشمن سے قتال کرنے اور اپنی زمین کو ان سے چھڑانے کا حکم صادر فرما رہے ہیں۔

(۶) سطام السقامی:

ارضِ حرمین کے باسی **سطام السقامی** کا تعلق نجد سے تھا، عزم و شجاعت کے پیکر اس نو جوان کو جو بھی دیکھتا، اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد آ جاتی کہ

هُمْ (بَنُو تَمِيمٍ) اَشَدُّ أُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ (مسلم: باب من فضائل غفار و أسلم وجهينة و أشجع ومزينة وتميم ودوس وطئ)

''میری امت میں سے دجال کے لیے سب سے زیادہ سخت بنو تمیم کے لوگ ہوں گے۔''

(۷) ماجد بن موقد الحنف:

سیّد الانبیاء ﷺ کے شہر مدینہ سے تعلق رکھنے والے **ماجد بن موقد الحنف**! رزم ہو یا بزم، یہ شہید دل و نگاہ کی پاکیزگی کا ایک چلتا پھرتا نمونہ، تواضع اور اعلیٰ اخلاق کی ایک روشن مثال تھے۔ یقیناً ایمان اور حیا دونوں باہم متلازم ہی ہوتے ہیں!

(۸)خالد المحضار:

حرمِ کعبہ کے پڑوسی خالد المحضار ،مکّہ مکرمہ کے رہائشی تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں ہونے کا شرف انہیں بھی حاصل تھا۔خانوادۂ قریش کے اس مجاہد کی سب سے بڑی تمنا بس یہی تھی کہ اسے اللہ کے راستے میں شہادت مل جائے۔

(۹)ربیعہ نواف الحازمی:

ربیعہ نواف الحازمی بھی مکہ مکرمہ سے تعلق رکھتے تھے۔عزیمت وہمت،اورصبرواستقامت اورحیا کی روشن مثال،اپنے گھوڑے کی لگام تھامے یہ نوجوان موت کے ٹھکانوں کی تلاش میں سر گرداں رہتا تھا۔

(۱۰)سالم الحازمی(بلال)،نواف الحازمی:

مکہ مکرمہ ہی کے سالم الحازمی(بلال)،نواف الحازمی کے سگے بھائی تھے۔ایمان کی بہار آئی تو آپ نے ساری دنیا تج دی۔''جنت تلواروں کے سائے تلے ہے''، یہی ان کا شعار تھا۔

(۱۱)فائز قاضی:

افغانستان میں احمد کے نام سے مشہور،فائز قاضی کا تعلق بنی حماد سے تھا۔جُود وسخا،حیا اور تواضع ان کی خاص پہچان تھی۔

''بنی اسیر'' کے تمام قبیلے،چاہے وہ قبیلۂ زھران ہو یاغامد یا بنی شھر،ان سب کا نیویارک اور واشنگٹن کے مبارک معرکوں میں وہی کردار ہے جو شیروں کا میدان میں ہوتا ہے!

(۱۲)احمد الحزنوی الغامدی:

احمد الحزنوی الغامدی، غیرت وحمیت اور بہادری وشجاعت کی صفات سے آراستہ تھے۔بڑی سے بڑی آزمائش بھی ان کے قدم نہ ڈگمگا سکی۔راہِ عزیمت کے یہ شہسوار، مجاہدین کے امام اور خطیب بھی تھے،ہمیشہ لوگوں کو جہاد پر ابھارتے رہتے تھے۔

(۱۳)حمزہ الغامدی:

حمزہ الغامدی کا دل شوقِ شہادت سے سرشار تھا۔ان کے روز وشب اللہ کے ذکر سے پرنور رہتے۔عبادت کا ذوق وشوق اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے والے،ادب اتنا کہ گفتگو کریں تو منہ سے پھول جھڑیں۔

(۱۴)عِکرمہ احمد الغامدی:

عِکرمہ احمد الغامدی ،بے مثال عزیمت کے مالک اور صبر واستقامت کا پیکر تھے۔

(۱۵)معتز سعیدالغامدی:

معتز سعیدالغامدی ،تعلق مع اللہ سے آراستہ،امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل پیرا۔قدم زمین پر مگر دل سبز پرندے کے ساتھ رحمٰن کے عرش تلے۔ہمارا گمان یہی ہے، دلوں کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔

(۱۶،۱۷)وائل اور ولید الشھری:

وائل اور ولید الشھری،دونوں بھائی یکساں خوبیوں کے مالک،عبادت کے شوقین اور اپنے ربّ کے حضور قیام وسجود میں راتیں گذارنے والے،جدوجہد اور انتھک محنت کے خوگر،ادب اور حیا کی ایک روشن مثال تھے۔ان دونوں شہیدی جوانوں کے والد حجاز کے ایک بڑے تاجر اور اپنے قبیلہ کے سردار ہیں۔دنیا دھوکے کا سامان لیے ان کی طرف بڑھی مگر یہ اپنا دامن صاف بچا گئے اور افغانستان کے چٹیل پہاڑوں میں جنت کی خوشبو ڈھونڈ نے نکل آئے۔

(۱۸)مھنّد الشھری:

مھنّد الشھری ، بلند اخلاق اور صبر وعزیمت کے کوہِ گراں،فی سبیل اللہ شہادت ہی اس نوجوان کی سچی آرزو تھی، جو پوری ہوئی۔ہم انہیں ایسا ہی جانتے ہیں اور اصل حسیب تو اللہ ہی ہے۔

(۱۹)ابو العباس عبد العزیز الزهرانی:

ابو العباس عبد العزیز الزهرانی ،علمائے عصرِ حاضر کے لیے ایک بے مثال نمونہ۔اسلاف کی یادگاروں میں سے ایک!ایک ایسا عالمِ باعمل،جس نے طاغوت کا تنخواہ دار بن کر اپنے علم کو آلودہ نہیں کیا،اور نہ ہی اسے باطل کی خواہشات کا غلام بنایا۔''

☆☆☆☆☆

''ہمیں اس حد تک تو شکست خوردہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم رائج الوقت نظریات وافکار کے اندر اسلام کی شبیہیں ڈھونڈ نے لگیں،ہمیں ان تمام نظریات وافکار کو خواہ مشرق ان کا علم بردار ہو اور خواہ مغرب،پس پشت ڈال دینا چاہیے۔اس لیے کہ یہ نظریات ان اعلیٰ وارفع مقاصد کے مقابلہ میں نہایت پست،حقیر اور غیر ترقی یافتہ ہیں،جنہیں اسلام اپنا مطمحِ نظر قرار دیتا ہے اور انسانیت کے سامنے پیش کرتا ہے۔ہم جس اسلام کے علم بردار ہیں اس میں کوئی ایسا پہلو نہیں ہے جو ہمارے لیے کسی شرمندگی یا احساس کہتری کا موجب ہو یا جس کی صفائی کی ہمیں ضرورت ہو،اور نہ اس کے اندر کوئی ایسا نقص ہے جس کی وجہ سے ہم اسے لوگوں تک پہنچانے کے لیے کسی طرح کی ریشہ دوانی کی ضرورت محسوس کریں۔یا اُس کی اصلیت کے تقاضا کے تحت ڈنکے کی چوٹ پر اُس کا اعلان کرنے کی بجائے طرح طرح کی نقابیں ڈال کر اُسے پیش کریں۔دراصل یہ روگ مغرب اور مشرق میں پھیلے ہوئے جاہلی نظاموں سے روحانی اور نفسانی شکست کھا جانے کی وجہ سے بعض ''مسلمانوں'' کو لاحق ہو گیا ہے اور وہ انسانی قوانین کے اندر ایسے پہلو تلاش کرنے میں لگے رہتے ہیں جن سے وہ اسلام کی موافقت اور تائید کر سکیں یا وہ جاہلیت کے کارناموں کے اندر ان باتوں کی ٹوہ کرتے رہتے ہیں جن سے یہ دلیل فراہم کر سکیں کہ اسلام نے بھی یہ کام کر دکھائے ہیں۔جو شخص اسلام اور اس کی تعلیمات کی صفائی کی ضرورت محسوس کرتا ہے یا معذرت خواہانہ ذہنیت رکھتا ہے تو ایسا شخص ہرگز اسلام کی صحیح نمایندگی نہیں کر سکتا۔بلکہ وہ تو بے وقوف دوست ہے جو خود تو اس بودی اور کھوکھلی جاہلیت سے مرعوب ومغلوب ہو چکا ہے، تضاد سے بھری ہوئی ہے اور نقائص سے جس کا جسم داغ داغ ہے مگر وہ کم کوش بایں ہمہ الٹا جاہلیت کے لیے جواز فراہم کرتا ہے۔یہ حضرات اسلام کے دشمن ہیں اور اسلام کی خدمت کی بجائے اُسے ضعف پہنچاتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی مجبور کرتے ہیں کہ وہ ان ژاژ خائیوں کا سدباب کریں۔ان کی باتیں سن کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ اسلام مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا ہے اور اپنا دفاع کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے''۔(جادہ ومنزل از سید قطبؒ)

معرکہ گیارہ ستمبر

نعیم الحق

حرمت والے مہینے کا بدلہ حرمت والا مہینہ ہے اور یہ حرمتیں تو ادلے بدلے کی چیزیں ہیں پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسے زیادتی وہ کرے ویسے ہی تم اس پر کرو (البقرۃ:۱۹۴)

ایف بی آئی کا سابق چیف جب یوسف رمزی (اللہ ان کو رہائی نصیب فرمائے) کو پاکستان کے شہر ڈیرہ اسماعیل خان سے گرفتار کر کے امریکہ لایا اور کینیڈی ایئر پورٹ سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے آپ کو اپنے ہیڈ کواٹر لے جا رہا تھا۔ تو ہیلی کاپٹر سے یوسف رمزی کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی بلڈنگ دکھاتے ہوئے کہا۔ ''دیکھو امریکہ کا فخر ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹا گون اپنی جگہ پر کھڑے ہیں اور تم ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے''۔ اس کی یہ بات سن کر یوسف رمزی نے کہا۔ ''اگر میرے پاس ڈالر اور بارود کی کچھ زیادہ مقدار ہوتی تو میں تمہیں بتاتا کہ تمہارا فخر Pride کیا حیثیت رکھتا ہے۔''

گیارہ ستمبر کے مبارک واقعات نے دنیا کی واحد سپر پاور کی چولیں ہلا کر رکھ دیں اور انہیں ان کی بے بسی اور دنیا بھر کے مسلمانوں پر ان کی طرف سے ڈھائے جانے والے مظالم کا احساس دلایا، اور امریکیوں کو ایک عظیم مادی، اقتصادی، عسکری اور نفسیاتی شکست سے دو چار کر دیا۔ نیو یارک اور واشنگٹن کی تباہی کی وجہ صرف اس کی ملٹری انٹیلی جنس کی ناکامی ہی نہیں بلکہ امریکیوں میں فہم و ادراک کی کمی اور بے جا غرور و تکبر بھی تھا۔ اس بار تو مجاہدین نے اغوا شدہ طیاروں کے ساتھ حملہ کیا ہے اگر مجاہدین نے نیوکلیئر ہتھیاروں سے امریکہ پر حملہ کیا تو صورت حال کیا ہوگی؟ اس کا اندازہ امریکہ اور اس کے حواریوں کو بخوبی ہونا چاہیے۔

شیخ اُسامہ بن لادن حفظہ اللہ کی جہاد کی پکار نے نوجوانانِ اسلام کے سوئے ہوئے جذبات کو بیدار کیا۔ ان کی توجہ اُمت مسلمہ کے حقیقی مسائل کی طرف مبذول کروائی اور انہیں یاد دلایا کہ ان کے مقدس ترین مقامات دشمن کے قبضے میں جا چکے ہیں۔ آپ کی پُر سوز ندا نے شبابِ اسلام میں قربانی اور مزاحمت کی نئی روح پھونک دی اور ان کے دلوں میں شہادت فی سبیل اللہ کی نئی تڑپ پیدا کی۔ اس پکار کو سن کر کتنے ہی اللہ والوں نے احکامات الٰہی اور تعلیمات نبوی ﷺ پر لبیک کہا۔ ان لبیک کہنے والوں میں اُمت توحید کے وہ 19 ابطال بھی شامل تھے جنہوں نے غزوہ گیارہ ستمبر میں شرکت کی۔ وہ 19 ابطال جنہوں نے اپنے خون سے معاصر تاریخ کے روشن ترین صفحات رقم کئے۔

غزوہ گیارہ ستمبر میں شریک ایک شہیدی مجاہد 'وائل الشھری' اپنی وصیت میں اُمت مسلمہ کی دردناک حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ''اگر جہاد اب بھی فرض عین نہیں تو آخر کب ہو گا؟ جبکہ وصاعیہ حضور ﷺ کی حُرمت کو دن رات پامال کیا جا رہا ہے۔ شیشان میں مسلمان مردوں اور عورتوں پر دن رات آگ برسائی جا رہی ہے۔ کشمیر اور فلپائن میں بہایا جانے والا مسلم خون ابھی تک خشک نہیں ہو پایا۔ انڈونیشیا میں ہمارے بھائیوں کے سر کاٹ کر ان سے فٹ بال کھیلا جا رہا ہے۔ بوسنیا ابھی تک زخموں سے کراہ رہا ہے اور اس کی سرزمین پر جا بجا مسلمانوں کی لاشیں بکھری پڑی ہیں۔ کوسووو مدد کے لئے مسلسل پکار رہا ہے۔ یہ جہاد آخر کب فرض ہوگا؟ جبکہ امریکہ کی جانب سے افغانستان پر مسلط کردہ معاشی پابندیوں کی وجہ سے ہمارے بھائی بھوک اور سردی سے مر رہے ہیں''۔

جب شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ نے 1996 میں امریکہ کے خلاف اپنا اعلان جہاد نشر کیا، تو اس اعلان میں یہ بات بھی واضح کی کہ ''جہاد فرض عین ہو چکا ہے''۔ شیخ اسامہ بن لادن دامت برکاتہم جہاد کے لئے گھروں سے نکل آنے کی یہ دعوت مسلسل دہراتے رہے۔ آپ کہتے ہیں ''یہ ذلت جو آج ہم پر مسلط ہو چکی ہے اور یہ کفر جو بلادِ اسلامیہ پر قبضہ کر کے ہر سمت اپنے پنجے گاڑھ چکا ہے اس کی گرفت توڑنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں سوائے جہاد کے۔۔۔ گولیوں کے۔۔۔ اور شہیدی حملوں کے۔ گولیوں کی بوچھاڑ برسائے بغیر ذلت کی جڑیں نہیں اکھیڑی جا سکتیں اور خوددار لوگ کبھی بھی کسی ظالم نافرمان کے لئے قیادت خالی نہیں چھوڑتے اور خون کی بارش کے بغیر پیشانیوں سے ذلت کے داغ دُھلنا بھی ممکن نہیں''۔

اُمت کے نوجوانوں نے جہاد اور تیاریِ جہاد کی اس دعوت کو اپنے دلوں میں جگہ دی۔ اور داعی جہاد کی پکار پہ لبیک کہتے ہوئے، دنیا کے کونے کونے سے جوق در جوق آنا شروع کر دیا۔ ان فرزندانِ اسلام نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار کا بھرپور جواب دیا۔ کیونکہ انہیں یہ یقین ہو چکا تھا کہ ''اپنے مقدس مقامات کو آزاد کروانے اور اُمت کو ذلت سے نجات دلوانے کی یہی واحد صورت ہے کہ راہِ خدا میں اپنی جانیں کھپا دی جائیں''۔ یہ نوجوانان یہ حقیقت جان گئے تھے کہ پیہم جُہد و مشقت کے بعد ہی فتح و تمکین کی خوش خبریاں آتی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے عالم اسلام کے نامور علماء سے فتاویٰ لینے کے بعد سرزمین افغانستان کا رخ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان ہی نامور علماء میں جزیرۃ العرب سے تعلق رکھنے والے عالم ربانی شیخ حمود بن عقلاء الشعیبیؒ، شیخ عبداللہ بن جبرین، شیخ سلمان العلوان، شیخ حسن ایوب، شیخ محمد بن محمد الشنقیطی، شیخ سلمان ابوغیث اور شیخ سلمان التنیان حفظھم اللہ شامل ہیں اور اہل محاذ میں سے جن لوگوں نے جہاد کو فرض عین قرار دیا ہے ان میں شیخ عبداللہ عزامؒ، شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ، شیخ ابوعمر سیف حفظھم اللہ اور شیخ عمر عبدالرحمٰن شامل ہیں۔

یہ نوجوان فلک بوس چوٹیوں کی سرزمین افغانستان میں مجاہدین کے جھنڈے تلے جمع ہونے لگے۔ تا کہ یک جان ہو کر عالمِ اسلام پر مسلط یہودیوں اور صلیبیوں کا مقابلہ کر سکیں اور فلسطین عراق افغانستان اور دیگر مسلم علاقوں میں بہنے والے مسلم لہو کا بدلہ چکا سکیں۔ انہیں ان کا یہ سفر امارت اسلامیہ کی سرزمین افغانستان میں لے آیا۔ جہاں شریعت کی بالا دستی تھی، جہاں حدود اللہ نافذ تھیں، جہاں امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ اور ملک کے کئی دیگر نامور علماء کی قیادت میں اسلامی امارت قائم تھی۔ اس امارت کے سائے میں افغانستان کی سرزمین، سرزمین ہجرت اور مرکزِ جہاد میں تبدیل

عالمی اتحاد برائے قتال یہود و نصاریٰ کا قیام ہی مجاہدین کے خلاف کفار کی عالم گیر یلغار کا درست جواب تھا۔ مجاہدین کے خلاف یہ جنگ اب محض چند علاقوں تک ہی محدود نہ رہی تھی بلکہ اب تو یہ ایک عالم گیر معرکہ بن گیا تھا۔ جس کے ایک طرف مجاہدین تھے تو دوسری جانب ان کے بالمقابل امریکہ، اسرائیل اور مسلمانوں پر مسلط کٹھ پتلی حکمرانوں کا عالمی اتحاد تھا۔ چنانچہ مقابلے کی حکمت عملی بھی تبدیل کرنا ناگزیر ہو چکا تھا اور 'عالمی اتحاد برائے قتال یہود و نصاریٰ' کا قیام ہی ہماری نئی حکمت عملی تھی''۔

ہوگئی اوراس نے دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے فرزندانِ توحید کو اپنی طرف لپک کر آنے کی دعوت دی اور آنے والے مہاجرین کا آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ امارتِ اسلامیہ نے ان نوجوانانِ اسلام کے لئے تربیتی مراکز اور معسکرات کھولے اور ان مہمانوں کی ہر ممکن حفاظت کی، تاکہ وہ فریضہ اعداد ،یعنی دشمن سے مقابلے کی تیاری کا فریضہ بہترین طور پر ادا کرسکیں۔

اس دوران عرب وعجم کے طواغیت اپنے اپنے تخت بچانے کی دوڑ دھوپ میں لگے رہے۔ تو دوسری جانب افغانستان کی مبارک سرزمین پر علماء اور مجاہدین کی جانب سے ہونے والی مخلصانہ کوششوں میں اللہ تعالیٰ نے برکت ڈالی اور اتحاد واتفاق اور وحدت صفوف کے ابتدائی آثار نمودار ہونے لگے۔ اور نتیجہ دو بڑی جہادی جماعتوں تنظیم القاعدہ اور جماعت الجہاد کی وحدت اور امارتِ اسلامیہ افغانستان کے سائے تلے 1998 میں خوست میں "عالمی اتحاد برائے قتال یہود و نصاریٰ" کے قیام کی صورت میں سامنے آیا۔ اس اتحاد کا قیام مجاہدین کی حکمت عملی میں ایک اہم تبدیلی کا مظہر تھا۔ دراصل مجاہدین کو یہ یقین ہوگیا تھا کہ دنیا پر امریکہ کے یک قطبی تسلط کے خاتمے کے لئے مجاہدین کو بھی اپنی صفوں میں وحدت پیدا کرنا ہوگی اور اس جدید صلیبی صہیونی جارحیت کے مقابلے کے لئے ایک مضبوط مرکز قائم کرنا ہوگا۔

ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے اس اتحاد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ: "عالمی اتحاد برائے قتال یہود و نصاریٰ کا قیام ہی مجاہدین کے خلاف کفار کی عالم گیر یلغار کا درست جواب تھا۔ مجاہدین کے خلاف یہ جنگ اب محض چند علاقوں تک ہی محدود نہ رہی تھی بلکہ اب تو یہ ایک عالم گیر معرکہ بن گیا تھا۔ جس کے ایک طرف مجاہدین تھے تو دوسری جانب ان کے بالمقابل امریکہ، اسرائیل اور مسلمانوں پر مسلط کٹھ پتلی حکمرانوں کا عالمی اتحاد تھا۔ چنانچہ مقابلے کی حکمت عملی بھی تبدیل کرنا ناگزیر ہو چکا تھا اور 'عالمی اتحاد برائے قتال یہود و نصاریٰ' کا قیام ہی ہماری نئی حکمت عملی تھی"۔

سرزمینِ افغانستان کا رخ کرنے والے نوجوانوں میں طلبگارانِ شہادت کے وہ دستے بھی شامل تھے۔ جنہیں اللہ نے صلیبی صہیونی اتحاد کے خلاف شہیدی حملوں کے لئے چن لیا تھا۔ وہ دیوانے جن کے حوصلے نہ اس راہ کے راہیوں کی قلتِ عدد نے توڑے، نہ ہی انہوں نے قلتِ وسائل کی کچھ پرواہ کی۔ ان بندگانِ خدا نے صرف اپنے اللہ کی رضا کی خاطر پر آسائش طرزِ حیات کو چھوڑ کر سادہ زندگی اختیار کی۔ پیدل پہاڑ چڑھنے کو عمدہ سواریوں پر اور خیموں اور خندقوں میں رہنے کو عالی شان محلات پر ترجیح دی۔

اُمت مسلمہ پر مسلط کٹھ پتلی حکومتیں مکمل تابعداری کے ساتھ کفار کی اطاعت کرتی رہیں اور اُمت کی نمائندہ سمجھی جانے والی تنظیمیں اور تحریکیں بھی چپ سادھے تماشہ دیکھتی رہی۔ چنانچہ ان سب حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے صلیبی صہیونی دشمن نے اہل عراق پر وحشیانہ بمباری اور جابرانہ پابندیوں کا سلسلہ بے خوف وخطر جاری رکھا۔ امریکہ یہ سمجھ رہا تھا کہ یہ ستم رسیدہ قوم ہر قسم کے شعور واحساس سے عاری ہے۔ یہ نہ اس سے کوئی قصاص لے گی اور نہ ہی ان کے مظالم کا کوئی جواب دے گی۔ لیکن عالمی کفر کی ان توقعات کو خام خیالی ثابت کرتے ہوئے فرزندانِ توحید نے افریقہ اور امریکہ میں اسرائیلی جاسوسی اداروں کے سب سے بڑے جاسوسی مراکز کو تباہ کرکے امریکہ سے بھرپور قصاص وصول کیا۔

اس موقع پر شیخ اسامہ بن لادن نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ: "یہ نوجوان کل تک افغانستان کے کسی ایسے ہی معسکر میں زیرتربیت تھے پس جب اللہ نے ان پر اپنی رحمت کے دروازے کھولے، تو انہوں نے اُٹھ کر اس (نام نہاد) "سپر طاقت" کی شوکت وہیبت توڑ ڈالی۔ ہمارے لئے یہ بات اتنی اہمیت کی حامل نہیں ہے کہ نیروبی اور دارالسلام میں امریکی سفارت خانوں میں مارے جانے والوں کی تعداد کتنی تھی۔ بلکہ اصل اہمیت کا حامل تو وہ قوی پیغام ہے جو دھماکوں کی زوردار لہروں نے "وائٹ ہاؤس" اور بحیثیت مجموعی پوری امریکی قوم تک پہنچایا ہے۔ یہ پیغام ہے کہ اہل ایمان اپنے دین کے معاملے میں کوئی ذلت برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے"۔

تاریخ کے اس نازک موڑ پر امریکی انتخابات بھی زوروں پر تھے۔ انتخابات میں جارج بش نے جعلسازی اور مشکوک ہتھکنڈوں کے ذریعے کامیابی حاصل کی۔ اس کی پشت پر امریکہ کے انتہاپسند طبقے، اہم عسکری قائدین اور بڑی بڑی سرمایہ دارانہ کمپنیوں کے سربراہان کی تائید شامل تھی۔ جس کے بعد امریکی محکمہ دفاع پینٹا گون کے بند کمروں میں اس متعصب اور انتہاء پسند امریکی ٹولے کی نگرانی میں عراق وافغانستان پر حملوں کی منصوبہ بندی کی جانے لگی۔

دوسری جانب مسلمانوں کے قاتل "ایریل شیرون" نے حضور ﷺ کے سفر اسراء و معراج مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی کر ڈالی۔ جس کے جواب میں فلسطین کی مقدس سرزمین پر مسلمانوں کے غیض وغضب کا آتش فشاں پھٹ پڑا۔ صلیبی صہیونی دشمن نے صرف اسی پر بس نہیں کی بلکہ ان شیطانوں نے مسلمانوں کو تاک تاک کر اپنی گولیوں کا نشانہ بنانے اور ان کو قتل کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ اپنے باپ کے بازوں میں لپٹا ہوا معصوم بچہ "محمد الدرع" بھی محفوظ نہ رہا۔ ان مظالم کا جواب دینا' ان ظالموں کا ہاتھ روکنا اور ان سے قصاص لینا اب ناگزیر ہوگیا تھا۔ چنانچہ مجاہدین نے اس ظلم کا منہ توڑ جواب دیا اور پورا پورا قصاص وصول کرتے ہوئے سمندر میں تیرنے والے دنیا کے جدید ترین امریکی جنگی بحری بیڑے U.S.S. کول کو نشانہ بنا ڈالا۔ اس بحری بیڑے کی ذمہ داری تھی کہ یہ صہیونی اسرائیلی ریاست کے تحفظ کے لئے خطے کے پانیوں میں گھومتا رہے۔ اس حملے نے امریکی حکومت اور عوام کے حوصلے توڑ کر رکھ دیئے حتیٰ کہ ان کے بڑے بڑے عسکری قائدین کو بھی شدید نفسیاتی دھچکا لگا۔

فرزندانِ توحید نے افغانستان کے مبارک پہاڑی سلسلوں میں اپنی تیاری کا سلسلہ جاری رکھا۔ یمن میں صلیبی کافروں کی اس کمرتوڑ ہزیمت پر مجاہدین کے چہرے فرح وسرور سے کھل اُٹھے اور ان کا یہ یقین اور بڑھ گیا کہ کفر کے خلاف عالمگیر فتح کا وقت قریب آن لگا ہے۔ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے ان خوش نصیب مجاہدین میں عظمت اُمت کے معمار معرکہ گیارہ ستمبر میں شہیدی حملہ کرنے والے وہ ابطال بھی شامل تھے، جنہوں نے آرام وآسائش کی زندگیوں کو چھوڑ دیا اور کھانے پینے اور زندگی کی دیگر اشیاء پر بقدر ضرورت گزارا کرنے کے عادی بنے۔ درحقیقت وہ یہ راز پا گئے تھے کہ آرام وآسائش جہاد کے دشمن ہیں اور جو نعمتیں اللہ کے ہاں موجود ہیں وہی سب سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں۔

جہاد اور مجاہدین کے خلاف پھیلائے گئے شکوک وشبہات کی اس فضا میں مجاہدین نے ایسے لوگوں کو ان کے حال پر ہی چھوڑ دیا۔ جو سمجھائے جانے کے باوجود بھی شبہات میں گھر کر جہاد سے پیچھے بیٹھے رہے۔ گیارہ ستمبر کے یہ 19 ابطال اس سب کے باوجود اپنی منزل کی طرف بڑھتے چلے گئے اور اپنے مطلوبہ ہدف کی طرف تیزی سے پیش قدمی کرنے لگے۔ شیخ اسامہ حفظہ اللہ ذاتی طور پر منصوبے کے ہر ہر مرحلے کی نگرانی کرتے رہے۔ ہوابازوں کے مجموعے کی تیاریوں کے لئے براہِ راست نگاہ رکھنے کے لئے آپ حملوں کے منتظم **شیخ ابو عبیدہ**، **شیخ رمزی بن الشیبہ** اور لاجسٹک اعانت کے ذمے دار **شیخ ظاھر زکریا الھوساوی** سے مسلسل رابطے میں رہے۔

معرکہ گیارہ ستمبر کی تیاریاں کسی حیرت انگیز کمپیوٹر یا جدید ترین ریڈار کے سامنے بیٹھ کر نہیں کی گئیں اور نہ ہی یہ منصوبہ ائیر کنڈیشنڈ والے کسی عالی شان دفتر یا عسکری منصوبہ بندی کے کسی مرکز میں

طے پایا۔ بلکہ یہ منصوبہ بندی تو محض رحمت الٰہی کے سائے میں پایۂ تکمیل تک پہنچ سکی اور ایک ایسے ماحول میں پروان چڑھی جو باہمی اخوت اخلاص اور اللہ کے دین کی خاطر اپنے جان و مال قربان کرنے کی تڑپ جیسے پاکیزہ جذبات سے معمور تھا۔

چاروں شہیدی ہوابازوں **انجینئر محمد عطاءؒ، مروان الشحیؒ ، زیاد الجراحؒ اور ھانی الحنجورؒ** نے پورے سکون اور اطمینان سے امریکہ کے اندر بیٹھ کر اپنی تیاریاں جاری رکھیں۔ عالمی ذرائع ابلاغ نے امریکہ کے حفاظتی اقدامات اور اس کے جاسوسی اداروں کی مستعدی اور صلاحیت کے حوالے سے دنیا بھر کے سامنے ایک مافوق الفطرت نقشہ کھینچ رکھا تھا۔ لیکن یہ مجاہد بھائی اس سے قطعاً مرعوب نہ ہوئے۔ انہوں نے اپنے عمل سے نوجوانانِ اُمت کو قربانی، شجاعت اور نصرت الٰہی پر یقین اور اللہ پر **کما حقہٗ** توکّل کرنے کا نہایت بلیغ درس دیا۔ ان کی اس عظیم قربانی نے ایسے سب لوگوں کے منہ بند کروا دیئے جو یہ خرافات پھیلاتے تھے کہ شہیدی حملے تو زندگی سے تنگ، ناکام اور بے روزگار لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔ ان ابطال کو تو پُرتعیش زندگی گزارنے کے سارے اسباب مہیا تھے۔ لیکن انہوں نے ان سب کو لات ماردی۔ دنیا اپنے سارے دروازے ان پر کھول چکی تھی۔ لیکن انہوں نے اپنی دنیا بیچ کر آخرت کی نعمتیں خریدنے کا فیصلہ کیا۔

عظیم مجاہد **آدم یحیی غدن عزام امریکی** حفظہ اللہ ان بھائیوں کے محاسن بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''امریکہ پر حملوں میں حصہ لینے والے تمام ہی بھائی بہت پُرعزم، بلند ہمت، دینی حمیت کے جذبے سے سرشار، اسلام اور اہل اسلام کے غم میں تڑپنے والے تھے ان میں یہ اعلیٰ اوصاف موجود تھے تب ہی تو وہ اس مشکل مہم کے لئے چنے گئے تھے۔ بلا شبہ یہ ایسے لوگ نہ تھے جو ناکام زندگی گزارنے کے بعد اب کسی راہِ فرار کی تلاش میں ہوں۔ ذرا ان ہوابازوں پر ایک نگاہ تو ڈالئے **شہید انجینئر محمد عطاءؒ، شہید مروان الشحیؒ، شہید زیاد الجراحؒ** اور **شہید ھانی الحنجورؒ** یہ چاروں شہداء مغربی ممالک میں رہ چکے تھے۔ انہوں نے تعلیم وہیں حاصل کی تھی۔ دنیا ان سب کی پہنچ میں تھی، اگر یہ اس کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہتے۔ لیکن ان کا ضمیر یہ کیسے گوارا کر لیتا کہ یہ تو دنیا کی تمام نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں اور ان کی امت آگ میں جلتی رہے''۔

شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ تربیتی معسکرات کے دورے مسلسل کرتے رہے۔ تاکہ آپ ان خوش قسمت افراد کو چن سکیں جنہوں نے ان مبارک حملوں میں شہیدی ہوابازوں کے ساتھ شریک ہونا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ آپ ان مجاہدین کا انتخاب بھی کرتے رہے۔ جنہوں نے اس کارروائی کے بعد اللہ کے اِذن سے دیگر اہم عالمی اہداف پر شہیدی حملے کرنے تھے۔ شہیدی حملوں کے اُمیدواران کی فہرست تو بہت طویل تھی۔ لیکن اللہ نے ان میں سے چند نا مور موتیوں **احمد بن عبد اللہ النعمی، سطام السقامی ،ماجد بن موقد الحنف، خالد المحضار ،ربیعہ نواف الحازمی ،سالم الحازمی (بلال)،نواف الحازمی ، فائز قاضی احمد الحزنوی الغامدی، حمزہ الغامدی، عِکرمہ احمد الغامدی ، معتز سعیدالغامدی ، وائل الشہری ، ولیدالشہری ،مھنّد الشہری، ابو العباس عبد العزیز الزھرانی** ،کو اس عظیم سعادت کے لئے چن لیا۔ ان خوش بخت مجاہدین نے ہواباز بھائیوں کا دست و بازو بننا تھا۔ اور جہازوں پر قبضہ کر کے اس وقت تک حالات اپنے قابو میں رکھنے تھے جب تک جہاز اپنے اپنے ہدف تک نہیں پہنچ جاتے۔ اللہ پر یقین اور توکل کے بعد ان کے واحد ہتھیار وہ چھوٹی چھوٹی چھریاں تھیں۔ جنھیں لوگ عموماً کاغذ کاٹنے یا لفافہ کھولنے سے زیادہ کسی کام کے لئے استعمال نہیں کرتے۔

ان ساتھیوں کو استاد شہید ابو تراب اُردنیؒ نے نہایت عمدہ عسکری تربیت دی۔ ابو تراب شہید کو سابقہ افغان جہاد میں شرکت کا بھی شرف حاصل رہا تھا۔ آپ نے ان ابطال کو متعدد فنونِ قتال سکھائے۔ اور سکیورٹی دستوں کے مقابلے اور جہازوں میں موجود محافظوں پر قابو پانے کی زبردست تربیت دی۔ ان نوجوانوں نے یہ بھی سیکھا کہ جہاز کے کاک پٹ پر قبضہ کیسے کیا جائے۔ کس طرح ہواباز ساتھیوں کو اتنا موقع فراہم کیا جائے کہ وہ جہازوں کو اپنے ہدف تک پہنچا سکیں۔ اور پھر اس پورے عرصے کے دوران ان کی حفاظت کیسے یقینی بنائی جائے۔

نیویارک اور واشنگٹن پر حملہ آور ہونے والے نوجوان بخوبی جانتے تھے کہ یہ عمل کیسی زبردست فضیلت والا اور اللہ کے یہاں کس بلند مقام کا حامل ہے۔ انہیں یہ یقین تھا کہ اللہ کا قرب پانے کے لئے اس سے بہتر کوئی عمل نہیں۔ یہ نوجوانان اس حقیقت کو پا گئے تھے جسے اور بہت سے لوگ نہ پا سکے۔ یہ حقیقت کہ اگر اہل ایمان کے لئے اہل کفر کے ساتھ باقاعدہ روایتی جنگ میں اترنا مشکل ہو جائے تو اس کا حل یہ نہیں کہ ان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے جائیں۔ بلکہ پھر حل یہ ہے کہ پھر شہیدی حملوں کی راہ اختیار کی جائے۔ اور کفار کی صفوں میں گھس کر ان کا معاشی اور عسکری ستون ڈھا دیا جائے۔

نیویارک اور واشنگٹن پر حملہ آور ہونے والے نوجوان بخوبی جانتے تھے کہ یہ عمل کیسی زبردست فضیلت والا اور اللہ کے یہاں کس بلند مقام کا حامل ہے۔ انہیں یہ یقین تھا کہ اللہ کا قرب پانے کے لئے اس سے بہتر کوئی عمل نہیں۔ یہ نوجوانان اس حقیقت کو پا گئے تھے جسے اور بہت سے لوگ نہ پا سکے۔ یہ حقیقت کہ اگر اہل ایمان کے لئے اہل کفر کے ساتھ باقاعدہ روایتی جنگ میں اترنا مشکل ہو جائے تو اس کا حل یہ نہیں کہ ان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے جائیں۔ بلکہ پھر حل یہ ہے کہ پھر شہیدی حملوں کی راہ اختیار کی جائے۔ اور کفار کی صفوں میں گھس کر ان کا معاشی اور عسکری ستون ڈھا دیا جائے۔

عظمت اُمت کے یہ معمار، شہادت کے یہ عشاق پوری توجہ اور انہماک سے اپنی تربیت کے مختلف مراحل طے کرتے رہے تاکہ بھرپور تیاری کے ساتھ میدان میں اتریں۔ انہیں اپنی تربیت مکمل کر کے ان ہواباز بھائیوں سے ملنا تھا۔ جو پہلے ہی دشمن کی سر زمین پر پہنچ چکے تھے کیونکہ اس دفعہ معرکہ دشمن ہی کی سرزمین پر برپا ہونا تھا۔ ان ابطال امت نے اپنی تربیت کے مختلف مراحل کے دوران سمع وطاعت کا بہترین مظاہرہ کیا۔ اور جس مشق سے بھی انہیں گزارا گیا اس میں نہایت عمدہ کارکردگی دکھائی۔ ان کے دن کا بیشتر حصہ یہی فنون قتال سیکھنے میں گزرتا اور پھر عملی تطبیق کے لئے یہ لوگ اونٹ ذبح کرنے کی مشق کرتے تھے۔ لیکن امریکہ پر حملہ کرنے والے ان شہ سواروں کا بھروسہ نہ تو اپنی قوت و صلاحیت پر تھا اور نہ اس خصوصی تربیت پر جو انہوں نے حاصل کی بلکہ ان کا تمام تر بھروسہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات پر تھا۔ وہ ذات جو سب کچھ کرنے پر قادر ہے۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کے جتنے قریب اب تھے پہلے کبھی نہ تھے۔

قندھار کی شاموں میں مجاہدین ایسی مجالس کا اہتمام کیا کرتے تھے جن میں اشعار سے جذبوں کو نئی تازگی بخشی جاتی اور ولولہ انگیز تقاریر سے دلوں کو گرمایا جاتا۔ ان مجالس کی سرپرستی شیخ ابو عبداللہ اسامہ بن لادن حفظہ بنفس نفیس خود کیا کرتے تھے۔ آپ کی کوشش ہوتی تھی کہ نیویارک اور واشنگٹن پر شہیدی حملوں کی تیاری میں مصروف ابطال بھی ان مجالس میں شرکت کریں آپ انہیں

حاضرین کے سامنے نظمیں اور ترانے پڑھنے اور ان مجالس میں اپنا بھرپور حصہ ڈالنے پر ابھارتے تاکہ سرفروشی کی یہ زندہ مثالیں نوجوانانِ امت کی نگاہوں کے سامنے رہیں۔

ہواباز بھائی اپنی تربیت کے مختلف مراحل سے فارغ ہوکر اپنی اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے تیار ہوگئے۔ ترصد (ریکی) پر معمور مجموعے نے بھی اپنی اپنی ذمے داریاں نبھاتے ہوئے ، پہلے سے طے شدہ ابتدائی اہداف کے بارے میں ضروری معلومات جمع کرلیں اور امریکہ کے سیکیورٹی نظام کا بغور جائزہ لیا گیا تاکہ ان میں موجود خامیوں سے بہترین انداز میں فائدہ اٹھایا جاسکے۔ ان معلومات کی روشنی میں مزید مشاورت کی گئی اور متعلقہ ساتھیوں کی آراء لینے کے بعد چار اہم ترین عمارتوں کو حتمی اہداف کے لئے چن لیا گیا۔ ان چاروں عمارتوں کو اس لئے چنا گیا کہ ان کو نشانہ بنانے سے امریکہ کی حکومت اور عوام کو نہ صرف عسکری طور پر نقصان پہنچتا بلکہ انہیں شدید نفسیاتی صدمے اور اقتصادی خسارے سے بھی دوچار ہونا پڑتا۔ پھر اگلا مرحلہ دستاویزات سے متعلق مجموعے نے سنبھال لیا اور ان شہیدی جوانوں کو جعلی دستاویزات اور جعلی پاسپورٹ بنانے کے طریقے سکھائے گئے۔

شیخ اسامہ نے اس کارروائی کے بارے میں بار بار خوشخبریاں دیں۔ مجاہدین ان مبارک حملوں سے پہلے بھی کئی بار اپنے ان ارادوں کا اظہار کرچکے تھے کہ وہ عصرِ حاضر کے ہبل کو توڑنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنے سے اس کارروائی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا لیکن مجاہدین نے یہ خطرہ اس لئے مول لیا۔ تاکہ امریکہ کا ساری دنیا پر طاری رعب زائل ہوجائے۔ اور اس کا بے بس ہونا سب پر عیاں ہوجائے۔ اور امریکہ کی دفاعی صلاحیت کے بارے میں جو مافوق الفطرت تصور لوگوں کے ذہنوں میں بیٹھ چکا ہے، وہ ہمیشہ کے لئے نکل جائے۔ نیز اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ فرزندانِ اُمت تک دعوت جہاد موثر انداز میں پہنچائی جائے تاکہ امت کے اہل حل وعقد بھی جہاد میں نکلیں اور امت کے مستقبل پر اثر انداز ہونے والے نازک فیصلوں میں اپنا حصہ ڈالیں۔

اس دوران مجاہدین عالمی حالات پر گہری نگاہ رکھے ہوئے تھے۔ اور جہادی کارروائیوں کے ردعمل میں پوری اسلامی دنیا بالخصوص عالم عرب کی سڑکوں پر جن جذبات کا اظہار کیا جارہا تھا۔ ان کا بھی بغور مطالعہ کررہے تھے وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ کیا عامۃ المسلمین گیارہ ستمبر کی اس مبارک کارروائی کے لئے تیار ہوچکے ہیں۔ کیونکہ انہی عوامی جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے کارروائی کے بعد پیش آنے والے حالات کا پہلے سے اندازہ لگانا ممکن تھا اور ان حالات سے نمٹنے کے لئے پیشگی منصوبہ بندی کی جاسکتی تھی۔

الجزیرہ والوں نے لوگوں کی رائے جاننے کے لئے ایک سروے کروایا یہ سروے دو دن جاری رہا۔ اس جائزے میں رائے دینے والے لوگوں کی کل تعداد 27 ہزار یا 29 ہزار کے قریب تھی۔ اور ان سب لوگوں کا تعلق اردگرد کی عرب ریاستوں ہی سے تھا۔ اور جب اس کے نتائج کا اعلان کیا گیا۔ تو جو لوگ امریکہ کو عسکری ضرب لگانے کے حامی تھے ان کی نسبت 91 فیصد تک پہنچتی تھی اور یہ بہت ہی بڑی تعداد تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ بہت ہی مختصر عرصے کے اندر مسلمانوں کی سوچ میں غیر معمولی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

امریکہ پر حملہ آور ہونے والے ان ابطال نے اپنی آخری وصیتیں فلم بند کروائیں اور ان میں یہ حملہ کرنے کے محرکات واسباب وضاحت سے بیان کئے گئے۔ ان پیغامات میں پوری امت کے لئے نصیحت اور رہنمائی موجود ہے۔ یہ وصیتیں کٹھ پتلی مرتد حکومتوں کا اصل چہرہ بھی بے نقاب کرتی ہیں اور امریکی حکومت اور عوام کو بھی موثر انداز میں پیغام دیتی ہیں۔

غزوہ گیارہ ستمبر میں شریک ایک شہیدی مجاہد **حمزہ الغامدی** اپنی وصیت میں امریکیوں کو مخاطب کرتے ہیں: ''آخر میں میں مسلمانوں کی سرزمین پر موجود ہر امریکی شہری کو بالخصوص سرزمین حرمین میں موجود امریکی فوجیوں اور حکومتی عہدے داران کو غیرت الٰہی میں ڈوبا ہوا اور اپنے لہو سے رنگین یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ اللہ کی قسم! میرا سایہ بھی تمہارے سائے کے تعاقب سے باز نہیں آئے گا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے جو بھی زیادہ بے صبرا ہو وہ مارا جائے۔ میں امریکی قیادت سے یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر وہ اپنی فوج اور عوام کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو وہ مسلمانوں کے علاقوں سے بلا تاخیر اپنی افواج نکال لیں۔ اور ان کی تمام سرزمینوں سے فوراً نکل جائیں۔ اور اگر وہ ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں تو پھر مَردوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوجائیں۔۔۔ اپنے لئے تابوت تیار کرالیں۔۔۔ اپنے بیٹوں کے لئے قبریں بھی کھودلیں۔۔۔ اور ایک عظیم تباہی وبربادی کا ذائقہ چکھنے کی تیاری بھی کرلیں۔۔۔ ایسی تباہی جس کی لپیٹ میں امریکی قیادت بھی آئے گی۔۔۔ اور امریکی عوام بھی''۔

> عالمی ذرائع ابلاغ نے امریکہ کے حفاظتی اقدامات اور اس کے جاسوسی اداروں کی مستعدی اور صلاحیت کے حوالے سے دنیا بھر کے سامنے ایک مافوق الفطرت نقشہ کھینچ رکھا تھا۔ لیکن یہ مجاہد بھائی اس سے قطعاً مرعوب نہ ہوئے۔ انہوں نے اپنے عمل سے نوجوانانِ اُمت کو قربانی، شجاعت اور نصرت الٰہی پر یقین اور اللہ پر کما حقہٗ توکل کرنے کا نہایت بلیغ درس دیا۔

یہ 15 شہیدی نوجوان حملہ کرنے کی پوری تیاریوں کے ساتھ، ہاتھوں میں سر تھامے ،ارضِ معرکہ میں پہنچ گئے۔ یہ سرفروش چار مجموعوں میں تقسیم ہو گئے اور جلد ہی ان مجموعوں کے امراء ،یعنی چاروں ہواباز مجاہدین، بھی ان کے ساتھ آملے۔ ہر مجموعے کو ایک متعین ہدف پر حملہ کرنے کی ذمے داری سونپ دی گئی۔ اور کارروائی کے پورے منصوبے اور وقت سے بھی آگاہ کردیا گیا طاغوت اکبر پر ایک تاریخی ضرب لگانے کا وقت اب بہت قریب آن لگا تھا۔ اس موقع پر شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ: ''ہم ایک نہایت عظیم معرکے کے دروازوں پر کھڑے ہیں۔ ہم ان دنوں کافروں کے خلاف ایک بھرپور جنگ کی تیاریاں کررہے ہیں۔ آپ کے بھائی ان کافروں پر حملہ کرنے کے لئے نکلے ہیں۔ اور وہ کافر ہم پر حملہ کرنے کی غرض سے نکل آئے ہیں۔ امریکہ میدان میں اتر آیا ہے اور روس بھی اسی کے ہمراہ ہے۔ اور سب مل کر امارتِ اسلامیہ افغانستان اور افغانستان میں مقیم مجاہدین کو نشانہ بنانا چاہتے ہیں۔ پس میں اپنی ذات کو اور آپ کو صبر کی تلقین اور اللہ پر یقین رکھنے کی نصیحت کرتا ہوں''۔

اس دوران امریکہ نے افغانستان پر حملہ کرنے کا پورا منصوبہ تیار کرلیا تھا اور حملے کے لئے درکار پوری تیاری بھی مکمل کرلی تھی۔ اب تو وہ جنگ شروع کرنے کے لئے کسی مناسب موقع کی تلاش میں تھا۔ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے امریکی جرنیل ٹومی فرینکس نے کہا تھا'' کہ جنگ کی تیاریاں مسلسل دس ستمبر تک بھی جاری تھیں''۔ اب مجاہدین کے سامنے سوال صرف یہ تھا کہ آیا مجاہدین بیٹھ کر امریکی حملہ ہونے کا انتظار کریں یا امریکہ پر ایک پیشگی غیر متوقع حملہ کرکے امریکیوں کو اپنی سرزمین پر ہی خون میں نہلا دیا جائے؟

مجاہدین کی قیادت نے اس غزوے کے امیر محمد عطاء سے طے کیا کہ وہ اس کارروائی کو امریکی حکام کے علم میں آنے سے 20 منٹ پہلے تک پایا تکمیل تک پہنچائیں گے۔ مگر اللہ کے فضل وکرم سے مجاہدین کو اس کارروائی کو پایا تکمیل تک پہچانے کے لئے توقع سے کہیں زیادہ وقت میسر آگیا۔ اور امریکی انٹیلی جنس کی ناکامی ان پر ایک قیامت بن کر ٹوٹ پڑی۔

اور پھر دنیا نے دیکھا کہ 11 ستمبر کی صبح مغربی سرمایہ دارانہ نظام کی پرشکوہ بلڈنگ ورلڈ ٹریڈ سینٹر جو اپنی 110 منزلہ عمارات کے ساتھ، امریکہ کے تکبر و رعونت کی علامت بن کر استادہ تھی، سے غزوہ گیارہ ستمبر کے امیر انجینئر محمد عطاء شہیدؒ نے ایک طیارہ آ ٹکرایا اور اس کی 10 منزلوں کی ایک طرف کا حصہ مکمل طور پر تباہ ہو کر ملبے کا ڈھیر بن کر نیچے آ گرا۔ ابھی کوئی سنبھل بھی نہیں پایا تھا کہ 18 منٹ بعد مروان الشحی شہیدؒ نے ایک دوسرا جہاز ٹاور کے جنوبی حصے ٹکرا دیا اور اس کا بھی خوف ناک انہدام شروع ہو گیا۔

چند ہی لمحوں بعد هانی الحنجور شہیدؒ نے امریکی فوجی سطوت و جبروت کی مظہر پینٹا گون کی عمارت سے ایک اور جہاز ٹکرا دیا جس سے عمارت آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی لپیٹ میں آ گئی۔ امریکی محکمہ دفاع، پینٹا گون کی عمارت جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ دنیا کی سب سے محفوظ عمارت ہے۔ لیکن اس کے حفاظتی نظام اللہ کے شیروں کے سامنے تارِ عنکبوت ثابت ہوئے۔ اور پھر دنیا بھر کے مسلمانوں پر آگ برسانے والے پینٹا گون کی عمارت دو دن تک آگ کے شعلوں میں جلتی رہی۔ چوتھا طیارہ جسے زیاد الجراح شہیدؒ نے کیمپ ڈیوڈ سے ٹکرانا تھا وہ پینسلوانیا میں گر کر تباہ ہو گیا۔

ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹا گون پر طیارے کرانے سے پورا امریکہ ہل کر رہ گیا۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں کفریہ سرمایہ داری نظام کے بڑے بڑے سرغنے خاک و خون میں مل گئے۔ اور تقریباً 5 ہزار امریکیوں نے اپنی سرزمین پر ہی موت کا مزہ چکھا۔ امریکیوں نے پہلی مرتبہ اپنے ملک کے اندر اس قدر وسیع پیمانے پر تباہی کا سامنا کیا۔ اس حملے کی خبر کے ساتھ ہی کئی ممالک کی سٹاک مارکیٹیں کریش ہو گئیں اور دنیا کی بڑی بڑی کمپنیوں کو کھربوں ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا۔ اور اس سے پورا امریکہ عملی اور نفسیاتی طور پر جام ہو کر رہ گیا۔

پھر دنیا نے دیکھا کہ 11 ستمبر کی صبح مغربی سرمایہ دارانہ نظام کی پرشکوہ بلڈنگ ورلڈ ٹریڈ سینٹر جو اپنی 110 منزلہ عمارات کے ساتھ، امریکہ کے تکبر و رعونت کی علامت بن کر استادہ تھی، سے غزوہ گیارہ ستمبر کے امیر انجینئر محمد عطاء شہیدؒ نے ایک طیارہ آ ٹکرایا اور اس کی 10 منزلوں کی ایک طرف کا حصہ مکمل طور پر تباہ ہو کر ملبے کا ڈھیر بن کر نیچے آ گرا۔ ابھی کوئی سنبھل بھی نہیں پایا تھا کہ 18 منٹ بعد مروان الشحی شہیدؒ نے ایک دوسرا جہاز ٹاور کے جنوبی حصے ٹکرا دیا اور اس کا بھی خوف ناک انہدام شروع ہو گیا۔

اس پوری کارروائی پر مجاہدین نے صرف پانچ لاکھ ڈالر خرچ کئے اور اس کارروائی کے نتیجے میں امریکہ کا جو (فوری) نقصان ہوا اس کا تخمینہ تقریباً 50 ارب ڈالر لگایا گیا تھا۔ یعنی مجاہدین کے ایک ڈالر نے امریکہ کو 10 لاکھ ڈالر کا نقصان کیا۔ اور اب تک تو ان کا مجموعی نقصان کھربوں ڈالر سے بھی تجاوز کر چکا ہے اور ان کی معیشت شدید بحران کا شکار ہے۔ پھر جب امریکہ نے امارت اسلامیہ افغانستان پر حملہ کیا تو مجاہدین نے اس کے اس حملے کا بھرپور جواب دیا۔ کیوں کہ سرزمین افغانستان پر دفاعی تیاریاں زوروں پر تھیں۔ تاکہ دشمن کے اچانک حملے اور کسی بھی غیر متوقع صورت حال سے نمٹا جا سکے۔ مجاہدین نے پہاڑوں میں خفیہ خندقیں کھود ڈالیں اور امارت اسلامیہ کے اگلے خطوط کو مزید مضبوط کرنے کے لئے وہاں مقاتلین، بالخصوص وسیع جنگی تجربے کے حامل مجاہدین کی تعداد بڑھا دی تھی۔ محاذوں کی تمام بنیادی ضروریات پوری کرنے کا اہتمام کیا گیا تھا اور اسلحہ، آلات حرب اور ہر قسم کی رسد کا انتظام کرنے پر خصوصی توجہ دی تھی۔ یہ تمام اقدامات مجاہد شیخ ابو عبداللہ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کی ہدایات کی روشنی میں اٹھائے جا رہے تھے۔ جب کہ ان تمام امور کی سرپرستی اور نگرانی ممتاز متعدد عسکری قائدین کر رہے تھے۔

امریکی افواج سات دن تک امارت اسلامیہ کی سرزمین پر اترنے کا خواب لئے فضاء ہی میں لٹکتی رہیں۔ یہاں تک کہ پاکستان کی مرتد افواج نے امریکیوں کو مجاہدین کے مضبوط عسکری نوعیت کے مقامات کی مخبری شروع کر دی اور ڈالروں کے بدلے اُمت مسلمہ کے ان عظیم ابطال کی جانوں کا سودا کر لیا۔ جس کی وجہ سے مجاہدین کو عارضی طور پر اپنے مورچے چھوڑ کر دشوار گزار پہاڑی سلسلوں میں اتر نا پڑا۔ تاکہ دوبارہ منظّم ہو کر امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے خلاف طویل گوریلا جنگ کا آغاز کیا جا سکے۔ اور پھر کچھ ہی عرصے میں مجاہدین نے دوبارہ منظّم ہو کر صلیبی فوجوں پر انتہائی طویل اور اعصاب شکن گوریلا جنگ مسلط کر دی۔ جس کی دلدل سے نکلنے کے لئے امریکی آج تک مسلسل زور لگا رہے ہیں مگر اب تو امارت اسلامیہ کی سرزمین سے امریکہ اور اس کے اتحادی فوجیوں کے تابوت اور ان کے ساتھ ان کا دنیا پر مسلط کئے گئے کفریہ جمہوری، سرمایہ دارانہ، تعلیمی، معاشرتی، معاشی، نظاموں اور سلطنتوں کا جنازہ ہی نکلے گا۔

گیارہ ستمبر کے دن مجاہدین کی جانب سے امریکہ پر مسلط کی جانے والی عظیم تباہی نے، امریکہ کے ناقابل تسخیر ہونے، اس کے سپر پاور ہونے، اس کے مافوق الفطرت دفاعی نظام اور اسی طرح کے تمام جھوٹے دعوں کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ اور تمام دنیا کے مسلمانوں نے اس عظیم فتح پر بھرپور جشن منایا اور امریکہ کو صفحۂ ہستی سے ہی مٹا دینے کے عزم کا اظہار کیا۔ اور امت مسلمہ سر اٹھا کر جینے کے قابل ہوئی۔ اور کئی دہائیوں سے صلیبیوں کے وحشیانہ حملوں اور امریکی استبداد کا شکار امت مسلمہ کے صرف 19 بیٹوں نے امریکیوں اور تمام عالم مغرب کو ان کی اوقات یاد دلا دی۔

گیارہ ستمبر کے شبہات کا ازالہ:

اب جبکہ امریکہ اور عالم مغرب مجاہدین کے ہاتھوں عسکری میدان میں بری طرح پٹ چکا تھا اور ہبل عصر امریکہ کی سطوت کا بت پاش پاش ہو رہا تھا تو امریکیوں کی مجاہدین کے ہاتھوں اس ذلت کو چھپانے اور امریکی CIA اور دیگر ایجنسیوں کی ساکھ بچانے کے لئے اس تمام کارروائی کو بھی CIA اور موساد کے کھاتے ڈالنے کی کوشش کی گئی اس مقصد کے لئے میڈیا کو استعمال کیا گیا، وہ میڈیا کہ جس کے بارے میں سب کو معلوم ہے کہ اس کی ڈوریاں دنیا کی ذلیل ترین قوم یہودیوں کے ہاتھ میں ہے۔ تاکہ یہ باور کروایا جا سکے کہ اتنا بڑا کام تو مسلمانوں کے بس کی بات ہے ہی نہیں۔ اس طرح کی بڑی کارروائی تو صرف یہودی ہی کر سکتے ہیں۔ مسلمان تو جیسے جنگلوں میں رہنے والی قوم ہے اسے کیا پتہ کہ جہاز کیا ہوتا ہے؟ اسے کیسے اڑاتے ہیں؟ جیسے کہ شاید مسلمان روٹی نہیں گھاس کھاتے ہیں۔

اس مقصد کیلئے مختلف خود ساختہ رپورٹوں کی اشاعت کی گئی۔ بے بنیاد شواہد پیش کئے گئے۔ غیر معروف لوگوں سے کتابیں لکھوائی گئیں۔ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے استعمال سے جھوٹی فلمیں بنائیں گئی اور حقائق کو اس مبہم انداز میں پیش کیا گیا کہ اچھے بھلے لوگ چکرا گئے۔ لوگوں کے ساتھ جھوٹے بیانات منسوب کر کے اس معاملے کو اور زیادہ مشکوک بنا دیا گیا اور پھر اس سب کو میڈیا کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلانے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے ایسی باتیں مشہور کی گئیں کہ جو سرے سے ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے واقعے کے دوران وقوع پذیر ہوئی ہی نہیں تھیں اور نہ ہی ان کا اس سے کوئی تعلق تھا اور نہ ہی ان کا اس کرہ ارض پر کوئی وجود ہے' اس سارے فریب کی جگہ تو صرف اس جھوٹ کو پھیلانے والے یہودیوں، امریکی غلاموں، اور امریکہ کی قوت سے مرعوب لوگوں کے گندے دماغوں اور مجاہدین کی اس شاندار کارروائی کو دل سے قبول نہ کرنے والوں کے دلوں کے میں ہی ہے۔

اس موقع پر ہم معرکہ گیارہ ستمبر کے حوالے سے اٹھائے جانے والے بے بنیاد شکوک و شبہات کا بھی جواب دینا چاہیں گے۔اس کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ شبہات کا شکار تو لاعلم اور عقل سے بے بہرہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں کیونکہ کم علمی ہی شبہات کو جنم دیتی ہے۔اہل علم تو کبھی شبہات کا شکار نہیں ہوتے کیونکہ ان کی ایمانی بصیرت ان کے سامنے ہر حق اور باطل کو واضح کر دیتی ہے ۔اس سلسلے میں پہلی بات تو ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے لوگو جو ایمان لئے ہو، اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کئے پر پشیمان ہو(الحجرات :6)۔چنانچہ ہمیں اس دجالی میڈیا کے دور میں قرآن و حدیث اور اہل علم ہی سے رہنمائی لینی چاہیے۔مختلف لوگوں کی طرف سے اٹھائے جانے والے شبہات کچھ اس طرح سے ہیں۔

مجاہدین اپنی کارروائیوں میں معصوم شہریوں کو نشانہ بناتے ہیں

اس شبہے کا جواب ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ اس طرح دیتے ہیں:''شریعت میں شہری اور فوجی کی کوئی تقسیم موجود نہیں ہے ۔شریعت تو لوگوں کو''محارب''اور''غیر محارب''میں تقسیم کرتی ہے۔اور محارب ہر اس شخص کو کہا جاتا ہے جو جنگ میں اپنی جان مال یا مشورے سے مدد دے۔اگر اس تعریف پر پرکھا جائے۔تو مغرب کی عوام بھی محاربین ہیں۔کیونکہ انہوں نے اپنی آزاد مرضی سے اپنے قائدین اور اپنے پارلیمانی نمائندگان کو چنا ہے اور یہ یہی قائدین اور نمائندے ہمارے بچوں کو قتل کرنے، ہمارے علاقوں پر قبضہ کرنے اور ہمارے وسائل کو لوٹنے کے منصوبے بناتے ہیں۔یہی عوام ہیں جو ٹیکس فراہم کر کر کے ان منصوبوں پر عمل درآمد کرنے کے لئے اموال فراہم کرتے ہیں۔یہی عوام ہم پر حملہ آور فوجوں کو مسلسل نئے رنگروٹ فراہم کرتے ہیں۔ہر طرح سے ان افواج کی تائید و نصرت کرتے ہیں۔ہم پر تو لازم ہے کہ ہم اپنے عقیدے اپنی نسلوں اور اپنے وسائل کا دفاع کریں۔امریکی اور مغرب ہمارے شہروں پر 7 ٹن وزنی بم برسانے، اندھی بمباری کرنے اور کیمیائی ہتھیار پھینکنے سے بھی نہیں چوکتے۔پھر ہم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم ان کے مقابلے میں محض اپنے ہلکے ہتھیاروں سے کام لیں۔یقیناً یہ ناممکن ہے۔جیسے وہ ہم پر بم برساتے ہیں، ویسے ہی ان پر بھی بم برسائے جائیں گے۔اور جیسے وہ ہمیں قتل کرتے ہیں ویسے وہ بھی قتل کئے جائیں گے۔اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں''حرمت والے مہینے کا بدلہ حرمت والا مہینہ ہے اور یہ حرمتیں تو ادلے بدلے کی چیزیں ہیں پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسے زیادتی وہ کرے ویسے ہی تم اس پر کرو ''(البقرۃ:۱۹۴)

گیارہ ستمبر کے دن مجاہدین کی جانب سے امریکہ پر مسلط کی جانے والی عظیم تباہی نے، امریکہ کے نا قابل تسخیر ہونے، اس کے سپر پاور ہونے، اس کے مافوق الفطرت دفاعی نظام اور اسی طرح کے تمام جھوٹے دعوں کی قلعی کھول کر رکھ دی۔اور تمام دنیا کے مسلمانوں نے اس عظیم فتح پر بھرپور جشن منایا اور امریکہ کو صفحہ ہستی سے ہی مٹا دینے کے عزم کا اظہار کیا۔اور امت مسلمہ سر اٹھا کر جینے کے قابل ہوئی۔اور کئی دہائیوں سے صلیبیوں کے وحشیانہ حملوں اور امریکی استبداد کا شکار امت مسلمہ کے صرف 19 بیٹوں نے امریکیوں اور تمام عالم مغرب کو ان کی اوقات یاد دلا دی۔

یو ایس ایئر فورس نے جہازوں کے جہاز اغوا ہو جانے کی اطلاع پر ایکشن کیوں نہیں لیا؟

گیارہ ستمبر سے پہلے تک امریکہ میں اڑنے والے جہاز کسی طرح بھی اس کے لئے خطرے کی علامت نہ تھے۔اس لئے امریکی ایئر ڈیفنس کمانڈ کے ریڈار، ان پروازوں کے راستوں کو مانیٹر نہیں کر رہے تھے۔اس کے علاوہ سویلین ایئر ٹریفک کنٹرول والوں کو ایک ہی وقت میں ارد گرد اور دیگر ممالک سے آنے والی تقریباً 4500 پروازوں کے راستوں کو تلاش کر کے مانیٹر کرنا ہوتا ہے۔

اور پھر ہوائی جہازوں کا اغوا ہونا بھی کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ اس پر ملکی ایئر فورس کو حرکت میں لایا جاتا۔کیونکہ کہ پہلے جو جہاز اغوا کئے جاتے تھے۔ان کو صرف اپنے مطالبات منوانے ہی کے لئے اغوا کیا جاتا تھا اور اس کو اغواء کرنے والے جہاز کو کسی ایئر پورٹ پر لینڈنگ کروا کر اپنے مطالبات پورے کرواتے تھے۔اور پھر حکومتیں مذاکرات کے ذریعے یا پھر کمانڈو ایکشن کے ذریعے ہائی جیکروں سے مسافروں کی جان بچاتی تھی۔بس اس کارروائی اور دیگر کارروائیوں میں بڑا فرق یہ ہے کہ اس کارروائی میں جہاز اغوا ہی اس لئے کئے گئے کہ ان کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹا گون کی عمارتوں سے ٹکرا دیا جائے۔اور ان کو ہائی جیک کرنے والوں میں امت مسلمہ کے عظیم شہیدی ابطال جہاز اڑانے کے فن سے بھی بخوبی آگاہ تھے۔اور جہاں ان جہازوں کو ٹکرایا جانا تھا وہ بھی کوئی بل میں چھپا ہوا چوہا نہیں تھا کہ اس کو دیکھنا ممکن نہ ہو بلکہ دنیا کی بلند ترین اور وسیع ترین عمارتیں تھیں جن کو نشانہ بنانا کوئی مشکل نہیں تھا۔

ٹاور کے اندر پہلے ہی سے دھماہ خیز مواد نصب تھا جس کی وجہ سے ٹاور تباہ ہو گیا

ورلڈ ٹریڈ سینٹر جو ایک ایسے جہاز کے ٹکرانے سے تباہ ہوا ہے جو کہ 500 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت کر رہا تھا ذرا تصور کریں 500 میل فی گھنٹہ! ان بڑے جہازوں کے ٹکرانے کی وجہ سے ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے سٹیل سے بنے ہوئے ستونوں کی بنیادیں ہل گئیں۔ایک جہاز کے اسی طرح برق رفتاری سے ٹکرانے کی وجہ سے عمارت کا عمودی وزن اٹھانے والے ستون تباہ ہو گئے۔اور اس کی فائر پروف لیمینیشن بھی ختم ہو گئی۔ جس کی وجہ سے عمارت کا زیادہ دیر تک کھڑے رہنا ممکن نہ رہا۔

ٹاور کی مختلف منزلیں ٹاور کے گرنے سے پہلے ہی تباہ ہونا شروع ہو گئیں تھی

پہلا جہاز 110 منزلہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے نارتھ ٹاور کی 94ویں سے 98ویں منزل کے درمیان ٹکرایا اور دوسرا جہاز ساؤتھ ٹاور کی 110 منزلہ عمارت کی 78ویں سے 84ویں منزل سے ٹکرایا۔ جہاز کے ڈھانچے نے نارتھ ٹاور کے کور میں موجود Utility Shaft کو اڑا کر رکھ دیا۔جس کی وجہ سے جہاز کے جلتے ہوئے تیل کو نیچے کی سمت میں بہنے کے لئے راستہ مل گیا اور پوری عمارت آگ کی لپیٹ میں آگئی۔ جہاز کا جلتا ہو تیل جب Elevator Shaft کی طرف بڑھا تو اس نے Elevator کے نظام کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا اور کچھ Elevators گراونڈ فلور پر ہی بند ہو گئی اور اس کی وجہ سے مختلف منزلوں کی لابیز میں بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔

کیروسین آئل سے لگنے والی آگ اتنی گرم نہیں ہوتی کہ وہ سٹیل کو پگھلا دے

بے شک جہاز کا فیول تقریباً F 800 سے F 1500 پر جلتا ہے۔جو کہ اتنا گرم نہیں ہوتا کہ اس سے F 2750 پر پگھلنے والا سٹیل پگھل سکے۔لیکن ٹاور کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ اس کے سٹیل فریم کو مکمل طور پر پگھلا دیا جائے۔بلکہ اس کے لئے تو صرف اس کے سٹرکچر کو تھوڑا سا کمزور کر دینا ہی کافی تھا۔ظاہری بات ہے کہ اس کے لئے پھر F 2750 درجہ حرارت نہیں چاہیے بلکہ یہ تو اس سے کم درجہ حرارت پر بھی ہو سکتا ہے۔سٹیل کی طاقت F 1100 پر صرف 50 فی صد رہ جاتی ہے اور F 1800 پر تو یہ صرف 10 فی صد رہ جاتی ہے۔ٹکرانے والے جہاز کے ٹکروں کی بارش کی وجہ سے سٹیل بیم پر کی جانے والی انسولیشن تباہ ہو کر رہ گئی۔جس کی وجہ سے وہاں موجود

میٹریل با آسانی آگ کی لپیٹ میں آ گیا۔ جہاز کا فیول ہی صرف وہ چیز نہیں تھی جو کہ عمارت کے اندر جل رہی تھی۔ بلکہ وہ تو صرف آگ لگانے والی ابتدائی چیز تھی عمارت کے اندر موجود آگ پکڑنے والی دوسری چیزوں جیسے کہ کمبل، پردے، فرنیچر، پلاسٹک اور کاغذات وغیرہ نے بھی آگ کی شدت کو بے حد بڑھا دیا۔ اور اس وقت وہاں کا درجہ حرارت F 1832 تک پہنچ گیا۔

دوسرا یہ کہ عمارت کے ملبے میں کہیں بھی پگھلے ہوئے سٹیل کے آثار نہیں ملے۔ لیکن وہاں پر مڑے ہوئے، لپٹے ہوئے اور جھکے ہوئے سٹیل کے ٹکرے ضرور موجود تھے۔ اصل میں جب انتہائی حرارت کی وجہ سے سٹیل نے پھیلنا شروع کیا۔ لیکن ایک حد کے بعد وہ مزید نہ پھیل سکا تو وہ ایک طرف مڑنا شروع ہو گیا جس کی وجہ سے کنکریٹ کریک ہوتا چلا گیا اور عمارت اپنے بنیادی ڈھانچے پر قائم نہ رہ سکی۔

ورلڈ ٹریڈ سینٹر 7 کنٹرولڈ ڈیمالیشن سے تباہ کیا گیا

ورلڈ ٹریڈ سینٹر 7 کی عمارت دونوں ٹاور گرنے کے 7 گھنٹے بعد تباہ ہوئی۔ اس کی 5 ویں منزل پر 7 گھنٹے تک آگ لگی رہی۔ 5 ویں منزل پر موجود جرنیٹر ایک پریشرڈ پائپ لائن کی مدد سے عمارت کی بیسمنٹ میں موجود ایک بڑے ٹینک سے منسلک تھا۔ اس عمارت کے غیر معمولی ڈیزائن میں موجود ایک ستون بہت زیادہ وزن اٹھائے ہوئے تھا۔ کم از کم 2000Sq.ft تک کا رقبہ ایک منزل کے لئے۔ اگر عمارت کی کسی بھی نیچے والی منزل سے ایک ستون بھی نکال لیا جاتا تو پوری عمارت ہی عمودی سمت میں نیچے آ گرتی۔ چنانچہ اس پریشر پائپ لائن اور ٹینک کے پھٹنے کی وجہ سے نیچے والی منزلوں کے ستون تباہ ہو گئے اور عمارت بے ساختہ نیچے آ گری۔ عمارتوں کی تباہی کی وجوہات جاننے کے لئے اگر ممکن ہو تو اس کی تعمیر کے ڈیزائن کا بغور مطالعہ کریں ان شاء اللہ بات سمجھنے میں مشکل پیش نہیں آئے گی۔

چار ہزار یہودی ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے واقعے والے دن چھٹی پر تھے

اس دعوے کے بے بنیاد ہونے کا ثبوت کے طور پر اگر ہم ہزاروں اموات کے بارے میں جاننے کے لئے صرف اخبارات، ٹی وی اور ان لسٹوں کا ہی مطالعہ کر لیں تو حقیقت کھل کر سامنے جاتی ہے۔ نیویارک ٹائمز میں مرنے والوں کے چھپنے والے ناموں، بائیوگرافی اور میڈیکل ایگزیمنیشن آفس سے حاصل ہونے والی معلومات سے یہ واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ مرنے والوں میں 400 یہودی موجود تھے اور یہ تعداد متاثرین کی تقریباً 15 فیصد ہے۔ اور پھر بش نے تو خود بھی 130 یہودیوں کے مرنے کا اعلان کیا۔ اور پھر کیا یہ ممکن ہے کہ موساد ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں کام کرنے والے 4000 ہزار یہودیوں کو اس بارے میں اطلاع کرے اور پھر بھی پوری امریکی عیسائی دنیا اس خطرے سے بے خبر رہے؟

شیخ اسامہ بن لادن کی امریکہ کے خلاف تیاریوں کا طالبان قیادت کو علم نہیں تھا

اس شبہے کے بے بنیاد ہونے کی دلیل شیخ اسامہ بن لادن نے افغانستان کے ایک معسکر کے دورے کے دوران مجاہدین سے خطاب کرتے ہوئے دی کہ: ''جہاد کے حوالے سے طالبان کا موقف بالکل واضح ہے، کیونکہ انہوں نے ہمیں جہاد کی تیاری اور عسکری تربیت کی اجازت دے رکھی ہے۔ حالانکہ ان پر شدید عالمی دباؤ ہے اور وہ یہ بات بھی بخوبی جانتے ہیں کہ ہم یہ تیاری عصر حاضر کے ہبل کو توڑنے کے لئے کر رہے ہیں۔ آج کی سب سے بڑی طاقتوں یعنی امریکہ اور نیٹو کو ضرب لگانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دنیا میں اللہ کے کلمے لا الہ الا اللہ کو پھیلانے کی جدوجہد ہی طالبان کا منہج ہے۔ وہ یہ بات خود بھی صراحتاً کہہ چکے ہیں''۔ اور اس کے علاوہ ہم مختلف اوقات میں طالبان کی مجلس شوریٰ کے ارکان مثلاً شہید ملا داد اللہ، استاد یاسر اور ملا منصور داد اللہ کے نشر ہونے والے بیانات بھی دیکھ سکتے ہیں جن میں وہ گیارہ ستمبر کے واقعات کی تعریف اور ان پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، اس سے بھی آپ اس بات کو بخوبی جان سکتے ہیں کہ طالبان قیادت اس سے مکمل طور پر آگاہ تھی۔

اسامہ بن لادن نے ان واقعات کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔

ہمارے خیال میں اپنی کم علمی کے اظہار کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اگر ہم اسامہ بن لادن کے بیانات اٹھا کر دیکھیں تو جا بجا وہ اس چیز کا اقرار کرتے نظر آتے ہیں کہ یہ حملے مجاہدین ہی نے اپنی بہترین کوششوں اور اللہ کی مدد و نصرت سے کئے ہیں۔ مگر یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اسامہ بن لادن کا انداز گفتگو ایسا ہے ہی نہیں کہ وہ اپنی گفتگو میں ''میں نے یہ کیا ہے'' جیسے الفاظ کا استعمال کریں جیسا کہ آپ نیروبی، دارالسلام، یو ایس ایس کول کے حملوں کی بھی ذمہ داری اس انداز میں قبول کرتے ہیں کہ آپ کے بھائیوں نے یہ عظیم کامیابی حاصل کی ہے۔ اور پھر ان کا ان واقعات کے تین ماہ بعد نشر ہونے والا بیان بھی موجود ہے اور اس کے علاوہ ان شہداء کا تعارف کرانے کی ریکارڈنگ بھی موجود ہے۔ اور اب تک مجاہدین کی طرف سے اس موضوع پر سینکڑوں ویڈیوز بھی نشر کی جا چکی ہیں اور ان حملوں میں شریک مجاہدین کی وصیتیں بھی نشر ہو چکی ہیں۔ اس سب کے بعد تو صرف میں نہ مانوں والا رویہ ہی رہ جاتا ہے۔

اچھا یہ کام کیا تو مجاہدین ہی نے ہو گا مگر اس کے ذریعے امریکہ کے ہاتھوں استعمال ہو گئے ہیں

یہ وہ آخری جھوٹ ہے جس کے ذریعے امریکہ کو خدا ماننے والے اپنی کم علمی اور غلامانہ ذہنیت کا کھل کر اظہار کرتے ہیں۔ کہ لو جی! امریکہ کے چاہنے کے بغیر یہ کام کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ امریکہ نے مجاہدین کو استعمال کیا ہے مگر کام اپنا نکلوایا ہے۔ ایسے لوگ یہ کہتے ہوئے اکثر اس ذات یعنی اللہ عزوجل کو بھول جاتے ہیں جو ہر چیز پر قادر ہے۔ جب وقت کے ساتھ ساتھ شیخ اسامہ بن لادن اور مجاہدین کے دیگر قائدین کے بیانات ایک ایک کر کے منظر عام پر آتے گئے اور پھر مجاہدین کے میڈیا کی طرف سے معرکہ گیارہ ستمبر کے شہداء کی وصیتوں کی ویڈیوز بھی نشر کر دی گئیں اور مجاہدین کے ساتھ قریبی رابطہ رکھنے والے افراد اور اہل علم کی طرف سے ان بے بنیاد شبہات کا حقائق اور دلائل کی روشنی میں رد کیا جانے لگا تو ان کم علم اور امریکہ سے مرعوب لوگوں کے پاس کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں چنانچہ اپنی عزت بچانے کے لئے یہ جھوٹ گھڑ لائے۔

اے امتِ اسلام! اے نوجوان مجاہدو! اے ایمان وعقیدے کے محافظو! اے شریعت کے نگہبانو! اے میدانِ جنگ کے شیرو! اے رات کے راہبو! ان اُنیس شہداء کی زندگی سے سبق سیکھو اور اپنی کارروائیوں کا رُخ زمانے کے اس متکبر بت، امریکہ کی طرف موڑ دو! دنیا کے ہر ہر گوشے میں اس کا پیچھا کرو! بڑھو اور اپنے دین کی نصرت کرو! اپنی امّت کے دامن پر لگے ذلّت کے داغوں کو دھو ڈالو! دیکھو کہ یہ نوجوان اُنیس لشکر نہیں تھے، یہ تو صرف اُنیس مجاہد تھے، جنھوں نے کفر کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا۔ تم بھی انہیں کی طرح سوچو، ان کے نقشِ قدم پر چلو جو اپنے اللہ کے ساتھ سچے رہے تو اللہ نے بھی ان کے ساتھ اپنے وعدے کو سچا کر دکھایا۔ ہمارا ان کے بارے میں یہی گمان ہے، اللہ کے مقابل ہم ان کی صفائی پیش نہیں کرتے اور محاسبے کے لئے تو اللہ ہی کافی ہے۔

☆☆☆☆☆

یومِ شوکتِ اسلام

محمد اکرام الدین

عظیم اور مبارک ماہ رمضان اپنی رحمتوں کے ساتھ ایک مرتبہ پھر ہم پر سایہ فگن ہے اور ہمیں دعوت دے رہا ہے کہ لپکو اپنے رب کی مغفرت اور اس کی جنت کی طرف کہ جس کی وسعت زمین و آسماں سے زیادہ ہے۔ یہ ماہ مبارک امتِ محمدیؐ کے لیے فتح کا مہینہ بھی ہے جس میں قریش مکہ کو بدر میں عبرت ناک شکست ہوئی، اس مہینے میں ہی مکہ فتح ہوا اور اس مہینے میں ہی حطین کے مقام پر صلیبیوں کو شکست فاش ہوئی جو مسجد اقصیٰ کی فتح کا مقدمہ بنی۔ ان معرکوں میں مسلمانوں نے اس وقت کی بڑی طاقتوں کو شکست دی اور اللہ کی مدد سے اس کے دین کو غالب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی قوت کو بڑھایا اور مسلمانوں کا خوف ان کے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دیا۔ حسن اتفاق سے اس سال اس ماہ مبارک کے دوران ہی گیارہ ستمبر 2001ء کے ان مبارک حملوں کو بھی آٹھ سال مکمل ہو رہے ہیں جنہوں نے ایک مرتبہ پھر قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کرتے ہوئے عالم کفر کے سرخیل امریکہ، اس کی تہذیب اور اس کی ٹیکنالوجی کے ضعف کا حال دنیا پر عیاں کر دیا۔

وہی امریکہ کہ جس کا دعویٰ تھا کہ چیونٹی کی آواز اور زیر زمین ہونے والی حرکات بھی اس کے سیٹلائٹ سے پوشیدہ نہیں۔ اور وہی امریکہ کہ جو اپنی نام نہاد ٹیکنالوجی اور معاشی و عسکری طاقت کے بل پر دنیا کی واحد سپر پاور ہونے کا دعویدار تھا۔ اس کو محض 19 مخلص نوجوانوں نے استطاعت بھر تیاری، میسر اسباب اور اللہ پر توکل کے ذریعے ایسی کاری ضرب لگائی، جس نے بقول شیخ اسامہ حفظہ اللہ ''تاریخ کا دھارا بدل دیا''۔ گیارہ ستمبر کے اس واقعہ نے امریکی قوم کو بری طرح خوفزدہ کر دیا۔ یہاں تک کہ امریکی دانشوروں کو اپنی قوم کو مکمل نفسیاتی موت سے بچانے کے لیے فلسفہ سازش (Conspirary Theory) کا سہارا لینا پڑا اور یہ مفروضہ گھڑ کے امریکی قوم اور دنیا کے سامنے پیش کیا گیا کہ یہ حملے دراصل CIA یا کسی صہیونی تنظیم کی گہری سازش کا شاخسانہ ہیں۔

اس پر طرفہ تماشا یہ کہ ''جمہوری اسلامی تحریکات''، افراد اور ان کے ذرائع ابلاغ، جو کہ اسلام کا ''معذرت خواہانہ'' تصور رکھتے ہیں، نے تبصروں اور تجزیوں کو شائع کیا جن سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ 9/11 کے حملے مجاہدین کے بس کا روگ نہیں اور یہ کہ مسلمانوں اور امت مسلمہ کے خلاف گہری سازش ہے لیکن ان تبصروں اور تجزیوں کی بنیاد امریکہ اور مغرب کے مراکز دانش (think Tank) اور دانشور ہی ہیں، یہ کسی مسلمان کی آزادانہ تحقیق نہیں بلکہ کفار کے دیے ہوئے نکات و خطوط پر ہی مکھی پر مکھی مارنے کا کام ''جمہوری مسلمانوں'' نے کیا۔ اڑھائی صدی سے غلامی کی خو میں رچ بس جانے والے نام نہاد مسلم سکالرز، جو اس قدر احساس کمتری کے مارے ہوئے ہیں کہ دنیا کا ہر اہم واقعہ انہیں یہودیوں یا اُن کے آلہ کاروں کی سازش لگتا ہے اور وہ مسلمانوں کو ذہنی، فکری اور عملی کسی طور پر بھی کوئی بڑا کام کرنے کے قابل نہیں پاتے۔ یہ طبقۂ فکر زبانی ایمان کے طور پر تو اللہ رب العزت کو قادر مطلق مانتا ہے مگر عملاً دنیا کے تمام تر اسباب و اختیارات کا مالک یہودیوں، صہیونیوں اور ان کے آلہ کاروں کو سمجھتا ہے۔

سیکولر مسلمان جو صلیبی کفر کو نقصان پہنچتا تو درکنار، پریشان ہوتا بھی نہیں دیکھ سکتے، ان کے قلب و نظر کو جلا دینے والے تمام تر سوتے کفری مغرب کے سمندر سے ہی پھوٹتے ہیں اور انہی سے غذا حاصل کر کے وہ تقویت قلب پاتے ہیں گویا جسمانی طور پر دنیا کے کسی بھی حصے میں ہوں، ذاتی و قلبی طور پر وہ اُنہی نجاستوں اور غلاظتوں کے مکین ہوتے ہیں جو مغرب اور اہل مغرب کا ہی خاصہ اور امتیاز ہیں۔ اس طبقے نے بھی 9/11 کو مسلمانوں کی بجائے کسی اور کے ذمے منسوب کیا کہ ''ارے صاحب! مسلمان کہاں شہنشاہ عالم کا سر کچل کر امن عالم کو خراب کر سکتے ہیں''۔

انٹرنیٹ کی پیداوار یہ جعلی دانشور اگر کھلی آنکھوں اور ذہن کے ساتھ حقائق کا مشاہدہ کرتے تو یقیناً نائن الیون کمیشن کی رپورٹ اور انٹرنیٹ پر ہی موجود فلسفہ سازش (Conspirary Theory) کے رد میں شائع کیے گئے سینکڑوں صفحات، جو چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ یہ حملے القاعدہ نے کیے ہیں' کا مطالعہ بھی کرتے اور اگر حق کو سننے اور سمجھنے کی صلاحیت سلب نہ ہوگئی ہوتی تو یہ لوگ یقیناً قائدین جہاد کے ان بیانات پر بھی توجہ دیتے جن میں نہ صرف ان حملوں میں شریک شہدا کو خراج عقیدت پیش کیا گیا بلکہ ان کی وصیتیں بھی شائع کی گئی اور ان حملوں کی ذمہ داری بھی قبول کی گئی۔

یاد رکھیے اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اور ''غیر جانب داری'' عملاً باطل کا ساتھ دینا ہے لہٰذا آج ہی اپنا فیصلہ خود کیجیے اور آگے بڑھ کر اس جنگ کے اندر اپنا کردار کا تعین کر لیجیے، اس سے پیشتر کہ مہلت ختم ہو جائے۔

اللہ کی زمین پر فساد اور بدی کے منبع و محور امریکہ نے جو جرائم انسانیت کے خلاف کیے ان کا احاطہ یہاں ممکن نہیں لیکن گیارہ ستمبر کے حملوں کے اسباب و محرکات کو سمجھنے کے لیے امت مسلمہ اور مسلمانوں کے خلاف امریکہ کے جرائم کی طویل فہرست میں سے چند ایک پیش خدمت ہیں۔

☆ یہ امریکہ ہی تھا جس نے اپنے ناجائز بچے اسرائیل کی گزشتہ چھ دہائیوں سے سیاسی، معاشی اور عسکری سرپرستی کی اور معصوم مسلمانوں کے قتل عام میں براہ راست شریک رہا۔ ہزاروں فلسطینی مسلمانوں کا خون براہ راست امریکہ کی گردن پر ہے۔

☆ امریکہ کا ناقابل معافی جرم امت توحید کے قلب، مسلمانوں کے مرکز سرزمین نجد و حجاز میں اپنے ناپاک اڈوں کا قیام اور فوجوں کی تعیناتی ہے۔ جزیرۃ العرب کی فضاؤں اور شاہراؤں پر آج بھی غلیظ امریکی دندناتے پھر رہے ہیں۔

☆ 1990ء کے بعد مسلسل تیرہ سال تک امریکہ ہی تھا جس نے عراق میں وہ ظلم و ستم ڈھائے

جس کی مثال تاریخ میں کم ہی ملتی ہوگی۔امریکہ کے اس جبرِ مسلسل کے نتیجے میں 15لاکھ مسلمان شہید ہوئے جن میں سے 10لاکھ صرف وہ بچے ہیں جو اقتصادی ناکہ بندی، دودھ اور ادویہ پر پابندی کے باعث تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

☆1982ء میں جنوبی لبنان میں اسرائیل نے امریکی سرپرستی میں ہی 17ہزار مسلمانوں کو بمباری کر کے شہید کیا۔

☆1990ء کی دہائی میں امریکی فوج نے ہزاروں صومالی باشندوں کو اپنی سرزمین کی حفاظت کے جرم میں مار ڈالا۔

☆1998ء میں امریکہ نے افغانستان اور سوڈان میں کروز میزائل مار کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ خود کو دنیا کا بدمعاش سمجھتا ہے اور جہاں جو چاہتا ہے' کرتا ہے۔

گیارہ ستمبر 2001ء کو امت کے 19 باسعادت نوجوانوں کی قربانی نہ صرف امریکہ کے جرائم کی سزا تھی بلکہ دینِ محمدیﷺ کے پیروکاروں اور مسلمانانِ عالم کے لیے بہت سی خوشخبریوں کا پیش خیمہ بھی...

انٹرنیٹ کی پیداوار یہ جعلی دانشور اگر کھلی آنکھوں اور ذہن کے ساتھ حقائق کا مشاہدہ کرتے تو یقیناً نائن الیون کمیشن کی رپورٹ اور انٹرنیٹ پر ہی موجود فلسفہ سازش (Conspirary Theory) کے رد میں شائع کیے گئے سینکڑوں صفحات، جو چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ یہ حملے القاعدہ نے کیے ہیں' کا مطالعہ بھی کرتے اور اگر حق کو سننے اور سمجھنے کی صلاحیت سلب نہ ہوگئی ہوتی تو یہ لوگ یقیناً قائدین جہاد کے ان بیانات پر بھی توجہ دیتے جن میں نہ صرف ان حملوں میں شریک شہدا کو خراج عقیدت پیش کیا گیا بلکہ ان کی وصیتیں بھی شائع کی گئی اور ان حملوں کی ذمہ داری بھی قبول کی گئی۔

ان حملوں کے بعد شروع ہونے والی ''ہلال وصلیب'' کی جنگ بہت سے حوالوں سے امت مسلمہ کے لیے فائدہ مند اور مبارک ثابت ہوئی۔مثلاً

☆امریکہ، مغربی تہذیب اور اس کی نام نہاد ٹیکنالوجی کے بت ریزہ ریزہ ہوگئے۔عالم کفر کے ضعف کا حال آج ہر ایک پر عیاں ہے کہ وہ نہ تو اپنی سرزمین پر حملوں کو روک سکا اور نہ ہی سات سالوں کی ذلت خواری کے باوجود قائدین جہاد شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ اور ملا عمر حفظہ اللہ تک رسائی پا سکا۔

☆مجاہدین' امریکہ اور اس کے حواری صلیبی لشکروں کو ان کی بلوں سے نکال کر اپنے منتخب کردہ میدان جنگ میں لے آئے جہاں وہ اپنے تکبر اور جدید ترین اسلحہ سمیت خاک نشین اہل عزیمت کے ہاتھوں شکست سے دوچار ہیں۔

☆امریکی اور یورپی اقوام مسلمانوں سے مرعوب ہوگئیں اور دلی طور پر خائف بھی۔

☆9/11حملوں کے فوراً بعد بھی اور عراق افغانستان کی جنگوں کے نتیجے میں بھی امریکی معیشت کا جنازہ نکل گیا اور آج امریکہ کی ڈوبتی معیشت اپنے ساتھ عالمی سرمایہ دارانہ نظام کی قبر بھی اپنے ہاتھوں خود کھود رہی ہے۔

☆امریکہ اور یورپ میں لاکھوں لوگ مسلمان ہوئے،قرآن مجید ریکارڈ تعداد میں شائع ہوئے اور اسلام سب سے زیادہ پھیلنے والا مذہب بن گیا۔

☆امت کے نوجوان جہاد کی جانب متوجہ ہوئے اور بلاد اسلامیہ جہادی مراکز بن گئے۔جتنی بڑی تعداد میں امت کے افراد اور جتنی بڑی مقدار میں وسائل جہاد کے لیے پیش کیے گئے،اس کی مثال کئی صدیوں میں نہیں ملتی۔

☆مسلمانوں میں طویل غلامی کے بعد ایک روشنی اور امید کی کرن نظر آئی کہ ہم بھی اللہ کی مدد کے سہارے بڑے سے بڑا کام بھی کر سکتے ہیں اور امت نے ''خلافت علی منہاج النبوۃ'' کا خواب پھر سے دیکھنا شروع کر دیا۔

☆ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ گیارہ ستمبر ''یوم تفریق'' ثابت ہوا یعنی ''صلیبیوں کے ساتھ'' یا ''اسلام کے ساتھ'' کی ایک واضح تقسیم پیدا ہوئی،جس نے معاشروں کے حکمران طبقوں اور افواج کا نفاق وارتداد واضح کر دیا۔

☆مجاہدین کے لیے امریکہ اور یورپ کے دیگر حربی ممالک میں جا کر بڑے پیمانے پر کارروائیاں کرنا اور صلیبیوں کو جہنم واصل کرنا ممکن نہیں تھا۔اس عظیم معرکہ سے مجاہدین اپنے دشمن کو اپنی مرضی کے میدان میں لے آئے' یہ میدان دشمنان دین کے لیے قتل گاہیں بن چکے ہیں۔

الغرض گیارہ ستمبر 2001ء کو ''ہلال وصلیب'' کے جس معرکہ کی بنیاد رکھی گئی تھی وہ اپنے فیصلہ کن مرحلے کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ہم سب کو اس مرحلہ پر اپنی حیثیت کا تعین کرنا ہوگا کہ آیا ہم اللہ کے بندے اور اس کے دین کے انصار و مددگار ہیں یا اپنی خواہشات نفس کے غلام اور صلیبی لشکر کا ہراول دستہ(Front Line)؟

یاد رکھیے اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اور ''غیر جانب داری'' عملاً باطل کا ساتھ دینا ہے لہٰذا آج ہی اپنا فیصلہ خود کیجیے اور آگے بڑھ کر اس جنگ کے اندر اپنا کردار کا تعین کر لیجیے،اس سے پیشتر کہ مہلت ختم ہو جائے۔

☆☆☆☆☆

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اور بھی کافی لوگ حاضرِ خدمت تھے کہ ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیا و اصفیا کے بعد اللہ کے ہاں کس کا مرتبہ زیادہ بلند ہے؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُس شخص کا جو اپنے جان و مال کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کرتا ہے اور اُس کا آخری وقت ایسی حالت میں آتا ہے کہ وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر ہوتا ہے یا اُس کی لگام پکڑے ہوئے ہوتا ہے۔اُس نے پوچھا کہ اس کے بعد کس کا نمبر ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اپنے ہاتھ سے دبایا اور فرمایا کہ وہ خلوت گزیں شخص جو اللہ کی عبادت بڑے اچھے انداز میں کرتا ہے اور لوگ اُس کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔اُس نے پوچھا کہ اللہ کے ہاں بدتر درجے والا کون ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ظالم حکمران جو قدرت کے باوجود حق سے اعراض کرتا ہے۔

(کنزالعمال)

دوہرے معیارات

سلیم صافی

دراصل مسلمانوں اور بالخصوص ہم پاکستانیوں کو یہ المیہ درپیش ہے کہ ہم نے عقل و دانش کا استعمال کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ایک صاحب اٹھ کر کوئی ڈگڈگی بجا لیتے ہیں اور پھر بغیر سوچے سمجھے ہر کوئی اسے ہاتھ میں لے کر بجار ہا ہوتا ہے۔اسی طرح کی ایک ڈگڈگی کسی زمانے میں یہ بجائی گئی کہ نائن الیون القاعدہ کا نہیں بلکہ یہودیوں کا کارنامہ ہے۔اب اسے ہمارے بہت سارے اچھے بھلے پڑھے لکھے لوگ بھی بجا رہے ہوتے ہیں۔یہی ڈگڈگی ہمارے ایک بزرگ اور قابل احترام صاحب قلم نے گزشتہ روز اپنے کالم میں جیو نیوز پر نائن الیون کے بارے میں ٹیلی کاسٹ ہونے والے''جرگہ'' کے بارے میں بجائی۔انہوں نے یہ لکھا ہے کہ ہمیں سازشی تھیوری پر مبنی فلموں اور ڈاکومنٹریز کو بھی دیکھنا چاہیے حالانکہ اس پروگرام کے آغاز میں ہم عرض کر چکے تھے کہ یہ سب چیزیں ہم دیکھ،سن اور پڑھ چکے ہیں۔انہوں نے یہ بھی تاثر دیا کہ ہم نے اپنے پروگرام میں الجزیرہ ٹی وی کے دکھائے گئے فوٹیجز پر اکتفا کیا حالانکہ اس پروگرام میں صرف ایک فوٹیج (۲۰۰۴ء میں اسامہ بن لادن کی جاری کردہ وڈیو) الجزیرہ سے لی گئی اور اس کے بارے میں یہ بتایا بھی گیا تھا۔

اسامہ بن لادن یا آدم یحییٰ گدان کے جتنے بھی فوٹیجز ہیں،ان میں کوئی بھی وہاں سے نہیں بلکہ القاعدہ کے''السحاب'' کی جاری کردہ سی ڈیز سے لی گئی ہیں۔اسی طرح کی دیگر سینکڑوں فوٹیجز میرے پاس موجود ہیں اور اگر ہمارے بزرگ دیکھنا چاہیں تو ان کو دکھائی جا سکتی ہیں۔ان کو یہ بھی یقین دلایا جا سکتا ہے کہ یہ ساری چیزیں ہمیں امریکیوں یا پھر الجزیرہ وغیرہ سے نہیں بلکہ خود طالبان اور القاعدہ کے ذرائع سے ملی ہوئی ہیں۔لیکن مجھے یقین ہے کہ مزید شواہد پیش ہونے کے بعد بھی ایسے لوگ نہیں مانیں گے کیونکہ ہمارے ہاں دلائل کے ساتھ رائے قائم کرنے اور دلائل سن کر رائے تبدیل کرنے کا رواج نہیں،ہر کوئی اپنی انا کے بت کا پجاری ہے۔اسامہ بن لادن خود کہتے ہیں کہ نائن الیون کا منصوبہ میں نے بنایا ہوا تھا۔پھر ایمن الظواہری ان کے دعوے کی نا صرف تائید کرتے ہیں بلکہ یہاں تک کہتے ہیں کہ جو لوگ نائن الیون کو یہودیوں یا سی آئی اے سے جوڑتے ہیں،وہ دشمن کے ایجنٹ ہیں۔

اسامہ بن لادن اور ملا محمد عمر سے متعدد بار ملاقات کرنے اور خطے کے امور پر اتھارٹی کی حیثیت رکھنے والے نیک اور دین دار صحافی رحیم اللہ یوسف زئی میرے پروگرام میں پوری دنیا کے سامنے دلائل دے کر گواہی دیتے ہیں کہ نائن الیون القاعدہ ہی کا کیا دھرا ہے۔اسامہ بن لادن سے ملاقاتوں اور ان کے انٹرویوز کرنے کا اعزاز حاصل کرنے والے پاکستان کے باخبر صحافی حامد میر دلائل دے کر دعویٰ کرتے ہیں کہ ذمہ دار اسامہ بن لادن ہی ہے۔اب اتھارٹی کی حیثیت رکھنے والے اتنے سارے مسلمانوں کی گواہی ان حضرات کو قبول نہیں اور جواب میں وہ صرف امریکیوں کی بنائی ہوئی چند فلموں کو قابل وقعت سمجھتے ہیں۔

اب یہ امریکہ سے مرعوبیت نہیں تو اور کیا ہے؟لیکن تماشہ یہ ہے کہ وہ دوسروں کو امریکی ایجنٹ کہتے پھرتے ہیں۔جہاں تک ہمارے بزرگ کی اس بات کا تعلق ہے کہ الجزیرہ ٹی وی چونکہ قطر میں ہے اور قطر چونکہ امریکیوں کے زیر اثر ہے،اس لیے الجزیرہ کی فوٹیجز بھی امریکہ کے اشارے پر دکھائی جائیں گی تو اس کے جواب میں عرض ہے کہ امریکہ کی ہم خیالی میں سعودی عرب بھی شامل ہے۔اب میاں نواز شریف کئی سال وہاں مقیم رہے اور اب بھی سعودی حکمرانوں کے خاص دوست ہیں۔اب اس سے کیا یہ مراد لی جا سکتی ہے کہ میاں نواز شریف کا ہر اقدام امریکہ کے اشارے پر ہوگا۔

مسئلہ یہ ہے کہ القاعدہ کی حقیقت سے پاکستان کے اندر جو لوگ زیادہ واقف ہیں،وہ اسی قدر زیادہ غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔قاضی حسین احمد،جنرل حمید گل اور مولانا فضل الرحمٰن جیسے لوگ سب سے بڑھ کر القاعدہ کی حقیقت اور حیثیت سے واقف ہیں لیکن عوام میں آکر اس کی موجودگی سے سب سے زیادہ انکار بھی یہی لوگ کرتے ہیں۔ہمارے بزرگ اگر اپنے ممدوح میاں نواز شریف کے ساتھ بیٹھ کر (خلوت میں،جلوت میں وہ بھی نہیں بولیں گے) تو وہ ان کو القاعدہ کی حقیقت سے آگاہ کر سکتے ہیں۔ویسے اگر القاعدہ امریکہ کی تنظیم ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ ۱۹۹۸ء میں میاں نواز شریف کے ساتھ مل کر سی آئی اے نے اسامہ بن لادن کے خلاف کارروائی کا منصوبہ کیوں بنایا؟ کیا غیروں کے ساتھ مل کر اپنے بندوں کے خلاف منصوبے بنائے جا سکتے ہیں؟

☆☆☆☆

> اے میری مسلمان بہنو! عیش وآرام اور سہل پسندی سے بچیے، کیونکہ یہ چیزیں جہاد کی دشمن اور انسانی نفوس کے لیے انتہائی مہلک ہیں۔آسائشیں جمع کرنے کے چکر میں نہ پڑیں،بس آپ کی بنیادی ضرورتوں کا پورا ہو جانا ہی آپ کے لیے کافی ہونا چاہیے۔اپنے بچوں کو مجاہد بنائیں،ان میں سخت کوشی،مردانگی اور شجاعت کی صفات پیدا کریں۔اپنے گھروں کو شیروں کی کچھار بنائیں،مرغیوں کا ڈربہ نہ بننے دیں کیونکہ مرغیاں پل کر جتنی بھی موٹی ہو جائیں بالآخر وہ طاغوتوں کے ہاتھوں ذبح ہی ہوتی ہیں۔اپنی اولاد کے سینوں میں حبِّ جہاد کی شمع روشن کریں،شہ سواری کا شوق اور میدان جنگ کی محبت ان کے دلوں میں اتاریں۔اپنے سینے میں مسلمانوں کی مشکلات کا احساس بیدار رکھیں۔کوشش کریں کہ ہفتے میں کم از کم ایک دن ایسا ہو جب آپ کے گھر میں بھی مجاہدین ومہاجرین جیسی زندگی گزاری جائے۔اس دن سالن کے بغیر صرف چائے کے چند گھونٹوں کے ساتھ سوکھی روٹی کھانے کا مزہ ضرور چکھیں''۔
>
> (اقتباس از وصیت شیخ عبداللہ عزام شہیدؒ)

نائن الیون! کفر نے کیا کھویا، امت نے کیا پایا؟؟؟

ڈاکٹر ولی محمد

نیو یارک اور واشنگٹن کے مبارک غزوات نے جہاں امریکی غرور کے سانپ کا سر کچل دیا وہیں کئی علمی، سیاسی اور تکنیکی مباحث کو بھی جنم دیا۔ اس تحریر میں ہم انہی مباحث میں سے ایک کا احاطہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ (ان شاء اللہ) اس بحث کا عنوان یہ ہے کہ ۱۱ ستمبر کو ہونے والے حملوں کے نتیجے میں فائدہ کس کو ہوا؟ امت مسلمہ کو یا امریکہ کو؟ اور نقصان کس کو ہوا ؟ عالم اسلام کو یا عالم کفر کو؟

اس سے پہلے کہ ہم اس سوال کا جواب تلاش کریں ضروری ہے کہ ہم 'نفع' اور 'نقصان' کے اپنے معیار کا تعین کر لیں۔ مسلمان کی حیثیت سے ہمارے لیے ہر معیار اور ہر کسوٹی کا ماخذ صرف اور صرف ایک ہی ہے یعنی خالق کائنات کی نازل کردہ کتاب مبین اور اس کے رسول ﷺ کا اسوہ حسنہ۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نفع و نقصان کی حقیقت اس طرح بیان فرماتے ہیں:

فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز وماالحيوة الدنيا الا متاع الغرور۔ ''جو کوئی دوزخ کی آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا پس یقیناً وہی (اصل) کامیاب ہے اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے علاوہ کچھ بھی نہیں''۔

پس یہ طے ہے کہ مومنین کے لیے ''نفع'' اور ''فائدہ'' درحقیقت آخرت کی فلاح ہی ہے۔ جبکہ کفار کے نزدیک دنیا کی زندگی اور اس کا ساز و سامان اور چکا چوند ''فائدے'' یا ''کامیابی'' کا معیار ہے اور اس ساز و سامان اور دنیوی زندگی کے نقصانات ان کے لیے ''خسارے'' کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ وہ اس حقیقت کو بھلا بیٹھے ہیں کہ اصل خسارہ تو ایمان سے محرومی اور کفر کی حالت میں موت ہے جس کا نتیجہ عذاب جہنم کی ہمیشگی اور اللہ رب العزت کے غضب کی صورت میں نکلے گا۔

اہل ایمان اور کفار، دونوں کی ''نفع'' اور ''نقصان'' کی تعریفیں متعین کرنے کے بعد اب آیئے زیر بحث سوال کی جانب کہ آیا 9/11 کے حملوں کے نتیجے میں مسلمانوں کو فائدہ ہوا یا نقصان یا یوں کہ ان حملوں کا فائدہ اسلام کو ہوا یا کفر کو؟ اہل ایمان اور مجاہدین بالخصوص ان مبارک حملوں کو سرانجام دینے والے اور ان کی منصوبہ بندی سے لے کر تکمیل تک کے مراحل میں شریک مجاہدین کا اس سوال کے جواب میں نہایت دوٹوک واضح اور غیر مبہم موقف یہ ہے کہ یہ حملے اہل ایمان اور مجاہدین کے لیے نہایت مبارک، ایمان میں اضافے کا سبب اور دینی، عسکری، سیاسی و دیگر کئی حوالوں سے بہت فائدہ مند جبکہ کفار، بالخصوص امریکی صلیبی و صیہونی کفار کے لیے ناصرف معاشی، سماجی، سیاسی، نفسیاتی و عسکری حوالے سے سخت نقصان دہ ثابت ہوئے بلکہ انسانوں پر مسلط عالمی کفری نظام پر ایک کاری ضرب لگاتے ہوئے حق و باطل کی ایک ایسی فیصلہ کن جنگ کا پیش خیمہ بنے، جس کا نتیجہ اللہ کی نصرت سے اہل ایمان کے حق میں آیا ہی چاہتا ہے۔ ان شاء اللہ۔

ہم نے مجاہدین کے اسی موقف کے حق میں اعداد و شمار کے علاوہ دیگر دلائل جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے اور ان کو متلاشیان حق کی راہ نمائی کا وسیلہ بنائے (آمین)۔

۞ سب سے پہلے ہم ان حملوں کے نتیجے میں امریکہ کو پہنچنے والے مالی و اقتصادی نقصانات کا جائزہ لیں گے۔

☆ امریکی ریاست نیو یارک کے مقرر کردہ مشیر برائے معاشیات و بحران رینڈل بیل (Randal Bell) کا اپنی کتاب "Strateg 360" میں کہنا ہے: ''نیو یارک سٹی میئر آفس کی جانب سے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے نقصانات کا تخمینہ دل دہلا دینے والا ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی سائٹ کی صفائی اور بحالی کا خرچ 9 ارب ڈالر، تباہ حال انفراسٹرکچر کی بحالی اور مرمت 9 ارب ڈالر، ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی نسبتاً چھوٹی عمارت کی تعمیر نو 6.7 ارب ڈالر، دیگر متاثرہ عمارتوں کی مرمت اور بحالی 5.3 ارب ڈالر، تباہ حال عمارات کے کرایے کی مد میں نقصانات 1.75 ارب ڈالر۔'' گویا صرف نیو یارک میں مین ہیٹن کے علاقے میں فقط گیارہ ستمبر 2001ء کے دن ہونے والی تباہی کے نتیجے میں 30 ارب ڈالر سے زیادہ کے نقصانات ہوئے جبکہ چار جہازوں کی قیمت، واشنگٹن میں پینٹا گون کی عمارت کو پہنچنے والا نقصان اس کے علاوہ تھا۔ معاشی نقصانات کی اصل داستان تو آنے والے دنوں میں مرتب ہوئی۔

> ان مبارک حملوں نے صلیبی صیہونی قلب پر جو اصل گھاؤ لگایا وہ اس دجالی تہذیب کے ''شخصی آزادی، انسانی مساوات، بنیادی انسانی حقوق، آزادی اظہار رائے اور جمہوریت'' جیسے خوشنما ناموں والے بتوں کو منہ کے بل گرانا تھا۔

☆ گیارہ ستمبر کو طلوع ہونے والی صبح اس قدر مبارک تھی کہ اس روز اور آنے والے ۶ دنوں تک شیطانی سرمایہ دارانہ نظام کی محور نیو یارک سٹاک ایکسچینج کے علاوہ دیگر عالمی سٹاک مارکیٹیں کھل ہی نہ سکیں اور جب 17 ستمبر کو یہ مارکیٹیں کھلیں تو اور ایک ہفتے کے اندر اندر ''ڈاؤ جونز انڈیکس'' (Dow Jones Index) 1369.7 پوائنٹ یعنی 14.3 فیصد کی کمی کے ساتھ امریکی معیشت کو 1400 ارب ڈالر کا چونا لگا گیا۔

☆ امریکی قوم کے لیے ان حملوں کا صدمہ اتنا شدید تھا کہ پورے ایک ہفتے تک پورے امریکہ میں کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا، امریکی فضائی حدود کے اندر کسی جہاز کو پرواز کرنے کی اجازت نہیں دی گئی، تمام تجارتی و معاشی مراکز بند اور کاروبار ٹھپ ہو گیا جس کے نتیجے میں امریکی معیشت کو یومیہ 20 ارب ڈالر کے حساب سے کم از کم 120 ارب ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا۔

☆ نیو یارک میں اہم ترین کاروباری مراکز کی تباہی، خوفزدہ امریکیوں کے ہوائی سفر ترک کر دینے کے نتیجے میں ایئر لائن کی صنعت کی تباہی، سیاحت، ہوٹلنگ اور دیگر کئی صنعتوں کے بحران کے نتیجے میں بے روزگاری کا ایک طوفان آیا، جس کے نتیجے میں کم از کم 430,000

امریکی اپنی نوکریوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور صرف 3 ماہ میں انہیں 2.8 ارب ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا۔

☆ان حملوں میں مرنے والوں، زخمی ہونے والوں اور متاثرہ کاروباری اداروں کو انشورنس کلیم کی ادائیگی میں انشورنس کمپنیوں کے 38 ارب ڈالر سے زائد خرچ ہوئے۔ جبکہ ''دہشت گردی کی وجہ سے ہونے والے نقصانات'' کی انشورنس بند کردی گئی اور انشورنس پریمیئم بہت زیادہ بڑھ گئے۔

اوپر بیان کیے گئے اعداد و شمار گیارہ ستمبر 2001ء کے ان حملوں کے نتیجے میں ہونے والے فوری نقصانات یا Medium Term اثرات کے بارے میں ہیں۔ ان اعداد و شمار کی بنیاد پر ہم کہ سکتے ہیں کہ گیارہ ستمبر 2001ء کے حملوں کے نتیجے میں امریکہ کو براہ راست ہونے والے معاشی نقصان کا تخمینہ کم و بیش 2000 ارب ڈالر لگایا جاسکتا ہے۔ واضح رہے یہ رقم پاکستان جیسے ملک کے تقریباً ۸۰ سال کے بجٹ کے برابر ہے۔

جہاں تک ان حملوں اور ان کے بعد شروع ہونے والی ''صلیبی جنگ'' کے طویل المدتی (Long term economic effect) کا تعلق ہے تو ان کا بیان ایک الگ مفصل مضمون کا متقاضی ہے۔ لیکن اجمالاً چند اشاریے (indicators) پیش خدمت ہیں۔

-امریکہ کی مجموعی قومی پیداوار (GDP) کی شرح نمو 2000ء میں 4 فیصد سے کم ہو کر 2001ء میں 1 فیصد رہی اور 2002ء میں 2 فیصد رہی۔

-2003ء میں امریکہ کی قومی آمدنی میں ہونے والی کمی کا مجموعی تخمینہ تقریباً 500 ارب ڈالر لگایا گیا۔

-امریکی بجٹ نے خسارے کے تمام تاریخی ریکارڈ توڑ دیے۔ 2002، 2003، 2004 اور 2008 میں بالترتیب 157 ارب ڈالر، 377 ارب ڈالر، 255 ارب ڈالر کے تاریخ ساز خساروں کے بعد موجودہ سال کے پہلے 10 مہینوں کے اختتام پر ''امریکہ بہادر'' کا بجٹ خسارہ 1270 ارب ڈالر سے تجاوز کر چکا ہے۔

-امریکہ کا قومی قرض (National Debt) جو کہ 2001ء میں صرف 5769 ارب ڈالر تھا' موجودہ مالی سال (2009-2010) کے اختتام پر 12867 ارب ڈالر سے بڑھ جائے گا۔

-مذکورہ اعداد و شمار محض چند اشاریے ہیں۔ ورنہ امریکہ اس وقت درحقیقت عالمی سرمایہ دارانہ نظام کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہے اور اسے اس بدبودار نظام کی گلی سڑی لاش کی تدفین کے لیے کوئی جگہ میسر نہیں۔ گزشتہ سال کے وسط میں جس مالیاتی بحران کا آغاز ہوا تھا وہ بتدریج ایک عالمی کساد بازاری بلکہ ایک 'عالمی اقتصادی بحران' میں ڈھل چکا ہے۔ ''نوائے افغان جہاد'' کے اکتوبر ۲۰۰۸ء کے شمارے میں ''امریکی معیشت کی تباہی اور مجاہدین کا کردار'' کے عنوان سے ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ صیہونیوں کے وضع کردہ شیطانی اقتصادیات کے نظام کی گرتی دیوار کے لیے آخری زوردار دھکے کا کردار گیارہ ستمبر کے مبارک حملوں نے ادا کیا۔

صرف نیویارک میں مین ہیٹن کے علاقے میں فقط گیارہ ستمبر 2001ء کے دن ہونے والی تباہی کے نتیجے میں 30 ارب ڈالر سے زیادہ کے نقصانات ہوئے جبکہ چار جہازوں کی قیمت، واشنگٹن میں پینٹا گون کی عمارت کو پہنچنے والا نقصان اس کے علاوہ تھا۔ معاشی نقصانات کی اصل داستان تو آنے والے دنوں میں مرتب ہوئی۔

☆ان مبارک حملوں نے صلیبی صیہونی قلب پر جو اصل گھاؤ لگایا وہ اس دجالی تہذیب کے ''شخصی آزادی، انسانی مساوات، بنیادی انسانی حقوق، آزادئ اظہار رائے اور جمہوریت'' جیسے خوشنما ناموں والے بتوں کو منہ کے بل گرانا تھا۔ ان حملوں کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال نے مغربی حکومتوں کو مجبور کردیا کہ وہ پیٹریاٹ ایکٹ اور اس جیسے دوسرے قوانین و احکامات کی تنفیذ، ذرائع ابلاغ پر پابندیوں، عوام کی ذاتی زندگیوں اور ذاتی معلومات میں بے جا دخل اندازی، اور مسلمانوں کے ساتھ اپنے شدید تعصب کا اظہار کریں اور اس طرح مکروفریب پر مبنی اپنے ان جھوٹے اور کھوکھلے اصولوں کا گلا اپنے ہاتھوں ہی گھونٹ دیں۔ اہل ایمان میں سے دانشور حضرات کو چاہیے کہ وہ ان حملوں کے نتیجے میں واضح ہونے والے مغربی تہذیب کے کھوکھلے پن اور ناپائیداری کو عامۃ المسلمین کے سامنے بیان کریں تاکہ کم علم اور سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں سے اس کفری تمدن کا تاثر زائل ہوسکے۔

☆ان مبارک حملوں کا ایک اور بہت بڑا اثر یہ ہوا کہ مغرب بالخصوص امریکہ کی مادی برتری اور ٹیکنالوجی کا جو بت دنیا بھر میں پوجا جاتا تھا وہ پاش پاش ہوگیا۔ خود اہل مغرب اپنی ٹیکنالوجی اور مادی ترقی کی مجاہدین کے حملوں کو روکنے میں ناکامی اور ان کے نتیجے میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارتوں (جو کہ مغرب کے فن تعمیر اور ٹیکنالوجی کا شاہکار تھیں) کے یوں زمین بوس ہونے پر حیرت زدہ رہ گئے۔ ان کی یہ حیرت اس قدر شدید تھی کہ ان میں سے کئی ایک نے نام نہاد ٹیکنالوجی کی ساکھ کو بچانے کی ناکام کوشش شروع کردی۔ لیکن ان حملوں کے آٹھ سال بعد آج مغرب کی ٹیکنالوجی اور معاشی نظام کا ضعف ضرب المثل بن چکا ہے۔

☆ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹاگان پر ہونے والے حملوں نے نا صرف امریکی بلکہ دیگر تمام مغربی اقوام کے ذہنوں پر خوف اور دہشت کے ایسے انمٹ نقوش ثبت کیے جو آج تک قائم ہیں اور ان شاءاللہ آئندہ بھی قائم رہیں گے۔ اسی خوف کا اثر تھا کہ 9/11 کے بعد کئی ماہ تک امریکی قوم ایسے کسی اور حملے کے خوف سے تھر تھر کانپتی رہی بالخصوص 'انتھراکس' یا اس جیسے کسی اور حیاتیاتی یا کیمیائی حملے نے تو امریکی عوام اور حکام کی نیندیں حرام کیے رکھیں۔ ''ہوم لینڈ سیکیورٹی'' کے سالانہ بجٹ میں کئی گنا اضافے جیسے کئی پاپڑ بیلنے کے باوجود مغربی حکومتیں اپنے عوام کے مجاہدین کے حملوں کے ان دیکھے خوف سے آزاد کرانے میں کامیاب نہیں ہوسکیں۔

☆اللہ اور اس کی وحی سے انکار، اخلاقی گراوٹ کی انتہا، اور بداعمالیوں پر مشتمل طرز زندگی کی بدولت مغربی اقوام پہلے ہی بحیثیت مجموعی گوناگوں نفسیاتی مسائل کا شکار تھیں لیکن ان حملوں اور ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والے خوف نے ان کے نفسیاتی مسائل میں بیش بہا اضافہ کر دیا۔ ایک رپورٹ کے مطابق ان حملوں کے اگلے چھ ماہ کے اندر نیویارک کے 30% شہریوں میں post-traumatic stress disorder کی علامات بے خوابی، ڈراؤنے خوابوں، ڈیپریشن وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ جبکہ PTSD ایک ایسا عارضہ ہے جس کا شکار فرد بالعموم اپنے مرض سے بے خبر ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان ہولناک حملوں کے

نفسیاتی اثرات اس سے کہیں زیادہ گہرے ہیں۔ستمبر 2002 تا جولائی 2003 میں نیشنل سائنس فاونڈیشن کے زیر اہتمام ایک امریکی ماہر نفسیات پروفیسر سوزان تھامپسن (Suzanne Thompson) نے 501 ایسے امریکیوں کے انٹرویو کئے جو ان حملوں سے براہ راست متاثر نہیں ہوئے تھے لیکن ان میں سے 65 فیصد نے ان حملوں کے نتیجے میں ذہنی تناؤ میں اضافے کی شکایت کی، جبکہ 55 فیصد نے ہوائی سفر سے خوف کا اظہار کیا۔

اب آیئے تصویر کے دوسرے رخ کی جانب کہ اسلام اور مسلمانوں پر ان حملوں اور ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورتحال نے کیا اثرات مرتب کیے۔اس سوال کا جواب تو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ یہاں ہم اس کے حق چند دلائل پیش کریں گے۔

٭مسلمانوں کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ''جہاد فی سبیل اللہ'' کی دین میں اہمیت، جہاد کا اصل مقصد یعنی ''اعلائے کلمۃ اللہ''، اور جہاد کے نتیجے میں ''خلافت علیٰ منہاج النبوت'' کے قیام کے موضوعات نا صرف امت کے علمی مباحث کا عنوان بن گئے بلکہ عملی طور پر رضائے الٰہی کے حصول کے لئے کوشاں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں پر بھی جدوجہد کا نبوی منہج واضح ہو گیا۔مجاہدین نے امت پر واضح کر دیا کہ کفار کے مادی، معاشی، سیاسی اور عسکری غلبے سے نجات اور اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کا نفاذ صرف اور صرف 'جہاد فی سبیل اللہ' سے ممکن ہے کیونکہ یہی رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے اور آپ ﷺ کے طریقے کے علاوہ کوئی اور طریقہ چاہے اس کا عنوان 'پرامن جمہوری جدوجہد' ہو، یا بغیر جہاد کے 'دعوت وتبلیغ'، کوئی فائدہ نہ دے گا۔ نیز مجاہدین نے یہ بھی واضح کر دیا کہ 'جہاد فی سبیل اللہ' صرف وہی ہے جو خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے اور اللہ کے دین کے غلبے کے لئے کیا جائے۔ وطنی عصبیت کی بنیاد پر، یا طاغوت کے حواریوں کے زیر سایہ کیا جانے والا قتال اسلام اور مسلمانوں کے کسی مفاد میں نہیں۔

امریکہ اس وقت درحقیقت عالمی سرمایہ دارانہ نظام کا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہے اور اسے اس بدبودار نظام کی گلی سڑی لاش کی تدفین کے لیے کوئی جگہ میسر نہیں۔

٭مسلمانوں کو دوسرا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ عقیدہ توحید کے چند انتہائی اہم موضوعات جو کہ طویل غلامی اور دین کی دوری کے سبب ذہن اور نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے ایک مرتبہ پھر کتابوں، تذکروں اور ذہنوں میں تازہ ہو گئے۔ان میں سے سب سے اہم ''عقیدہ الولاء والبراء'' یعنی دوستی اور دشمنی کا عقیدہ، اور ''عقیدہ توحید حاکمیت'' ہیں۔ اللہ کے فضل سے یہ موضوعات آج نہ صرف مجاہدین کی صفوں اور درسگاہوں میں تازہ ہیں بلکہ علماء کی مجلسوں اور مباحثوں کا بھی حصہ ہیں۔

٭مسلمانوں کو ایک اور فائدہ یہ ہوا کہ ان کے دلوں میں کفر، اس کی عسکری طاقت اور مادی، سیاسی، اور معاشی غلبے کا جو رعب پچھلی چند صدیوں کی غلامی کی وجہ سے جگہ بنا گیا تھا، وہ چھوٹ گیا اور مخلص مسلمانوں کے دلوں میں ایک مرتبہ پھر امید کے دیے روشن ہوئے کہ اللہ کی نصرت، اس پر توکل اور جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے طاغوتی طاقتوں کے غلبے سے چھٹکارا ممکن ہے۔ جو لوگ کفار کی عددی برتری، ان کے اسلحہ و ٹیکنالوجی اور ان کی نام نہاد مادی و اقتصادی ترقی کی دلیلیں دے کر مسلمانوں میں مایوسی پھیلاتے اور جہاد کا انکار کرتے تھے، اللہ نے ان کی دلیلیں ان کے منہ پر دے ماریں۔

٭مجاہدین کے لیے امریکہ اور یورپ کے دیگر حربی ممالک میں جا کر بڑے پیمانے پر کارروائیاں کرنا اور صلیبیوں کو جہنم واصل کرنا ممکن نہیں تھا۔اس عظیم معرکہ سے مجاہدین اپنے دشمن کو اپنی مرضی کے میدان میں لے آئے یہ میدان دشمنان دین کے لیے قتل گاہیں بن چکے ہیں۔

٭بعض اہم شرعی احکام مثلاً 'دارالکفر' سے کیا مراد ہے، دارالحرب کی کیا تعریف ہے، اور مسلمانوں کے ان میں سکونت اختیار کرنے کا کیا حکم ہے، نیز کفار پر عام تباہی مسلط کرنے کی شرعی حیثیت، وغیرہ۔۔۔دوبارہ منظر عام پر آئے۔

٭مغربی ممالک میں صلیبی کفار کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض اور تعصب کھل کر سامنے آ گیا، اور اس کے نتیجے میں جہاں ان ممالک کے مقامی مسلمانوں کو کچھ تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں وہیں چند ڈالروں کی خاطر مسلمان ممالک سے نقل مکانی کر کے 'دارالکفر' کی زندگی پر راضی ہو رہنے والے مسلمانوں کو اپنی حیثیت کا بھی اندازہ ہو گیا۔اور ان میں سے بہت سے سمجھدار لوگ اپنے ملکوں کو واپس لوٹ گئے اور ہم ان کے بارے میں خوش گمان ہیں کہ وہ اپنی جمع پونجی کے ساتھ ساتھ اپنا ایمان بھی بچا لے گئے۔(نحسبهم كذلك والله حسيب)

٭مسلمانوں کے اہل ثروت میں سے ایک طبقہ مغربی ممالک کی سیر وسیاحت پر اپنے وسائل کا ایک بڑا حصہ ضائع کرنے کا عادی تھا۔اس کی ایک مثال یہ ہے کہ 1999ء میں صرف سعودی عرب کے باشندوں نے مغربی ممالک کی سیاحت پر 1120 ملین ریال خرچ کئے۔9/11 کے بعد مغربی ممالک میں مسلمانوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے ناروا سلوک کی بدولت اس رجحان میں نمایاں کمی آئی۔ اور جو مسلمان ان ممالک میں جا کر اپنا وقت، پیسہ اور ایمان برباد کرتے تھے، امید ہے کہ اس سے باز آ جائیں گے۔

٭امت کے علمائے حق نے بلا خوف واکراہ بڑی جرأت کے ساتھ مختلف موضوعات پر فتاویٰ دیے، یہاں تک کہ مغرب میں مقیم بعض علماء نے بھی یہ جراءت مندانہ قدم اٹھایا۔ دوسری طرف عوام الناس نے بھی ان فتاویٰ کو بڑی اہمیت دی اور یہ رجحان پیدا ہوا کہ مسائل اہل علم سے دریافت کیے جائیں۔(بقیہ صفحہ نمبر:٦٣)

٭امت کے بہت سے فراموش کردہ مسائل اہمیت اختیار کر گئے جن میں سرفہرست 'سرزمین اقصیٰ' یعنی مقبوضہ بیت المقدس کا مسئلہ ہے۔امریکہ اور اس کے حواری بھی مجبور ہو گئے ہیں کہ اس مسئلے کے سلسلے میں مسلمانوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔

☆☆☆☆☆

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شہداء کا تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''شہید کے خون سے زمین ابھی خشک نہیں ہوتی کہ اس کی دو بیویاں حورعین میں سے اس کی طرف لپکتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک قیمتی لباس ہوتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے''۔(مسند احمد)

انٹرویو شیخ مصطفیٰ ابوالیزید حفظہ اللہ

مسئول القاعدہ فی بلاد خراسان

الجزیرہ ٹی وی کے نمایندے نے شیخ مصطفیٰ ابوالیزید سے یہ انٹرویو لیا انٹرویو اردو ترجمہ پیش خدمت ہے

سوال: میرا پہلا سوال یہ ہے کہ آپ افغانستان کی صورتحال کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ اور افغانستان کے جہاد میں القاعدہ کا کس قدر حصہ ہے؟

جواب: اللہ کے فضل و کرم سے تمام بلادِ اسلامیہ سے آئے ہوئے مجاہدین امارتِ اسلامیہ میں لڑ رہے ہیں جس کا مجاہدین کے جذبات پر بہت اثر ہوا ہے۔ اور وہ جانتے ہیں کہ یہ جہاد مسلم امہ کی لڑائی ہے۔ جیسے آپ جانتے ہیں کہ القاعدہ تمام مسلم ممالک کے مجاہد بھائیوں پر مشتمل ہے۔ حتیٰ کہ ہمارے بہت سے مجاہد بھائی دارالکفر سے بھی آجاتے ہیں۔ نوجوان جوق در جوق اللہ کی مدد سے میدانِ جنگ کی طرف چلے آرہے ہیں، الحمدللہ! جب کہ دشمن اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود انہیں روک نہیں سکا۔ اللہ نے اُن کی کوششیں نامراد کردیں۔ اس طرح ہم اُن کے ساتھ عسکری مہمات میں شریک ہیں۔ جہاں تک عسکری تربیت کا تعلق ہے تو مختلف مقامات پر ہمارے تربیتی کیمپ ہیں جہاں نہ صرف امارتِ اسلامیہ افغانستان بلکہ دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے مجاہدین کی تربیت کی جاتی ہے۔

الحمدللہ! ہم اُن کو مختلف ہتھیاروں کے استعمال اور جنگی حربے سکھاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اُنھیں ایمان، یقین اور نظریات کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔ اللہ کی مدد سے بہت سے مجاہدین اپنی تربیت مکمل کرچکے ہیں اور وہ اپنے ساتھ ایمان، اسلام اور جہاد کا پیغام لیے ہوئے ہیں، جسے دشمن القاعدہ کا نظریہ کہتے ہیں، جو حقیقتاً اسلامی عقائد ہیں اور مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہیں۔

اللہ کی مدد سے بہت سے مسلمان مجاہدین نے اپنی تربیت مکمل کرلی ہے اور اسلامی عقائد اور مضبوط ایمان کے ساتھ میدانِ عمل میں نکل چکے ہیں۔ یہی وہ چیز ہے جن سے امریکہ نفرت کرتا ہے اور ہمیں ایسی چیزیں جس سے امریکہ نفرت کرتا ہے، دینے میں خوشی ہوتی ہے۔

اسلام کے حقیقی عقائد و نظریات اللہ کی مدد سے پھیل رہے ہیں، اور ملّتِ اسلامیہ کے نوجوان ان نظریات کو اپنا رہے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، اسلامی نظریات صرف القاعدہ کے نظریات نہیں۔

اسی طرح ہم ذرائع ابلاغ کے میدان میں بھی ان کا ساتھ دے رہے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ادارہ السحاب نے بیانات، فلم اور آڈیو اور ویڈیو پیغامات کے ابلاغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہم امارتِ اسلامیہ افغانستان، کی قیادت کے ساتھ مشاورت میں بھی شریک ہوتے ہیں۔ ہر نئے حملے اور مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں مسلسل ان سے مشاورت کرتے ہیں۔ الحمدللہ! ہمارے امارتِ اسلامیہ افغانستان کے ساتھ تعلقات وسیع پیمانے پر ہیں اور ان شاءاللہ بہت جلد آپ اس کے شاندار نتائج دیکھیں گے۔

سوال: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ طالبان میں اعتدال پسند اور شدت پسند دو دھڑے ہیں؟ اعتدال پسند لوگ امریکہ کے ساتھ مذاکرات کرنا چاہتے ہیں تاکہ شدت پسندوں کو شکست دی جاسکے؟ کیا القاعدہ کی نظر میں ایسی دھڑے بندی کوئی وجود رکھتی ہے؟ امریکہ کے اس دعوے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: یہ ایک باطل مفروضہ ہے جو امریکی حکام اور ان کے پیروکاروں کے دماغوں میں ہے۔ مجاہدین بہت پہلے سے جانتے ہیں کہ اعتدال پسند اور شدت پسندوں کی کوئی تقسیم نہیں، وہ سب طالبِ علم، بھائی اور مجاہدین ہیں۔ ان کی صفوں کے درمیان ایسی کوئی تقسیم نہیں۔ ہمیں وہ بتائیں کہ اعتدال پسند اور شدت پسند کی تقسیم کیسے کرتے ہیں؟ کیا وہ اعتدال پسند انھیں کہتے ہیں جو امریکہ کے قبضے کو تسلیم کرتے ہیں اور حامد کرزئی کو، جو ان کا ایجنٹ ہے! کیا یہی ان کا مطلب ہے؟ افغانیوں میں سے کون اس کو تسلیم کرتا ہے؟ جیسے میں نے کہا کہ یہ محض تصورات اور جھوٹ ہے۔ امیر المومنین مُلّا محمد عمر حفظہ اللہ اور مُلّا برادر نے بھی اس کو جھٹلا دیا ہے، اور واضح کردیا ہے کہ ان کے سوا کسی کو اجازت نہیں کہ کسی مذاکرات کے بارے میں کچھ کہے اور جو کچھ کہا جارہا ہے وہ صرف جھوٹے تصورات ہیں اور ان میں کوئی سچائی نہیں۔

ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کون سے مذاکرات؟ جب کہ وہ افغانستان میں رہنا اور کٹھ پتلی حکومت بنانا چاہتے ہیں۔ اس کے برعکس طالبان اور ہم یعنی مجاہدین، امریکہ کا انخلا چاہتے ہیں اور اسلامی حکومت جو قرآن اور شریعتِ محمدیؐ کے مطابق ہو بنانا چاہتے ہیں تو پھر مذاکرات کیسے؟ اور ہم اللہ کے حکم کو جانتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے:

''یہودی اور عیسائی تم سے کبھی خوش نہیں ہوں گے، جب تک تم اُن کے دین میں شامل نہ ہوجاؤ۔'' (البقرہ۔۱۲۰)

''وہ تم سے کبھی لڑنا نہیں چھوڑیں گے، یہاں تک کہ تمھیں تمھارے دین سے منحرف نہ کردیں، اگر وہ کرسکیں۔'' (البقرہ۔۲۱۷)

لہٰذا مذاکرات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سوال: ہم دوبارہ افغان جہاد میں آپ لوگوں یعنی القاعدہ کے مجاہدین کی شمولیت کی بات کرتے ہیں۔ کیا آپ بتائیں گے کہ القاعدہ نے پچھلے سالوں میں جہادِ افغانستان میں کون سی بڑی کارروائیاں کی ہیں؟

جواب: خوست کا آپریشن جو پچھلے سال میڈیا میں بھی دکھایا گیا، الحمدللہ! وہ طالبان اور القاعدہ کی مشترکہ کارروائی تھی۔ اور بنیادی بات یہ ہے کہ افغانستان میں ہماری ساری کارروائیاں امارتِ اسلامیہ کے ساتھ مشاورت اور ان کی قیادت کے ماتحت ہوتی ہیں۔ ہم ان میں شامل ہوتے ہیں اور مشورے دیتے ہیں۔

سوال: کیا آپ ہمیں افغانستان میں القاعدہ کے مجاہدین کی اندازاً تعداد بتا سکتے ہیں؟

جواب: میں آپ کو صحیح طور پر نہیں بتا سکتا کیوں کہ کچھ نے تو القاعدہ میں باقاعدہ شمولیت اختیار کی ہے اور بیعت کی ہے، جب کہ کچھ صرف القاعدہ کے تحت جہاد کررہے ہیں۔ لیکن وہ باقاعدہ تنظیم

کا حصہ نہیں۔ ان دو کے علاوہ اور بہت سے مجاہدین کے مجموعے ہیں جو جہاد کر رہے ہیں۔ ان کا تعلق پاکستان، ترکی اور دیگر کئی ممالک سے ہے جو ہمارے ساتھ جماعت کے طور پر شامل ہوتے ہیں۔

سوال: کیا آپ کا حزبِ اسلامی، حکمت یار یا کسی دوسرے ایسے گروپ کے ساتھ کوئی تعلق ہے جو امارتِ اسلامیہ کے جھنڈے تلے نہیں ہیں؟

جواب: ہمارے حزبِ اسلامی سے رابطے ہیں، ہم نے ان کے ساتھ مشاورت کی ہے اور اُن کو مشورہ دیا ہے کہ ہم سب کو امارتِ اسلامیہ کے جھنڈے تلے متحد ہو کر ایک محاذ پر لڑنا چاہیے۔ ہم نے انھیں بتایا ہے کہ ہم طالبان رہنماؤں کے ساتھ ہیں اور اُنھیں بھی چاہیے کہ وہ اُن سے اتحاد کر لیں، لیکن اُن کی کچھ شرائط ہیں جن کے بعد وہ طالبان سے اتحاد کر لیں گے۔ تاہم! ہمارا ان سے بہت اچھا تعلق ہے۔

سوال: سوات اور وزیرستان کی موجودہ صورتِ حال کے حوالے سے وزیرستان کے طالبان کہہ رہے ہیں کہ وہ پاکستانی فوج کے خلاف کارروائی شروع کریں گے۔ پہلے تو یہ بتائیں کہ آپ کے پاکستانی طالبان سے تعلقات کیسے ہیں؟ اور دوسرا آپ ان آپریشنز کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ چاہے وہ پاکستان آرمی کا ہو یا پاکستانی طالبان کا؟ وہ سوات میں ہو یا کہیں اور؟

جواب: جہاں تک ہمارے پاکستانی طالبان بھائیوں کا ذکر ہے تو الحمدللہ وہ بہت اچھے اور مضبوط ہیں۔ جب ہم نے افغانستان چھوڑا تو انھوں نے اپنے گھروں کے دروازے ہمارے لیے کھول دیے، بالکل اسی طرح جس طرح ہجرتِ مدینہ میں انصار نے مہاجرین کے لیے کھولے تھے۔ اور انھوں نے اسلامی ہجرت کی تاریخ کو دہرایا ہے۔ انھوں نے ہمیں پناہ دی اور وحشی پاکستان آرمی کے حملوں کے مقابل ہمارا دفاع کیا اور نصرت کی، اور پاکستان آرمی نے ان پر حملے کیے کیوں کہ انھوں نے ہمیں پناہ دی اور ہماری حفاظت کی۔

انھوں نے ہماری حفاظت کی اور ہم ان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ الحمدللہ!

آخر کار کئی مدتوں کے بعد پاکستانی فوج کو پسپائی اختیار کرنا پڑی اور ان علاقوں میں انھوں نے اپنی حفاظت کے لیے معاہدے کیے۔ اسی دوران ہم اور پاکستانی طالبان بھائی بیٹھے، ہم نے بہت سارے معاملات پر تبادلہ خیال کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب وہ ہمارے خیالات سے متفق ہیں، چاہے وہ عقیدہ توحید ہو، جہاد ہو یا عقیدۃ الولاء و براء (دوستی و دشمنی کا عقیدہ) ہو، ہمارے خیالات ایک ہیں، جو کہ اسلام اور جہاد کے بہترین مفاد میں ہے۔ یہی پاکستانی طالبان کے خیالات ہیں۔ بلکہ یہ خیالات تمام قبائل کے ہیں۔ جب افغانستان کے بہت سارے علاقے فتح ہو گئے اور ہم دوبارہ افغانستان میں داخل ہو گئے تو ہمارا اولین مقصد امریکہ کے خلاف جہاد کرنا اور اُسے افغانستان سے نکال باہر کرنا تھا۔ ہم افغانستان چلے گئے لیکن ہمارے کچھ ساتھی یہیں رہے تو قبائل نے اُن کی نصرت اُسی طرح کی جیسے پہلے کی تھی۔ اللہ اُنھیں اس کی بہترین جزا دے۔

ہمارا اور طالبان مجاہدین کا بڑا مضبوط تعلق ہے۔ ہمارا مسلسل اُن سے تعلق ہے، وہ ہمارے پاس آتے ہیں، ہم ان کے پاس جاتے ہیں۔ ان تمام ملاقاتوں کا اثر یہ ہوا ہے کہ ہم نے انھیں متحد ہونے کو کہا اور اللہ کے فضل سے اب وہ متحد ہو چکے ہیں، اور شوریٰ اتحاد المجاہدین معرض وجود میں آچکی ہے جس کا پاکستانی فوج سے حفاظت اور مقابلے پر گہرا اثر ہوا ہے۔ جیسا کہ ان دنوں میں سُنا گیا ہے کہ پاکستان آرمی وزیرستان پر حملے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ ان شاء اللہ وہ ہاریں گے، نقصان اُٹھائیں گے اور مجاہدین کے ہاتھوں ذلیل ہوں گے پہلے سے زیادہ!!!

پہلے پاکستان آرمی ایک علاقے پر حملہ کرتی اور دوسرے علاقے میں معاہدہ کر لیتی، لیکن اب سب قبائل متحد ہیں اور وہ مجاہدین کے ساتھ ہیں۔ اگر لڑیں گے تو سب لڑیں گے اور امن ہو گا تو سب کے ساتھ معاہدہ ہو گا۔ ان شاء اللہ پاکستانی فوج کو شکست ہو گی۔

سوات میں بھی ہمارے مجاہد بھائی استقامت سے پاکستان آرمی کے خلاف کھڑے ہیں اور وہ سوات کی حفاظت کر رہے ہیں، اور مجھے امید ہے کہ پاکستان آرمی کو وہاں شکست ہو گی اور اسے پسپائی اختیار کرنی پڑے گی۔ آرمی کئی سالوں سے سوات میں مجاہدین کے خلاف لڑ رہی ہے، لیکن ہار گئی تھی۔ آخر کیوں وہ اتنی طاقت سے مجاہدین کے خلاف لڑ رہے ہیں؟ یہ صرف اس لیے ہے کہ امریکہ، زرداری کو، جو کہ ایک ڈاکو ہے، رشوت دے رہا ہے جس کی وجہ سے وہ یہ کر رہے ہیں۔ ان شاء اللہ ہمیں امید ہے کہ اُنھیں شکست ہو گی اور نقصان اُٹھا کر پسپائی اختیار کرنی پڑے گی۔ ان شاء اللہ یہی انجام ان کا سارے پاکستان میں ہو گا۔

سوال: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ لوگ پاکستان کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں اور اگر یہ ہوا تو اس کے ایٹمی ہتھیاروں پر امریکہ کا قبضہ ہو جائے گا، جیسے کہ اوباما نے کہا ہے کہ اس کے پاس ایٹمی ہتھیاروں پر قبضے کا ہنگامی منصوبہ موجود ہے۔ کیا آپ نہیں سمجھتے کہ سوات اور وزیرستان آپریشن کے پاکستان پر خطرناک نتائج مرتب ہوں گے؟

جواب: یہ پاکستان آرمی ہی ہے جس نے وزیرستان میں حملے شروع کیے اور پھر دوسرے قبائلی علاقوں جیسے سوات، باجوڑ، مہمند اور دوسرے علاقوں میں حملے شروع کر دیے۔ قبائل تو صرف اپنا دفاع کر رہے ہیں۔ یہ تو آرمی ہے جو اُنھیں لڑنے پر مجبور کر رہی ہے۔ یہ قبائل نہیں تھے جنھوں نے لڑائی شروع کی بلکہ ان کا مقصد تو افغانستان سے امریکی قابض فوج کو نکالنا تھا۔ لیکن جب پاکستان آرمی نے اُن پر حملہ کیا تو اُنھوں نے اس حملے کا جواباً ردِّ عمل دیکھا۔ ہمارا پہلا ہدف پاکستان آرمی اور گورنمنٹ نہ تھا لیکن مسلسل اُن کے ہمارے خلاف حملوں، اُن کے پاکستانی لوگوں اور مجاہدین کے خلاف جرائم، اُن کا مجاہدین کو گرفتار کرنا اور امریکہ کے حوالے کرنا، لال مسجد کا جرم، اسلامی قوانین کو ختم کرنا اور انگریزی قانون کو ایک اسلامی ملک پر مسلط کرنا، یہ سب جرائم اور ان جیسے اور بہت سارے جرائم نے ہمیں آرمی اور گورنمنٹ کے خلاف جنگ پر مجبور کیا اور جہاں تک ایٹمی ہتھیاروں کا تعلق ہے ان شاء اللہ وہ امریکی ہاتھوں میں نہیں جائیں گے بلکہ مسلمان انھیں حاصل کر لیں گے اور انھیں امریکہ کے خلاف استعمال کریں گے۔

سوال: یہ سمجھا جا رہا ہے کہ القاعدہ کے آپریشن میں بڑے پیمانے پر کمی آئی ہے جو کہ تنظیم کی کمزوری کو ظاہر کرتی ہے۔ پہلے تو یہ کہ آپ اس بات سے متفق ہیں؟ اور آپ متفق ہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جواب: جہاں تک کمزوری کا تعلق ہے تو الحمدللہ! ہر کوئی دیکھ سکتا ہے اور سُن سکتا ہے کہ القاعدہ کتنی

پھیلی اور منظّم ہوئی ہے۔اور ہم نے بہت سارے مسلم ممالک میں نئی شاخیں کھولی ہیں اللہ کی مدد سے! جہاں تک بڑے پیمانے پر آپریشن کی کمی کا تعلق ہے تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے ہم نے مختلف محاذ مختلف ممالک میں کھول رکھے تھے تا کہ دشمن کو نقصان پہنچانے کا وہ ہدف حاصل کیا جاسکے جو ہم ایک بڑے معرکے کی صورت میں افغانستان میں دشمن کو نقصان پہنچا کر حاصل کر رہے ہیں۔ ہر کوئی امریکہ کی عراق، افغانستان اور دیگر مختلف علاقوں میں تباہی کے بارے میں جانتا ہے۔اس لیے ہمارے بہت سے اہداف ان میدانِ جنگ سے حاصل ہو رہے ہیں اور ہم نے اپنی مختلف عملیات روکی نہیں بلکہ ہم اُن پر کام کر رہے ہیں اور وہ اپنے آخری مراحل میں ہیں، لیکن کچھ وجوہات کی بنا پر اُن پر پرعمل نہیں ہوسکا اور دشمن اس بات کو بخوبی جانتا ہے۔ہم القاعدہ کی تمام ذیلی جماعتوں کو کہتے رہتے ہیں کہ وہ اِن عملیات کو جاری رکھیں۔

سوال: القاعدہ کی آنے والے مراحل کے بارے میں کیا تدبیر ہوگی؟

جواب: القاعدہ کی وہی پرانی حکمتِ عملی ہے کہ سانپ یعنی امریکہ کے سر کو کچل ڈالو جو کہ مختلف محاذِ جنگ پر زیرِ تکمیل ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے مفاد میں نئے محاذ کھول کر اور عسکری کارروائیوں کا دائرہ کار بڑھاتے ہوئے ہم دشمن امریکہ کو فوجی اور معاشی طور پر کمزور کرتے ہوئے بیت المقدس کی طرف پیش قدمی کریں گے۔ان شاء اللہ

شیخ اُسامہ بن لادن (حفظہ اللہ) نے عملی نقاط وضع کیے ہیں، یہ نقاط نہ صرف القاعدہ بلکہ تمام مجاہدین کے لیے ہیں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہم ان پر عمل کرسکیں گے اور ہم ساری اسلامی اُمہ سے امید کرتے ہیں اور ان کو تیار کرتے ہیں کہ وہ مجاہد قیادت اور علماءِ حق کی پیروی کریں۔

سوال: عراق کے معاملے کی طرف چلتے ہیں۔جیسا کہ شیخ اُسامہ بن لادن حفظہ اللہ نے کہا ہے کہ فلسطین اور بیت المقدس پر لشکر کشی عراق سے ہوگی۔تو اس حقیقت کی کیا توجیح ہے کہ ایک امیر المومنین عراق میں اور ایک افغانستان میں؟ مزید عراق کی اسلامی حکومت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، جب کہ بہت سی جہادی تنظیموں کو ان سے اختلافات ہیں؟

جواب: الحمدُ للہ! جہاں تک عراق کا تعلق ہے، جہاد نے اپنے بہت سارے اہداف حاصل کر لیے ہیں۔ چھ سال بعد امریکہ نے عراق سے بھاگنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ جہاں تک دو امرا کا تعلق ہے کہ ایک عراق میں ہے اور ایک افغانستان میں تو دونوں اپنے لیے علاقے کے امیر ہیں۔شرعی طور پر مسلمانوں کا ایک امیر ہونا چاہیے جو کہ خلیفہ المسلمین ہو اور وہ ہی تمام مسلمانوں کا لیڈر ہوگا۔ لیکن علما نے اس مسئلے پر تحقیق کی ہے اور وہ اس بات پر متفق ہیں کہ اگر حالات ایسے ہوں کہ مسلمانوں کو ایک لیڈر کے تحت اکٹھا نہ کیا جاسکتا ہو تو ان غیر معمولی حالات میں ایک سے زیادہ رہنما بھی ہوسکتے ہیں جو مسلمانوں کی رہنمائی کریں۔لیکن یہ مسلمانوں پر لازمی ہے کہ وہ کوشش کریں کہ ایک ہی خلیفہ کے ماتحت متحد ہوں، یہ بہترین روش ہوگی۔

جہاں تک تعلق ہے مملکتِ اسلامیہ عراق کا تو ہم اُن کے ساتھ تھے اور رہیں گے۔ جہاں تک اُن کی بنیادوں اور اُصولوں کا تعلق ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اُسے قائم رہنا چاہیے اور نام کی بات ہے وہ بدل سکتا ہے اگر اُس سے اسلام کو کوئی بڑا نقصان نہ ہو۔اور نام کی زیادہ اہمیت نہیں ہے، ہمارے نزدیک وہ تبدیل ہوسکتا ہے۔اگر ہمارے عراقی بھائی چاہیں تو! اور یہ فیصلہ اُنھیں خود ہی کرنا ہوگا۔ جہاں تک تنقید اور اعتراضات کا تعلق ہے، جو مملکتِ اسلامیہ کے خلاف اُٹھائے جارہے ہیں تو مخالفین کی طرف سے ہیں، جو کہ سچ نہیں ہیں۔ جہاد کے دوران کچھ غلطیاں ہوسکتی ہیں جو کہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتیں۔ایسی غلطیاں حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں بھی صحابہ کرامؓ سے بھی ہوجاتی تھیں۔جیسے حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت اُسامہؓ بن زید سے غلطیاں تو ہوسکتیں ہیں لیکن وہ اُن کا نظریہ یا طریقہ کار نہیں تھا بلکہ نادانستہ ایسے عمل ہوجاتے ہیں۔اللہ کی رضا سے ہمیں یقین ہے کہ مملکتِ اسلامیہ عراق صحیح نظریہ اور طریقہ کار پر ہے۔

سوال: آپ کے پاس مجاہدین کے مختلف گروہوں کو متحد کرنے کی کوئی تجویز ہے بشمول مملکتِ اسلامیہ عراق اور دوسرے گروہوں کے؟ یا آپ چاہتے ہیں کہ تمام مجاہدین مملکتِ اسلامیہ کے ساتھ متحد ہوجائیں؟

جواب: جیسا کہ ہم، ہمارے علما اور ہمارے قائد شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کہہ چکے ہیں کہ یہ ایک اسلامی فریضہ ہے کہ تمام گروہ آپس میں متحد ہوجائیں۔جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ اسلامی مملکت کے قیام کے بعد بہت سے جہادی گروہ اُن سے مل گئے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ باقی کے سب بھی ان سے متفق اور متحد ہوجائیں۔تاہم اگر صرف نام ہی اس بات میں رکاوٹ ہے تو اُسے بدلا جاسکتا ہے تا کہ مجاہدین متحد ہوجائیں۔

سوال: اب ہم صومالیہ کی طرف چلتے ہیں اور حرکت الشباب الاسلام کے ساتھ آپ کے تعلقات کی نوعیت کیا ہے؟ کیا آپ انھیں صومالیہ میں القاعدہ کا حصہ سمجھتے ہیں؟

جواب: حرکت الشباب الاسلام ہمارے پیارے بھائی ہیں۔ ہم نہ صرف ایک دوسرے کے اتحادی ہیں بلکہ ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں۔ ہمارا نظریہ اور طریقہ کار بالکل ایک جیسا ہے۔اللہ کی رحمت سے ہمارا صومالیہ کے جہاد میں ایک کردار ہے۔ وہاں ہمارے بھائی ہیں، جنھوں نے جہاد میں حصہ لیا اور اُن میں سے کچھ وہیں رہ گئے تا کہ اُن کی مدد اور تربیت کی جاسکے۔ہم وہاں پندرہ سال تک رہے ہیں، اُن میں سے کچھ جیسے ابوطلحہ سوڈانی رحمہ اللہ، جو ایک سال پہلے شہید ہوئے، جب اسلامی عدالتوں کے خلاف تحریک چلی تو یہ اُن لوگوں میں سے تھے جو وہاں رُک گئے تھے اور اُنھوں نے وہاں بہت سارے صومالی نوجوانوں کی تربیت کی۔اب وہ ہمارے اتحادی، محافظ اور محبوب ساتھیوں میں سے ہیں۔ اگرچہ وہ القاعدہ کا حصہ نہیں لیکن وہ جماعت سے بڑھ کر ہیں۔لہٰذا ہم ان کی حمایت کرتے ہیں اور مدد کرتے ہیں جیسا کہ ہم اپنے سارے سچے مجاہدین، جو صومالیہ میں ہیں، اُن کی کرتے ہیں۔ہم اُن کے اتحادی ہیں، ہم اُن سے پیار کرتے ہیں اور اُن سے محبت رکھتے ہیں۔

سوال: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ القاعدہ صرف اپنے مجاہدین کی تعریف کرتی ہے اور باقی جہادی تنظیموں کے کام کو نہیں سراہتی! اور یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ القاعدہ کو جو بھی چھوڑ کر جاتا ہے اُسے قتل کردیتی ہے؟ جیسا کہ عراق میں سُنا گیا ہے! آپ اس بات کا دفاع کیسے کریں گے؟؟؟

جواب: یہ ایک واضح جھوٹ ہے جس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ جو لوگ ہمیں جانتے ہیں اور

ہمارے ذرائع ابلاغ کو دیکھتے ہیں اور ہمارے بیانات کو سُنتے ہیں وہ آرام سے انصاف کر سکتے ہیں کہ ہم سب مجاہدین کی تعریف کرتے ہیں الحمدللہ۔ چاہے وہ مجاہدین چیچنیا میں ہوں، صومالیہ میں ہوں، فلسطین میں ہوں یا لبنان میں ہوں، اس لیے یہ صرف ایک منہ سے نکلی ہوئی بات ہے اور کچھ نہیں۔ اگر یہ بات فلسطین کے مجاہدین کے بارے میں ہے تو ہم پہلے یہ کہہ چکے ہیں کہ ہم ہر سچے مجاہد کی مدد کرتے ہیں یہاں تک کہ حماس کے مجاہدین کی بھی! جہاں تک ہم کر سکے، ہم نے ان کی مدد اور حمایت کی۔ وہ ہمارے بھائی ہیں اور ہمارے اور اُن کے اہداف ایک ہی ہیں۔

دوسری بات کہ جو القاعدہ کو چھوڑتا ہے ہم اُسے قتل کر دیتے ہیں، بھی جھوٹ ہے۔ ہم اپنے آپ کو مجاہدین کے گروہوں میں سے ایک گروہ سمجھتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو خلافت کا گروہ نہیں سمجھتے کہ جو ہمیں چھوڑے گا وہ دائرہ اسلام سے نکل جائے گا۔ ہم مجاہدین ہیں، امتِ اسلامیہ کا ایک حصہ ہیں، جو ہمیں چھوڑتا ہے اسے اسلام سے خارج نہیں سمجھتے، نہ ہی اسے مارا جانا چاہیے۔ یہ ایک من گھڑت بات ہے اور جھوٹ ہے! اُن سے کہیں کہ کسی ایسے ایک واقعے کے شواہد لے کر آئیں۔

ہاں جو ہمیں کسی اسلامی وجہ کے بغیر چھوڑتا ہے تو وہ گناہ کرتا ہے جیسا کہ ہم نے اس سے عہد لیا ہے کہ کوئی شخص جو ہمارے ساتھ شامل ہوگا، بغیر کسی شرعی عذر کے ہمیں نہیں چھوڑے گا اور اگر ایسا کرے گا تو گناہ گار ہوگا اور اللہ اُس پر رحم کرے لیکن یہ ایسا گناہ نہیں کہ وہ اسلام سے خارج تسلیم کیا جائے یا اُسے مار دیا جائے۔

سوال: آپ نے بیان کیا ہے کہ آپ لبنان میں مجاہدین کی مدد اور حمایت کرتے ہیں۔ مجاہدین سے کیا مراد حزب اللہ ہے؟ اور اگر حزب اللہ ہے تو آپ کے حزب اللہ سے کس نوعیت کے تعلقات ہیں؟

جواب: ہم حزب اللہ کو ایک اسلامی گروہ یا تحریک نہیں سمجھتے وہ ایران کے مکمل طور پر اتحادی ہیں اور اُن سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ میرے کہنے کا مطلب اہل السنہ اور لبنانی الفتح السلام سے ہے اور اُن جیسی دوسری تحریکوں سے، جنھیں ہم اچھا سمجھتے ہیں۔

سوال: اس میں کیا سچائی ہے کہ القاعدہ کے کچھ لیڈر ایران میں ہیں اور ایران میں کچھ راستے ہیں جس سے ایران اور عراق کے القاعدہ کے لوگ جُڑے ہوئے ہیں؟ جیسا کہ کچھ عرصہ پہلے کہا گیا ہے کہ القاعدہ کے پاس شام اور عراق کے درمیان کچھ سمگلنگ کے راستے ہیں جس وجہ سے القاعدہ شام اور ایران کی حکومتوں کے خلاف خاموش ہے؟

جواب: یہ اُن جھوٹوں میں سے ایک ہے جو لوگ القاعدہ کے بارے میں کہتے ہیں۔ جہاں تک ایران کا تعلق ہے تو ایران ایک منافق ملک ہے جو اپنے آپ کو اسلامی ملک کہتا ہے اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کرتا ہے۔ یہی وہ ملک ہے جس نے اہلِ سنت کے خلاف جنگ شروع کی۔ اس کے بہت سے ثبوت ہیں، انھوں نے ہی بہت سارے دہشت گردوں کی مدد کی تا کہ عراق میں اہلِ سنت کے خلاف لڑا جا سکے اور انہوں نے عراق میں اہلِ سنت کے مسلمانوں کی خوف ناک قتل و غارت گری کی۔ ایران ہی وہ ملک ہے جس کی مدد سے امریکہ افغانستان اور عراق میں داخل ہوا اور وہ اس پر نازاں ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے افغانستان چھوڑنے والے مجاہدین کو گرفتار کیا، یہاں تک کہ اُن کے خاندان اور بچے بھی!!!

آج تک بہت سارے مجاہدین ایران کی قید میں ہیں، ان میں شیخ محمد استنبولی بھی ہیں اور ہمیں اطلاعات ملی ہیں کہ اُن کی بیوی قید خانے میں ضروری علاج نہ ہونے کی وجہ سے وفات پا گئی ہیں اور کچھ بچے بھی اسی وجہ سے شہید ہوئے ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ مجاہدین پر تشدد اور بدسلوکی کرتے ہیں۔ محمد استنبولی کو بھی ان منافقین نے تشدد کا نشانہ بنایا جبکہ ان کے بھائی خالد استنبولی کے نام پر تہران میں ایک چوک بنا رکھا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ اُن کی مشکلیں آسان کرے اور باحفاظت وہ مجاہدین کے پاس واپس آ جائیں تا کہ وہ مجاہدین کے لیے فائدہ مند ہوں اور اللہ کی رضا کے لیے لڑ سکیں۔ لہٰذا ہمارا ایران سے کوئی معاملہ، تعلق اور رشتہ نہیں بلکہ وہ ہمارے دشمن ہیں۔ ان کے خلاف کوئی سرگرمی نہ ہونا صحیح موقع کے انتظار کی وجہ سے ہے۔ جب اللہ کی رضا سے ایسا وقت آئے گا تو ہم ضرور کوئی کارروائی کریں گے۔

سوال: اب جزیرۃ العرب اور بالخصوص سعودی عرب کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ کیا القاعدہ وہاں ختم ہو رہی ہے یا بڑھ رہی ہے؟ اور سعودی عرب اور باقی جزیرۃ العرب میں آپ کی کیا حکمتِ عملی ہے؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ سعودی عرب کا مسلمانوں کے دلوں میں اہم مقام ہے۔ جب ہم نے جہاد کا اعلان کیا تو سعودی عرب میں ہمارے اہداف امریکہ اور وہ تیل کے ذخائر تھے جن پر امریکہ قابض ہے اور اُنھیں فلسطین، عراق، افغانستان اور دیگر ملکوں میں مجاہدین اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کر رہا ہے جیسا کہ شیخ اُسامہ بن لادن حفظہ اللہ نے مسلمانوں سے خطاب میں کہا تھا۔

معرکوں میں بے شک کمی آئی ہے، جس کی کئی وجوہات ہیں جو میں تمام نہیں بتا سکتا۔ لیکن کچھ عرصہ پہلے کوششیں ہوئی ہیں، جن کے نتیجے میں الحمدللہ ہمارے بھائی ابوبصیر ناصر الوحشی کی قیادت میں متحد ہو گئے ہیں۔

سوال: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ امریکہ اور القاعدہ کے مذاکرات ممکن ہیں؟ تا کہ جنگ ختم کی جا سکے؟

جواب: کیوں نہیں! اگر وہ ضروری شرائط تسلیم کر لیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ ہم تو امتِ مسلمہ کا حصہ ہیں جو آخری وحی کو ماننے والی قوم ہے، جو تمام انسانیت کے لیے ہے۔ یہ آخری کتاب حفاظت، مسرت، امن اور آرام کا پیغام لے کر آئی ہے جو تمام تمام انسانیت کے لیے ہے صرف مسلمانوں کے لیے نہیں۔

ہمارا دین تمام انسانیت کے لیے ہے اور تمام انسانیت پر نافذ ہونے کے لیے ہے۔ تمام انسان اللہ کے بندے ہیں، یہ زمین اللہ کی زمین ہے۔ لہٰذا یہ لازمی ہے کہ تمام لوگ اللہ کی حکمرانی میں ہوں اور اُن پر اللہ کا قانون چلے۔ لہٰذا اگر امریکہ ہماری تمام شرائط، تمام مسلم ممالک کو چھوڑنا، اُن کو آزادی سے حکومت کرنے دینا اور یہودیوں کی مدد بند کرتا ہے تو جنگ ختم ہو جائے گی۔ لیکن! یہ جنگ بندی اسلامی مملکت کے بننے تک ہوگی اور اسلامی حکومت بن جائے

گی تو ہم اُنھیں اسلام کی دعوت دیں گے،اگر اُنھوں نے اسلام قبول کر لیا تو ہمیشہ کے لیے جنگ بند! اور اگر انھوں نے تسلیم نہ کیا تو ہم انہیں موقع دیں گے یا تو وہ اسلامی حکومت میں آ جائیں اور جزیہ دیں یا پھر سے لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں۔

یہی القاعدہ کی حکمتِ عملی ہے امریکہ کے ساتھ امن کے لیے!!! تاہم ہمیں یقین ہے کہ وہ اس بات پر متفق نہیں ہوں گے۔اس لیے یہ امت مسلمہ پر فرض ہے کہ وہ طاقت کا راستہ اختیار کرے اور جہاد کے لیے تیار ہو! اللہ کی رضا کے لیے!

سوال: دوبارہ صومالیہ کی طرف چلتے ہیں، کیا آپ کے تعلقات قزاقوں کے ساتھ ہیں؟؟؟؟ اور آپ کا صومالیہ میں ہونے والی قزاقی کے بارے میں کیا خیال ہے؟

جواب: جہاں تک موجودہ قزاق سرگرمی کا تعلق ہے، ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ہاں ہمارا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ اگر یہ سرگرمیاں حربی کافروں کے خلاف ہوں اور جو دولت حاصل کی جاتی ہو وہ اللہ کی رضا پر خرچ ہوتی ہو اور دین کے غلبے کے لیے استعمال ہو رہی ہو تو یہ سرگرمیاں نہ صرف درست ہیں بلکہ ان کو ہوتے رہنا چاہیے۔

سوال: شیخ اسامہ بن لادن اور شیخ ایمن الظواہری کہاں ہیں؟ اور آپ ان سے رابطہ کرتے ہیں؟ اور مُلّا محمد عمر حفظہم اللہ سے رابطے کا کیا ذریعہ ہے؟

جواب: اللہ کی حفاظت میں ہیں، اللہ کے کرم سے دشمنوں سے محفوظ ہیں۔لیکن ظاہری بات ہے کہ ہم یہ نہیں بتا سکتے کہ وہ کہاں ہیں؟ لیکن ہم مسلسل ان سے رابطے میں ہیں اور وہ تمام واقعات اور جہادی سرگرمیوں سے آگاہ ہیں۔السحاب کے ساتھ ان کی بات چیت اس کی گواہ ہے اور ہم اُن سے مکمل رابطے میں ہیں، مُلّا محمد عمر اور امارتِ اسلامیہ کے دیگر رہنماؤں کے ساتھ بھی! وہ ہمیں پیغامات اور نصیحتیں بھجتے رہتے ہیں۔

آخر میں امتِ مسلمہ کو پکارتا ہوں کہ وہ افغانستان کو نہ بھولیں اور اُمتِ مسلمہ سے کہتا ہوں کہ وہ اخلاقی اور معاشی نصرت میں اپنے مجاہد بھائیوں کے لیے اضافہ کریں۔یہ ساری اُمت کا فرض ہے اور اُمت کے ہر فرد پر فرض ہے! لہٰذا امت کو چاہیے کہ وہ جہادِ افغانستان کے لیے نصرت کریں۔

سوال: جیسا کہ آپ نے کہا کہ جہاد کے لیے مدد! تو القاعدہ کو اپنی سرگرمیوں کے لیے مدد ملے گی؟ جب کہ اتنی ساری پابندیاں اور یورپ، عرب اور اسلامی ممالک میں اکاؤنٹ منجمد کر دیے گئے ہیں۔القاعدہ کو مدد کیسے ملے گی؟

جواب: ہمارا یقین ہے، جب کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''میرا رزق میرے نیزے کے سائے میں رکھا گیا ہے۔'' ہم جتنا جہاد کرتے جائیں گے اتنا رزق میں اضافہ ہوتا جائے گا، ایسی جگہوں سے جنھیں ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی مال ہم تک پہنچتا ہے اور اللہ کے دشمنوں کو نقصان پہنچانے کے لیے مزید نصرت چاہیے۔الحمدللہ! نصرت ہمیں کئی طریقوں سے ملتی ہے۔مسلمانوں کو القاعدہ سے محبت ہے اور اِن کے ساتھ مل کر لڑنے کو پسند کرتے ہیں، چاہے وہ مال سے ہو یا جان سے، لیکن ہمیں مزید کی اُمید ہے مسلم اُمّہ سے!!!!

☆☆☆☆☆

بقیہ: یوم الفرقان سے یومِ فرقان تک

تاریخ سے سبق لینے کی بجائے ابوجہل کے یہ جانشین اسی کی پالیسی پر عمل پیرا ہو گئے۔اور پھر احکم الحاکمین نے اس پاگل بھینسے کو اس طرح مارا کہ اس کا ایک سینگ افغانستان میں اور دوسرا عراق کے صحراؤں میں پھنسا ہوا ہے۔اور گذشتہ پانچ سالوں میں یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اگرچہ کفر اہلِ حق کے خلاف ایسی ایسی چالیں چلتا ہے کہ جس سے پہاڑ بھی ہل جائیں لیکن حتمی فیصلہ تو اسی رب العالمین کا اس زمین میں نافذ ہوتا ہے۔میدانِ بدر میں تین سو تیرہ اہل حق کو کفر کے عظیم لشکر پر فتح دینا والا رب اکیسویں صدی میں اس بات پر قادر ہے کہ چند نہتے اہلِ ایمان کے ہاتھوں پوری دنیائے کفر کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کر دے۔اور آج نہ صرف عراق و افغانستان کے محاذوں سے اللہ اعلیٰ، اللہ اجل کے نعرے بلند ہو رہے ہیں بلکہ خود صلیبی لشکر کے سالا راور ان کے رہنما اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے کہ مجاہدین کے مقابلے میں فتح حاصل کرنا آسان کام نہیں ہے۔صلیبی لشکر کا نیا سیاہ فام مرتد صدر یہ بات کہنے پر مجبور ہے کہ افغانستان میں فتح کے قریب قریب کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔عراق و افغانستان کو تازہ شکار سمجھنے والے اتحادی آج اپنے زخم چاٹنے پر مجبور ہو گئے ہیں اور کسی گوشہ عافیت کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں اور پھر نائن الیون کے واقعہ کی برکت سے پوری دنیا کے اندر مجاہدین کو جانثار، متقی اور باصلاحیت قیادت نصیب ہوئی کہ جس نے خونِ جگر سے جہاد کے اس بابرکت شجرِ طیبہ کو سیراب کیا ہے۔قربانیوں کی ایک نئی اور بے مثال تاریخ رقم کی کہ جس نے پوری دنیا کے اندر مظلوم مسلمانوں کو حوصلہ اور قوت عطا کی ہے انہیں عروۃ الوثقیٰ (قرآن مجید) کو مضبوطی سے تھام کر عزت کے ساتھ جینے کا سلیقہ سکھایا ہے۔یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں منظّم طریقے سے جہاد کا آغاز ہو چکا ہے، عراق میں امارت اسلامی وجود میں آ چکی ہے، افغانستان اور وزیرستان و قبائلی علاقے ہی نہیں بلکہ صومالیہ، چیچنیا، الجزائر اور اس کے علاوہ مختلف خطوں میں مجاہدین صلیبیوں اور ان کے اتحادیوں اور ایجنٹوں کو سبق سکھانے میں مصروف ہیں۔امریکہ اور اس کے اتحادی کہ جو افغانستان سے امارت اسلامی کے خاتمے کا عزم لے کر آئے تھے اس صورتحال سے پریشان ہیں۔اور اس فکر میں نظر آتے ہیں کہ شکست و ہزیمت کے اس داغ کو کس طرح دھویا جائے۔شیطانی لشکروں کے سامنے مورچہ زن اللہ کے یہ شیر مجاہدین کفر پر مسلسل موت و ہلاکت اور ذلت و رسوائی مسلط کیے ہوئے ہیں۔عالمی کفر کی اس شورش کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنے اپنے رب کے اس وعدے'' يُقـاتلون في سبيل الله فيقتلون و يقتلون '' کا مصداق بنے ہوئے۔

☆☆☆☆☆

''اے قوم خدا کی قسم جس بات کو تم ناگوار سمجھ رہے ہو، وہی شہادت ہے جس کی طلب اور تڑپ میں تم نکلے ہو۔ہم کافروں سے کسی قوت اور کثرت کی وجہ سے نہیں لڑتے۔ہمارا جہاد و قتال تو محض اس دین اسلام کی وجہ سے ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے ہم کو عزت بخشی۔پس میدان میں کود پڑو، دو نعمتوں میں سے ایک تو ضرور حاصل ہو گی، یا فتح مقدر ہو گی یا شہادت نصیب ہو گی''۔(غزوہ موتہ کے موقع پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا خطاب)

امیر بیت اللہ محسود شہیدؒ، خدامِ صلیب اور جھوٹی ابلاغی مہم

طلحہ ابو بکر

عباد الشیطان نے ہمیشہ کذب و افترا کے ذریعے حق کے راہیوں کی منزلوں کو کھوٹا کرنے، اُن کی راہوں کو مسدود کرنے کی سعیٔ لاحاصل کی ہے۔ اپنے باطل وشیطانی نظریات و افکار کی ترویج واشاعت اور خالص حق کو مشتبہ بنانے کے لیے ہمیشہ سے دجل وفریب کا یہ کھیل کھیلا جاتا رہا ہے۔ ''پروپیگنڈا اوار'' لشکر ابلیس کا ایک مستقل حربہ رہا ہے۔ موجودہ جنگِ صلیب میں بھی پیروکاران شیاطین اپنے اس حربے کو بڑی بے شرمی سے استعمال کر رہے ہیں۔ ہر وہ فرد جسے اللہ رب العزت نے اپنی عنایت وفضل سے ایمانی بصیرت سے نوازا ہو' اُس کی نظر ابنائے دجال کے ان حربوں کو فوراً پہچان لیتی ہے، ان کے پیچھے کارفرما صیہونی وصلیبی اذہان اُس کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہتے اور یوں وہ ''ڈس انفارمیشن ٹیکنالوجی'' کے اس دور میں حق و باطل کے معرکہ کو کسی بھی صاحب ایمان کی طرح کفر کی عینک سے دیکھنے کی بجائے اور حربی کافروں کی دی گئی معلومات پر اکتفا کرنے کی بجائے' ٹھیک ٹھیک اُسی انداز میں دیکھتا ہے، جس کا تقاضا اُس سے اُس کا ایمان کرتا ہے۔ ''یا ایھا الذین آمنو اذ جاء کم فاسق بنباء فتبینو'' کا قرآنی سبق ہمیشہ اُس کے پیش نظر رہتا ہے۔ اس کے نتیجے میں نہ وہ اضمحلال کا شکار ہوتا ہے اور نہ ہی مایوسی وشکستہ دلی کی کیفیات سے اُس کا واسطہ پڑتا ہے۔

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ' صلیبیوں اور اُن کے خدام مرتد حکمرانوں کے موثر ترین ہتھیار ہیں۔ ان ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسفل سافلین قبیل کا یہ گروہ مسلم عوام کے اذہان کو بری طرح پراگندہ کیے ہوئے ہے۔ ان ذرائع ابلاغ کے ذریعے اُن کا ہدف یہ ہے کہ مسلم عوام کے اذہان وقلوب کو اپنے قابو میں کیا جائے' ''وہ وہی کچھ دیکھیں جو اُن کو ہم دکھائیں، اُن کے ذہن اُسی نہج پر سوچیں' جس پر ہم اُنہیں چلائیں، اُن کی زبانیں وہی بولیں جو ہم اُن کے منہ میں ڈالیں، اُن کے قلوب شکوک و شبہات سے پُر رہیں اور تشکیک کے سبب وہ دین کے بنیادی تقاضوں تک کے متعلق کج فہمی و کج فکری کا شکار رہیں''۔ یہ ذرائع ابلاغ صلیبیوں کے لیے وہ چیز فتح کر رہے ہیں' جو اُن کے اسلحہ و بارود کے ڈھیر اور افواج کے جم غفیر بھی نہیں کر سکتے اور وہ چیز ہے مسلم عامتہ الناس کے اذہان کی فتح! لہٰذا ان حالات میں بہت ضروری ہے کہ ان ذرائع ابلاغ کے متعلق کسی قسم کی خوش فہمی کا شکار نہ ہوا جائے اور ان سے نشر ہونے والی ہر خبر، ہر تجزیہ کو دشمن کی خبر سمجھ کر دیکھا، سنا جائے۔

اخبارات، ٹی وی، ریڈیو، انٹرنیٹ کی دنیا' یہ سب طاغوت کے بچھائے ہوئے وہ جال ہیں جن کے ذریعے وہ اس صلیبی جنگ کو ''ہماری جنگ'' کا عنوان دیتا ہے، ''ہم لڑیں گے'' کا نعرہ لگاتا ہے اور مجاہدین مخلصین کو مجرموں کے کٹہروں میں کھڑا کرتا نظر آتا ہے۔ اس سارے منظر نامے سے یہ بات عیاں ہوگئی ہے کہ یہ کثیر الجہتی جنگ ہے اور اس میں مسلمانوں کو نا صرف کفار و مرتدین کا عسکری محاذوں پر مقابلہ کرنا ہے بلکہ اُن کے بچھائے ہوئے ان دجالی جالوں کی گرفت سے اپنے قلوب واذہان کو بھی محفوظ و مامون رکھنا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دجالی فتنے میں' جسے اللہ اپنی خاص توفیق سے محفوظ رکھے' وہی حق کی پہچان کر سکتا ہے۔ قرآن مجید سے گہرا تعلق وسنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی حد تک لگاؤ' وہ ہتھیار ہیں جن کے ذریعے ہم کذب وافترا کے اس طوفان کا مقابلہ نہایت اطمینان سے کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسا خزانہ ہے کہ جس کے ہاتھ آجائے اُس کے سامنے تہذیب حاضر کا یہ مکر وفریب پر مبنی طوفان محض سمندر کی جھاگ کی طرح بے وقعت و بے توقیر ہو جاتا ہے۔ اس پوری ابلاغی مہم کی بنیاد جھوٹ پر ہے۔ ''جھوٹ اس تواتر سے بولو کہ اُسے سچ ماننے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے''۔ یہی اس سارے طوفان بدتمیزی کی جڑ اور بنیاد ہے۔ یہ نظام ایسی ہی کھوکھلی اور بودی بنیادوں پر کھڑا ہے۔

> پچھلے چند سالوں کے دوران کئی مرتبہ مجاہدین کی قیادت کی شہید کرنے کے دعوے کیے گئے۔ مولانا فضل اللہ، مولانا فقیر اللہ، مولوی عمر، بیت اللہ محسود، شاہ دوران خان، مسلم خان سمیت لاتعداد نام ہیں کہ جنہیں ''تہہ تیغ'' کر دینے کے بعد ''فتح کے پھریرے'' لہرائے گئے۔ لیکن جیسے ہی گرد چھٹی تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوگیا۔ اللہ کے فضل اور اُس کی حفاظت سے مجاہدین کی تمام تر قیادت الحمدللہ محفوظ و مامون ہے اور اس طاغوتی نظام کے سینے پر مونگ دل رہی ہے۔

اسی جھوٹ وکذب کی تازہ ترین مثال گذشتہ ماہ اگست کے پہلے عشرے میں پیش کی گئی۔ جب پاکستانی حکومت نے وزیرستان میں آپریشن 'راہ نجات' کی مکمل ناکامی کے بعد اپنے آقا امریکہ کی مدد سے 5 اگست کو جنوبی وزیرستان کے علاقے لدھا میں میزائل حملہ کیا۔ ویسے تو اب یہ بات پایہ تصدیق کو پہنچ چکی ہے کہ ڈرون میزائل حملے نا صرف یہ کہ پاکستانی حکومت کی مرضی و منشاء کے مطابق ہو رہے ہیں بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر پاکستانی حکومت ان حملوں میں امریکہ کے ساتھ باقاعدہ شریک کار کی حیثیت رکھتی ہے۔ متذکرہ بالا میزائل حملہ' جو کہ تحریک طالبان پاکستان کے امیر بیت اللہ محسود کے سسر کے گھر پر ہوا' میں امیر تحریک طالبان پاکستان بیت اللہ محسود شدید زخمی ہو گئے (اور دو ہفتوں بعد مجاہدین نے اُن کی شہادت کی خبر جاری کی) جبکہ اُن کی اہلیہ شہید ہوئیں۔ اس حملے کے بعد مغربی ذرائع ابلاغ اور اُن کے بغل بچوں (پاکستانی ذرائع ابلاغ) نے جس طرح خبریں نشر کیں' اس سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ طے شدہ منصوبے کے تحت ذرائع ابلاغ پہلے سے اس موقع کی تاک میں تھے اور پھر جن ہاتھوں میں اُن کی ڈوریاں ہیں' اُنہوں نے بھی ان کی پیٹھ ٹھونکی۔ تمام ٹی وی چینلز کے 'اینکر پرسن' و تجزیہ نگار گویا کب سے اپنے دلوں میں چھپے کینے کے اظہار کے لیے انتظار میں بیٹھے تھے کہ کب اشارہ ملے اور وہ دجالی لشکر کی اس 'عظیم کامیابی' پر اپنے تبصرے جھاڑیں۔ وزیر داخلہ 'شیطان ملک' نے ''پھلجڑیاں'' چھوڑنا شروع کیں ''بیت اللہ مارا جا چکا ہے، قطعی طور پر تصدیق نہیں کر سکتا، نوے فیصد امکان ہے کہ ہماری انٹیلی جنس رپورٹس حقائق پر مبنی ہیں، بیت اللہ کی موت کی تصدیق کے لیے ڈی این اے ٹیسٹ کروایا جائے

گا''۔خوشی سے ان مرتدین کی باچھیں کھلی جارہی تھیں۔تمام لادین تجزیہ نگار اس سارے معاملے پر اپنے تجزیوں کے رڈے چڑھا رہے تھے۔امریکہ اور کفری طاقتوں کو رام کرنے کے لیے ایک سے بڑھ کر ایک راگ الاپا جارہا تھا۔ان کے اقوال کے ایک ایک لفظ سے نفرت اور حقارت جھلک رہی تھی۔جس کے بعد یہی کہا جاسکتا ہے کہ ''مُوتُوا بِغَيْظِكُم''۔

کسے نہیں معلوم کہ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ کے وعدہ الٰہی کے مطابق امیر بیت اللہ محسود ان تمام طاغوتی طاقتوں کے آنکھوں میں پیوست ہوجانے والے تیر کی حیثیت رکھتے تھے۔اُن پر امریکہ اور پاکستان دونوں نے انعامی رقم رکھی ہوئی ہے۔اب اس خبر کے بعد انعامی رقم پر بھی امریکہ اور پاکستان میں اختلافات ہونے شروع ہوگئے ہیں۔زر کے بندوں اور نفس کے غلاموں نے تو ارتداد کا راستہ ہی لعین دنیا کے مفادات کے حصول کے لیے اختیار کیا ہے۔اب اگر ایمان وعقیدہ کو بیچ کر بھی 'انعامی رقم' حاصل نہ ہو تو تُف ہے ایسے سودے پر! بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ۔

امیر صاحب کی شہادت کے بعد طالبان میں پھوٹ کی خبروں کے سلسلے میں گھڑی جانے والی اس ساری کہانی کی تخلیق میں ترکستان بیٹنی کا کردار اہمیت کا حامل رہا۔ترکستان بیٹنی جو کہ اپنے علاقے کا نامی گرامی ڈاکو ہے، چند سال قبل اس کے ایک بھائی ہندستان بیٹنی (جو کہ اسی کی طرح معروف ڈاکو تھا) کو مجاہدین نے قتل کردیا تھا۔ان دونوں بھائیوں نے ظلم وستم کا بازار گرم کر رکھا تھا اور ان کے فساد و دنگا کی وجہ سے علاقے کے لوگ خوف و ہراس میں مبتلا تھے۔ہندوستان بیٹنی کے قتل کے بعد جہاں اہل علاقہ نے سکون کا سانس لیا وہی ترکستان بیٹنی نے فرار ہونے میں اپنی عافیت جانی اور ڈیرہ اسماعیل خان کو اپنا مستقر بنا لیا۔اب یہ مشہور ومعروف ڈاکو 'ترکستان' آئی ایس آئی کی کرم فرمائیوں سے ''طالبان کا کمانڈر حاجی ترکستان بیٹنی'' ہے۔

؎ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ترکستان بیٹنی' جو کہ اب ڈاکو اور لٹیرا ہونے کے ساتھ ساتھ آئی ایس آئی کے ایجنٹ کے طور پر بھی ''ذمہ داریاں'' نبھا رہا ہے' پر اعتماد کرتے ہوئے یہ سارا کھیل رچایا گیا۔امیر بیت اللہ محسود کی شہادت کی خبر کے ساتھ ہی نظام طاغوت کے کارپردازان آپے سے باہر ہونے لگے۔'وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ' کی سمجھ ان حالات کو دیکھ کر آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ان دشمنانِ دین کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے اور کس طرح یہ اُس حیی و قیوم ذات کی تدبیروں سے' اپنے لیے خود اپنے ہی ہاتھوں ذلت ورسوائی کا سامان فراہم کرتے ہیں۔اب یہ دور کی کوڑی لائے کہ بیت اللہ محسود کے بعد اُن کی جانشینی کے معاملے پر مجاہدین کی شوریٰ کے اجلاس میں فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔اس کے بعد ترکستان بیٹنی کا یہ بیان ہر ٹی وی چینل پر چل رہا تھا ''شوری اجلاس کے دوران فائرنگ کے تبادلے میں حکیم اللہ محسود، مولانا ولی الرحمٰن، قاری گل بہادر اور ملا نذیر سمیت 24 طالبان ہلاک ہوگئے ہیں، بیت اللہ محسود بھارت، امریکہ اور انڈیا کا ایجنٹ تھا اور ان ممالک سے بھاری رقوم وصول کرتا تھا''۔اسی تناظر میں 'شیطان ملک' نے اپنی بکواس کا سلسلہ جاری رکھا ''بیت اللہ کی ہلاکت کے بعد طالبان آپس میں لڑ مر رہے ہیں، یہ اللہ کی پکڑ ہے، ان میں اصل جھگڑا بیت المال کا ہے''۔اسی لیے کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ عقلوں کو سلب کر لے اور آنکھوں کو بصارت سے محروم کر دے تو بظاہر بہت بڑے دکھائی دینے والے، معتبر اور صائب الرائے سمجھے جانے والے دانش ور بھی مکھی پر مکھی مارتے دکھائی دیتے ہیں۔اسی خبر کو بنیاد بنا کر تجزیے، تبصرے اور کالم منظر عام پر آنے لگے۔وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ'۔

اس غبارے سے ہوا اگلے ہی دن نکل گئی جب مولانا ولی الرحمٰن اور حکیم اللہ محسود نے اس تمام واقعہ کی تردید کی اور کہا کہ ''ایسا کوئی واقعہ سرے سے پیش ہی نہیں آیا۔ہم الحمدللہ پوری طرح متحد و یک جان ہیں اور اللہ کے فضل ورحمت سے بالکل ٹھیک ہیں۔الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے ان کی چال کو انہیں پر الٹ دیا۔ وَأَنَّ اللّٰهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ

امریکی صدر اوباما نے اس بات کا کھل کر اظہار کیا کہ پاکستان کے ساتھ مشترکہ کارروائی کے نتیجے میں بیت اللہ محسود کو 'ہلاک' کردیا ہے۔امریکی صدر کے مشیر جیمز جونز نے ان خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے تینوں شہادتوں کو بہت اہم پیش رفت قرار دیا اور کہا کہ ''حوصلہ افزا خبریں آرہی ہیں''۔وائٹ ہاؤس کے ترجمان اور پینٹاگون کے ذرائع نے بھی ان خبروں کو امید افزا قرار دیا۔گویا تمام عالم کفر شادیانے بجا رہا تھا۔اس تمام صورت حال سے بیت اللہ شہید کا اہل حق میں سے ہونا ثابت ہوتا ہے۔حضرت علیؓ نے فرمایا تھا کہ ''تم نے حق کی پہچان کرنی ہو تو یہ دیکھ لو کہ باطل تیروں کا رخ کس جانب ہے''۔پاکستان کے میڈیا نے مجاہدین اور اُن کی قیادت کو عرصۂ دراز میں نجانے کن کن القابات سے نوازا۔راہی آئی اے، موساد کا ایجنٹ قرار دیا گیا۔اگر کوئی مخلص فرد اس پروپیگنڈا سے متاثر ہوا تھا تو یہ تمام صورتحال اُس کے لیے سوچنے کے بےشمار دروازے وا کررہی ہے۔کیا اپنے ہی ایجنٹوں اور پے رول پر کام کرنے والوں کی موت پر اس طرح دیوانہ وار خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ آنکھیں اور دل عطا فرمادے' جو ایمان وایقان سے معمور ہوں، حق کو دیکھ اور اُس کی پہچان سکیں۔

تحریک طالبان پاکستان نے نئی قیادت کا اعلان بھی کردیا ہے اور شوریٰ مجاہدین نے متفقہ طور پر حکیم اللہ محسود کو تحریک طالبان پاکستان کا نیا امیر مقرر کیا ہے۔الحمدللہ امیر حکیم اللہ محسود کی قیادت میں تحریک طالبان پاکستان پہلے ہی کی طرح منظم ومتحد ہے اور لشکر صلیب اور اس طاغوتی نظام کے رسیا افراد کے لیے پیغام دے رہی ہے' کہ اب اُن کے دن گنے جا چکے ہیں اور شہید بیت اللہ محسود کی شہادت سے نہ تحریک کی کارکردگی پر کوئی فرق پڑے گا اور نہ ہی طالبان' اللہ کے دین کے دشمنوں کو چین کی نیند سونے دیں گے (ان شاء اللہ)

الحمدللہ امیر حکیم اللہ محسود کی قیادت میں تحریک طالبان پاکستان پہلے ہی کی طرح منظم و متحد ہے اور لشکر صلیب اور اس طاغوتی نظام کے رسیا افراد کے لیے پیغام دے رہی ہے' کہ اب اُن کے دن گنے جا چکے ہیں اور شہید بیت اللہ محسود کی شہادت سے نہ تحریک کی کارکردگی پر کوئی فرق پڑے گا اور نہ ہی طالبان' اللہ کے دین کے دشمنوں کو چین کی نیند سونے دیں گے (ان شاء اللہ)

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کو خوش کرنے کے لیے اور دنیا پر اپنا رعب طاری کرنے کے

لیے اس واقعہ کے فوراً بعد امیر بیت اللہ محسود کی شہادت کو 'کنفرم' کرنے کی خبریں نشر کی گئیں اور اس کے بعد تحریک طالبان پاکستان میں اختلافات کے حوالے بے سروپا داستان گھڑی گئی۔ تحریک طالبان کی طرف سے حکیم اللہ محسود کی قیادت پر متفق ہونے کے اعلان کے بعد 'صلیبی سرپرستی میں چلنے والے میڈیا نے ایک نیا پینترا بدلا کہ ''حکیم اللہ محسود تو مارا جاچکا ہے۔اب اس کے ہم شکل کزن کو' جو کہ افغانستان میں مقیم تھا' یہاں لاکر طالبان کا امیر بنایا گیا ہے''۔اس پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ جب عقلیں سوچنے سمجھنے سے عاجز آجائیں اور فہم وادراک پر اللہ کی مار پڑ جائے تو اس طرح کی بہکی بہکی باتیں' سننے والوں کے لیے کسی اچنبے کا باعث نہیں بنتیں!

میڈیا نے اس صلیبی جنگ میں پوری شرح صدر سے طاغوت کے باز و مضبوط کیے ہیں، جھوٹ اور دروغ گوئی کی ایسی ایسی مثالیں رقم کی ہیں کہ جنہیں دیکھ اور سن کر اور جن کی اصل حقیقت جان لینے کے بعد ایک غیر جانبدار فرد بھی چکرا جاتا ہے۔پچھلے چند سالوں کے دوران کئی مرتبہ مجاہدین کی قیادت کی شہید کرنے کے دعوے کیے گئے۔مولانا فضل اللہ، مولانا فقیر اللہ، مولوی عمر، بیت اللہ محسود، شاہ دوران خان، مسلم خان سمیت لاتعداد نام ہیں کہ جنہیں ''تہہ تیغ '' کردینے کے بعد ''فتح کے پھریرے'' لہرائے گئے۔لیکن جیسے ہی گرد چھٹی تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوگیا۔اللہ کے فضل اور اُس کی حفاظت سے مجاہدین کی تمام تر قیادت الحمدللہ محفوظ و مامون ہے اور اس طاغوتی نظام کے سینے پر مونگ دل رہی ہے۔ابھی حال ہی میں سوات میں آپریشن ''راہ راست'' کے دوران تواتر سے شاہ دوران، مسلم خان اور مولانا فضل اللہ کی شہادت کی خبروں کو 'کنفرم' کیا گیا۔یہ تمام مجاہدین اللہ کی رحمت سے محفوظ ہیں اور حاسدین اپنا سا منہ لیے پریشان وحیران کھڑے ہیں۔جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے لیکن یہ ایسا قبیح فعل ہے کہ اپنا ارتکاب کرنے والوں کے چہروں کو لعنت زدہ کردیتا ہے اور اُن چہروں کی روسیاہی کا عام مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔مثال کے طور پر ملاحظہ ہو' شیطان ملک' کا چہرہ! یہ صرف ایک 'نمونے کا پیس' ہے ورنہ یہاں تو تاریکیوں اور روسیاہیوں کا بازار سجا پڑا ہے اور اس بازار میں ''برائے فروخت اجناس'' جس قدر کریہہ صورت اور قبیح کردار کی حامل ہوں گی' اُن کے صلیبی آقاؤں کی جانب سے اُتنی ہی اُن کی ''قیمت'' لگائی جائے گی۔کیسا ہی برا ''سودا'' ہے اور کیسے برے خریدار!

''میڈیا وار'' کا ایک اہم مقصد مجاہدین کی نصرت کرنے والے طبقات میں خوف و ہراس کی فضا پیدا کرنا ہے۔ہر روز اخبارات میں گرفتاری کی نت نئی خبریں تراش کر شائع کی جاتی ہیں اور خوف کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ کوئی بھی فرد مجاہدین سے تعاون و نصرت کا معاملہ کرنے کی ہمت نہ کرسکے۔''آج فلاں شہر میں اتنے دہشت گردوں کو گرفتار کرلیا گیا، آج بیت اللہ محسود کی طرف سے بھیجے جانے والے اتنے خودکش بم باروں کو حراست میں لے لیا گیا، ایک بڑے شہر سے بارود سے بھری گاڑی پکڑی گئی'' وغیرہ اور اس طرح کی کئی جھوٹی کہانیاں گردش میں رہتی ہیں۔ان سب کے مقابلے میں صرف ایک ہی بات کافی ہے کہ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِباً۔

ان ہی ذرائع ابلاغ نے اپنے صلیبی آقاؤں کے حکم پر پچھلے دنوں ایک ایسے عظیم مجاہد کی شہادت کی خبر نشر کی جو سقوط امارتِ اسلامیہ افغانستان کے موقع پر شہید ہو کر اپنی منزل مراد کر پہنچ چکے ہیں۔ماہ اگست کے دوسرے عشرے میں شیخ ابوحفص المصریؒ (شیخ محمد عاطف) کو ہلمند میں شہید کرنے کا دعویٰ کیا گیا اور تمام ذرائع ابلاغ نے اس خبر کی کوریج کی کہ ''القاعدہ کے سنیئر راہ نما ابوحفص کو ہلمند میں ہلاک کردیا گیا''۔یہ تو حال ہے ان صلیبیوں اور ان کے حکم پر چلنے والے نام نہاد ذرائع ابلاغ کا حقیقی معلومات تک رسائی کا! اتنی کذب بیانی کے باوجود بھی میڈیا ''حقائق تک پہنچنے کا معتبر ذریعہ'' قرار پاتا ہے۔آخر اس میڈیا کے حوالے سے ہمارے اذہان پر چھایا سحر کب ٹوٹے گا؟

اسی طرح یہ تو ان ذرائع ابلاغ کا معمول ہے کہ ہر کارروائی میں مجاہدین کی شہادتیں بڑھا چڑھا کر اور کفار کی ہلاکتیں کم کرکے بتائی جاتی ہیں۔مثلاً خبر کچھ اس طرح ہوتی ہے۔''ہلمند میں اتحادی افواج کے قافلے پر شدت پسندوں کا حملہ، بارودی سرنگ سے ٹکرا کر ایک گاڑی تباہ، شدت پسندوں نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کے استعمال سے قافلے میں موجود دیگر تین گاڑیاں بھی تباہ کردیں۔2 اتحادی فوجی ہلاک، 5 زخمی۔جوابی کارروائی میں 40 شدت پسند ہلاک''۔اب ایسی خبروں پر کیا تبصرہ کیا جائے؟ عقل بھی عاجز ہے۔شاید صلیبیوں کی بکتر بند گاڑیاں اور ٹینک تو پلاسٹک یا اسی قسم کے مرکبات سے بنائے گئے ہیں جبکہ ان کے فوجیوں کی تخلیق لوہے سے کی گئی ہے!!! ان ذرائع ابلاغ کی رپورٹس کے مطابق اب تک افغانستان میں امریکی و اتحادی فوجیوں کی ہلاکتوں کی تعداد دو ہزار کا ہندسہ بھی عبور نہیں کرسکی ہے۔فلعنة الله على الكذبين۔

آج ضرورت ہے کہ میڈیا کے ہوّا کو اپنے ذہنوں سے نکالا جائے، میڈیا کے سحر میں گرفتار ہونے کی کوئی وجہ اور دلیل قطعاً نظر نہیں آتی۔اپنی عقل وفہم کو میڈیا کے ہاں رہن رکھ دینا کسی بھی طرح قابل تحسین رویہ نہیں ہے۔بعض افراد کی ذہنی پستی تو اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ وہ میڈیا سے نشر ہونے والی ہر چیز کو گویا (نعوذ باللہ) وحی الٰہی کی طرح مانتے اور قبول کرتے ہیں۔''اجی! پاکستان کا میڈیا بہت آزاد ہے، اس سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی، اب وہ دور گزر گیا کہ حقیقت کو چھپا لیا جاتا تھا، آج میڈیا کا دور ہے۔کوئی خبر میڈیا کی دسترس سے باہر نہیں، تمام معلومات تک میڈیا کی رسائی ہے، میڈیا کی آنکھ سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں، ہر واقعہ رونما ہونے کے چند ثانیوں بعد پوری جزیات سمیت منظر عام پر آجاتا ہے''۔گویا میڈیا نہ ہوا کوئی ایسا عفریت ہوا کہ جس کو ''عالم الغيب والشهادة'' کی مسند پر بٹھا دیا گیا ہے (العیاذ باللہ)۔اس ذہنیت کے حامل تمام افراد سے یہی عرض ہے کہ دیکھ لیجیے اپنے ''آزاد میڈیا'' کی ''واقعات پر دسترس'' کا حال! اب تو یہ لوگ اخلاقی طور پر پوری طرح بے لباس ہوچکے ہیں۔اب بھی جو فرد ان کے گمراہ کن تبصروں، تجزیوں اور جائزوں کو دلیل کے طور پر قبول کرے تو اس کے ساتھ ''وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَاماً'' والا معاملہ ہی کرنا بہتر ہے۔

غزوۂ احد کے موقع پر مومنین کو وقتی ہزیمت اٹھانا پڑی' ہلا دینے والی اس آزمائش کے موقع پر ابوسفیان (لشکر کفار کے سپہ سالار) نے نعرہ لگایا تھا ''ہبل کا بول بالا ہوا!''۔اس کے جواب میں حضرت عمر فاروقؓ نے اللہ اکبر کی صدا بلند کی تھی۔

(باقی صفحہ ۳۷ پر)

امریکی جمہوری ڈرامہ ناکام ہوگیا

سید عمیر سلیمان

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ امریکہ افغانستان میں اپنی تاریخ کی بدترین شکست سے دوچار ہے۔ روز بروز اتحادی افواج کی ہلاکتوں کی بڑھتی ہوئی تعداد، کھربوں ڈالر کا خسارہ، فوجیوں میں خودکشی کا رجحان۔ معیشت کی بگڑتی صورتحال اور افغانستان کے بیشتر علاقوں پر مجاہدین کا مکمل کنٹرول، یہ ایسے تلخ حقائق ہیں کہ امریکہ اپنے طاغوتی میڈیا کے ذریعے بھرپور کوشش کے باوجود انہیں چھپانے سے قاصر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئمۃ الکفر شدید دباؤ کے پیش نظر شکست کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ ناٹو حکام نے تو برملا کہہ دیا تھا کہ ہم افغانستان میں جنگ ہار چکے ہیں۔

افغانستان میں امریکی فوج کے سربراہ جنرل میک کرسٹل نے بھی حالیہ بیان میں اعتراف کیا کہ طالبان افغانستان میں غالب قوت بن گئے ہیں۔ اس کا کہنا تھا کہ طالبان جو پہلے ملک کے جنوبی حصے میں مضبوط تھے، اب شمال اور مغرب کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں۔ امریکی جریدے وال سٹریٹ جنرل کے مطابق امریکہ افغانستان میں دفاعی حکمت عملی اختیار کرنے پر مجبور ہوگیا ہے۔ امریکہ کے کالے حکمران اوباما نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں فتح جلد اور آسانی سے حاصل نہیں ہوگی۔ جبکہ برطانوی آرمی چیف نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ افغانستان میں 40 سال لگ سکتے ہیں۔ اس کے برعکس میک کرسٹل کے مشیر ڈیوڈ کلکن نے کہا کہ دو سال میں افغانستان چھوڑ دیں گے چاہے فتح ہو یا شکست۔ آئمۃ الصلیب کے ان متضاد بیانات کی وجہ سے امریکی و برطانوی عوام میں عدم اعتماد کی فضا قائم ہوگئی ہے اور افغان جنگ کے خلاف رائے عامہ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ شاید امریکی و برطانوی عوام یہ جان گئے ہیں کہ افغانستان پہ حکمرانی کا جو خواب انہوں نے دیکھا تھا، اُس کی تعبیر ممکن نہیں۔ اسی لیے عوام افغانستان سے فوج واپس بلانے پر زور دے رہے ہیں۔ ناٹو ممالک کی صورت حال بھی زیادہ مختلف نہیں، ناٹو میں شامل اکثر ممالک نے افغانستان میں مزید فوج بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ فوج بھیجنے سے انکار کرنے والوں میں سرفہرست جرمنی ہے۔ امریکہ کے جوائنٹ چیف آف سٹاف مائیک مولن نے فوج سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طالبان منظّم ہو چکے ہیں اور اتحادی فوج کو سخت لڑائی کا سامنا کرنا ہوگا۔

مجاہدین کی کارروائیاں:

آئمۃ الکفر کے یہ بیانات بلاوجہ نہیں، ان کے پیچھے مجاہدین کی ان تھک محنت، بے شمار قربانیاں اور لازوال جذبہ ایمانی کارفرما ہے، جس کے نتیجے میں مجاہدین، صلیب کے پجاریوں پر کاری ضربیں لگا رہے ہیں۔ اگست کے پہلے ہفتے میں کفار کے نقصانات کے پچھلے تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ 10 اگست کو ننگرہار میں امریکی کانوائے پر فدائی حملے میں ایک ٹینک تباہ اور 10 امریکی فوجیہ ہلاک ہوگئے۔ 10 اگست ہی کو لوگر میں 6 مجاہدین نے پولیس ڈیپارٹمنٹ اور الیکشن آفس میں داخل ہو کر پولیس پر حملہ کر دیا، اس کے بعد ایک بہادر مجاہد نے بارود سے بھری گاڑی گورنر آفس کے سامنے لا کر دھماکے سے اڑا دی، اس کے بعد لڑائی کئی گھنٹے جاری رہی جس کے نتیجے میں 50 مرتد پولیس اہل کار اور 20 امریکی فوجی مردار ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔ 15 اگست کو کابل میں امریکی سفارت خانے کی عمارت پر ایک شہیدی حملہ آور نے بارود سے بھری گاڑی ٹکرا دی۔ جس کے نتیجے میں 25 صلیبی مردار ہوئے اور 4 فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

جمہوریت ایک اہم شعارِ کفر:

جمہوریت ایک ایسا گمراہ کن فریب ہے جو ہر مذہب اور ہر علاقے کے لوگوں کو اپنے جال میں پھنسالیتا ہے۔ دنیا کا کوئی گوشہ اس شیطانی کھیل کے شر سے محفوظ نہیں رہا۔ جہاں صرف جمہوریت سے کام نہ چلتا ہو وہاں اسے مذہب کا لبادہ اوڑھا کر کہیں 'عیسائی جمہوریت' اور کہیں 'اسلامی جمہوریت' کا نام دیا جاتا ہے۔ دین سے دور عامۃ المسلمین تو ایک طرف 'مذہبی جماعتیں بھی اس فریب کا شکار نظر آتی ہیں۔ جو مذہبی جماعتیں جمہوری نظام کی قائل نہیں، وہ بھی اس قدر ضرور متاثر ہیں کہ 'اسلامی نظام بذریعہ جمہوریت' کی جدوجہد میں شریک ہیں۔ حالانکہ اسلام اور جمہوریت باہم دو متضاد نظام ہائے زندگی ہیں۔ بھلا ایک کفری نظام کی کوکھ سے اسلامی نظام کیسے جنم لے سکتا ہے؟

> **بغلان میں شدید لڑائی ہوئی، جس کے نتیجے میں بغلان کا آئی جی ہلاک ہوگیا۔ ہلمند میں بھی متعدد حملے ہوئے۔ خاص طور پر لشکرگاہ طالبان کے تابڑتوڑ حملوں کی زد میں آگیا۔ ایک اندازے کے مطابق ہلمند میں بمشکل 5 فیصد ووٹ کاسٹ ہو سکے۔ ایک اور دلچسپ واقعہ اس وقت پیش آیا جب ایک صحافی نے الیکشن کمیشن کے سربراہ سے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ جہاں میں رپورٹنگ کے لیے گیا تھا وہاں صحافیوں اور رپورٹرز حضرات کی تعداد ووٹ ڈالنے والوں سے زیادہ تھی!**

جمہوریت دراصل سرمایہ دارانہ نظام کا ایک حصہ ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کا اس وقت سب سے بڑا علم بردار امریکہ ہے۔ اس لحاظ سے جمہوریت کا سب سے بڑا محافظ بھی امریکہ ہی ہے۔ اسلام اور سرمایہ داری میں بنیادی اور اصولی اختلافات ہیں۔ جس چیز کو اسلام عدل کہتا ہے، اُسے یہ نظام ظلم سے تعبیر کرتا ہے، جیسے شرعی حدود کا نفاذ وغیرہ۔ جبکہ جس چیز کو یہ نظام عدل گردانتا ہے، اُسے اسلام ظلم قرار دیتا ہے، جیسے انسان کا قانون سازی کا اختیار وغیرہ۔

جمہوریت، سرمایہ دارانہ نظام کی فروع ہے، جس میں عوام ووٹ کے ذریعے اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں، جو عوام کے مفاد میں قانون سازی کرتے ہیں۔ یعنی حکم اور حکومت کے وہ تمام اختیارات جو صرف اور صرف اللہ رب العزت کو سزاوار ہیں، وہ ارکان پارلیمنٹ اپنے لیے خاص کر لیتے ہیں اور خود خدا بن بیٹھتے ہیں۔ قرآن وسنت میں اس قسم کی قانون سازی کی کوئی

گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے'ان الحکم الا للہ' اختیار واقتدار صرف اللہ ہی کا ہے۔

اس لحاظ سے جمہوریت ایک کفری نظام ہے اور اس کا اسلام سے دور واسطے کا بھی تعلق نہیں۔ امریکہ جو اس نظام کا سب سے بڑا نمبردار ہے' جانتا ہے کہ اسلام اور جمہوریت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ چنانچہ جہاں کسی ایک نظام کا غلبہ ہوگا' وہاں دوسرے نظام زندگی کے اقدار اور ادارے تباہ ہوتے چلے جائیں گے۔ اس لیے امریکہ اسلام کو کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا۔

جو قوم یا جماعت جمہوری نظام پر یقین کر بیٹھتی ہے وہ اسلام سے دور ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ چاہنے کے باوجود بھی وہ اسلامی نظام نہیں لا سکتی۔ کیونکہ جو قوم جمہوریت کا رستہ اختیار کرتی ہے اُس کے نزدیک اسلامی راستہ جہاد' ظلم وتشدد کہلاتا ہے اور اسلامی نظام کا قیام جہاد فی سبیل اللہ کے بغیر ممکن نہیں۔

انہی وجوہات کی بنا پر امریکہ تمام مسلمان ممالک میں جمہوری نظام رائج کرنے کا خواہاں ہے۔ افغانستان میں بھی 2001ء میں اپنا تسلط قائم ہونے پر امریکہ نے صدارتی نظام رائج کیا اور حامد کرزئی کو صدر بنایا۔ پھر 2004ء میں انتخابات کرائے گئے' جس میں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق کرزئی کو دوبارہ صدر بنایا گیا۔ حقیقت میں کرزئی کی حیثیت ایک چغہ بردار میئر سے زیادہ نہ تھی۔ امریکی اجازت کے بغیر اُسے زبان تک ہلانے کی اجازت نہ تھی۔ حتیٰ کہ آٹھ سال افغانستان کا صدر رہنے کے باوجود صدارتی محل سے امریکی سیکورٹی کے بغیر قدم رکھنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ پانچ سال گزرنے کے بعد انتخابات کا دوسرا ڈرامہ 20 اگست کو رچایا گیا۔

افغان انتخابات کن حالات میں ہوئے:

20 اگست کو ہونے والے صدارتی انتخابات میں کل 32 امیدواروں نے حصہ لیا لیکن اصل مقابلہ حامد کرزئی، سابق وزیر خارجہ عبداللہ عبداللہ اور سابق وزیر خزانہ اشرف غنی کے درمیان تھا۔ صدارتی انتخابات کے ساتھ صوبائی اسمبلیوں کی 420 نشستوں کے لیے بھی ووٹ ڈالے جانے تھے۔ انتخابی عمل کے شفاف ہونے کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ الیکشن سے پہلے ہی غبن اور دھاندلیوں کی اطلاعات موصول ہو چکی تھیں۔ مغربی ذرائع ابلاغ کے مطابق بعض علاقوں میں 10 ڈالر اور بعض علاقوں میں 30 ڈالر کے حساب سے ووٹ کارڈ فروخت ہوتے رہے۔ علاقائی سرداروں کو ووٹ کے بدلے امریکی ڈالروں کی پیش کشیں کی گئیں۔ اکثر علاقوں میں سرکاری عملہ بعض امیدواروں کی انتخابی مہم چلاتا رہا۔

دوسری طرف کرزئی الیکشن مہم کے دوران اُن لوگوں سے بھی مفاہمت کرنے پر مجبور ہو گیا' جن سے اُس کی عرصہ دراز سے رقابت چلی آ رہی تھی۔ کرزئی نے اپنا ووٹ بنک بڑھانے کے لیے ہزارہ کے اقلیتی سرداروں، ہرات کے جنگ جو سرداروں اور ازبک کمانڈر عبدالرشید دوستم سے بھی سودے بازی کی۔ عبدالرشید دوستم جو ایک سال سے ترکی میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہا تھا' کرزئی کی حمایت کا وعدہ کرنے پر افغانستان واپس آ گیا۔

امریکی وبرطانوی عوام یہ جان گئے ہیں کہ افغانستان پہ حکمرانی کا جو خواب انہوں نے دیکھا تھا' اُس کی تعبیر ممکن نہیں۔ اسی لیے عوام افغانستان سے فوج واپس بلانے پر زور دے رہے ہیں۔ ناٹو ممالک کی صورت حال بھی زیادہ مختلف نہیں، ناٹو میں شامل اکثر ممالک نے افغانستان میں مزید فوج بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ فوج بھیجنے سے انکار کرنے والوں میں سرفہرست جرمنی ہے۔ امریکہ کے جوائنٹ چیف آف سٹاف مائیک مولن نے فوج سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طالبان منظم ہو چکے ہیں اور اتحادی فوج کو سخت لڑائی کا سامنا کرنا ہوگا۔

انتخابی عمل کو محفوظ بنانے کے لیے اڑھائی لاکھ افغان اور اتحادی فوجی تعینات کیے گئے۔ اس کے علاوہ پاک افغان بارڈر کو بھی بند کر دیا گیا۔ افغانستان سے پاکستان جانے کی صرف اُن لوگوں کو اجازت تھی جن کی انگلی پر ووٹ ڈالنے کا نشان تھا۔ جس کی انگلی پر یہ نشان موجود نہ ہوتا' اُسے ووٹ ڈالنے کا کہہ کر واپس کر دیا جاتا۔ ملک میں کل 6800 پولنگ اسٹیشنز قائم کیے گئے۔ لیکن مجاہدین کے حملوں کے خوف سے 800 پولنگ اسٹیشن بند کر دیے گئے۔ 20 اگست کو پولنگ کے دوران صبح 8 بجے سے شام 5 تک تمام ملکی اور غیر ملکی میڈیا پر پابندی عاید کر دی گئی۔ افغان حکومت کے مطابق یہ پابندی اس لیے لگائی گئی تھی کہ لوگ پرتشدد واقعات دیکھ کر خوف زدہ نہ ہو جائیں۔ ان تمام انتظامات کے باوجود مجاہدین کے الیکشن سے پہلے اور الیکشن کے دوران بھرپور حملے کیے۔

طالبان کے اقدامات:

حامد کرزئی نے طالبان کو بھی الیکشن میں حصہ لینے کی دعوت دی تھی۔ اس موقع پر جنرل میک کرسٹل' جو طالبان سے مذاکرات کا سخت مخالف تھا' نے کہا کہ ''نچلی سطح کے طالبان کے ساتھ مذاکرات کر سکتے ہیں''۔ اس کے علاوہ حامد کرزئی اپنی الیکشن مہم کے دوران طالبان کے لیے خیرسگالی کے پیغام دیتا رہا۔ افغان حکومت کی طرف سے طالبان کے ساتھ معاہدے کا دعویٰ بھی منظر عام پر آیا، جس کے مطابق طالبان نے الیکشن میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ڈالنے کی یقین دہانی کرائی تھی۔ تاہم اس معاہدے کی حقیقت اُس وقت سامنے آ گئی جب صدارتی محل کے قریب ناٹو ہیڈ کوارٹر پر شہیدی حملہ ہوا، جس میں بیسیوں صلیبی ومرتد افغان فوجی مردار ہوئے۔ طالبان نے اس قسم کے کسی بھی معاہدے کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ امریکی مفاد کا کوئی سودا اُنہیں قبول نہیں۔

مجاہدین کی طرف سے 'شریعت ریڈیو' پر عوام کو مسلسل الیکشن سے دور رہنے کی جاتی رہی۔ مجاہدین نے الیکشن کو کفر قرار دیتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ یہ سب امریکی مفاد میں ہے' اس لیے اس سے دور رہیں۔ مجاہدین نے یہ بھی اعلان کیا کہ الیکشن کے دوران پولنگ اسٹیشنوں پر حملے کیے جائیں گے اس لیے اگر کوئی ووٹ ڈالنے گیا اور حملے کی زد میں آ گیا تو وہ اپنی ہلاکت کا خود ذمہ دار ہوگا۔ اس کے علاوہ مجاہدین نے مختلف علاقوں میں پوسٹر بھی آویزاں کیے' جن میں عوام کو الیکشن سے دور رہنے کی ہدایات کے ساتھ ساتھ دھمکی بھی دی گئی کہ جو شخص ووٹ ڈالے گا اُسے دشمن تصور کیا جائے گا اور جس کی انگلی پر ووٹ ڈالنے کا نشان پایا گیا' اُس کی انگلی کاٹ دی جائے گی۔ مجاہدین نے مساجد کے باہر اور بازاروں میں ہینڈ بلز اور پمفلٹ بھی تقسیم کیے' جن پر اسی قسم کی ہدایات درج تھیں۔ مجاہدین نے کابل جانے والی تمام سڑکیں بند

کرنے کا اعلان کر رکھا تھا۔ مجاہدین نے اعلان کیا کہ عوام الیکشن کے روز کابل جانے والی سڑکوں پر سفر کرنے سے گریز کریں، ورنہ ووٹر سمجھ کر اُن کے ساتھ سخت برتاؤ کیا جائے گا۔

الیکشن ناکام ہوگئے:

مجاہدین نے اعلانات کے مطابق الیکشن سے پہلے اور الیکشن کے دوران شدید حملے کیے۔ الیکشن سے صرف 2 دن پہلے صدارتی محل اور پولیس ہیڈ کوارٹر پر راکٹ حملہ کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں 2 راکٹ صدارتی محل میں جبکہ 2 پولیس ہیڈ کوارٹر میں گرے۔ الیکشن کے دوران قندھار میں راکٹ حملوں میں کم از کم 10 سکیورٹی اہل کار ہلاک ہوگئے۔ قندوز میں مجاہدین کے حملوں میں 12 افراد ہلاک ہوئے جن میں 6 انتخابی عملے کے اہل کار بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ برطانیہ کا ایک ہیلی کاپٹر ہلمند میں مار گرایا گیا (واضح رہے کہ یہ اعداد و شمار سرکاری ہیں جبکہ اصل ہلاکتیں اس سے کئی گنا زیادہ ہیں)۔ طالبان کے ترجمان کے مطابق کابل میں 20 فدائی حملہ آور داخل کیے گئے۔ افغان حکومت نے ایسے صرف 5 حملہ آوروں کا ذکر کیا ہے، جنہوں نے ایک سرکاری عمارت پر قبضہ کر کے بیسیوں پولیس اہل کاروں کو ہلاک کر دیا تھا۔

اگرچہ افغان حکومت نے میڈیا کے نمایندوں کو مبینہ کارروائیوں کی خبریں نشر نہ کرنے کا حکم دیا تھا پھر بھی بعض خبر رساں اداروں نے مجاہدین کے حملوں کی بعض مفصل سنسر شدہ خبریں رپورٹ کر دیں۔ ایک نجی نیوز ایجنسی (آوا) نے رپورٹ دی کہ ہرات کے شہر شین ڈنڈ میں ووٹوں کے متعدد بکس جلائے گئے۔ کابل اور مضافات میں مجاہدین کے حملوں میں 7 پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔ قندھار میں صرف ایک مذہبی اقلیت نے ووٹ ڈالے اور بہت کم لوگ پولنگ سٹیشنوں پر نظر آئے۔ بغلان میں شدید لڑائی ہوئی، جس کے نتیجے میں بغلان کا آئی جی ہلاک ہوگیا۔ ہلمند میں بھی متعدد حملے ہوئے۔ خاص طور پر لشکر گاہ طالبان کے تابڑ توڑ حملوں کی زد میں آ گیا۔ ایک اندازے کے مطابق ہلمند میں بمشکل 5 فیصد ووٹ کاسٹ ہو سکے۔ ایک اور دلچسپ واقعہ اس وقت پیش آیا جب ایک صحافی نے الیکشن کمیشن کے سربراہ سے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ جہاں میں رپورٹنگ کے لیے گیا تھا وہاں صحافیوں اور رپورٹرز حضرات کی تعداد ووٹ ڈالنے والوں سے زیادہ تھی!

مجاہدین کی طرف سے دی جانے والی تنبیہات اور شدید حملوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ امریکی جمہوری ڈرامہ مکمل طور پر ناکام ہوگیا۔ الیکشن مہم پر کروڑوں ڈالر صرف کرنے اور اڑھائی لاکھ فوج تعینات کرنے کے باوجود، یہ ڈرامہ بری طرح فلاپ ہوگیا۔ افغان عوام نے انتخابات کو مسترد کر دیا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ٹرن آؤٹ 40 فیصد کے لگ بھگ رہا جبکہ آزاد ذرائع کے مطابق ووٹ ڈالنے کی شرح 10 فیصد رہی۔ مشرقی صوبوں کنڑ، پکتیکا، پکتیا، خوست اور لغمان، جنوب مشرقی صوبوں زابل، اورزگان اور ہلمند اور جنوبی صوبے قندھار میں ووٹنگ کی شرح 10 فیصد سے بھی کم رہی۔ تادم تحریر حامد کرزئی اور عبداللہ عبداللہ دونوں انتخابات میں فتح کے دعوے کر رہے ہیں۔ بہرحال صدر کرزئی بنے یا عبداللہ عبداللہ، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ کفری نظام اُس وقت تک ہے جب تک امریکہ افغانستان میں ہے۔ جب امریکہ افغانستان سے ذلیل ہو کر نکلے گا تو یہ کفری نظام کی یہ عمارت بھی خود ہی ڈھیر ہو جائے گی اور وہ وقت زیادہ دور نہیں! ان شاء اللہ

☆☆☆☆☆

بقیہ: امیر بیت اللہ محسود شہیدؒ، خدامِ صلیب اور جھوٹی ابلاغی مہم

آج بھی آزمائش کی اس گھڑی میں صلیبی لشکر اور خدامِ صلیب ''فتح و کامرانی'' کے اعلانات کر رہے ہیں۔ ''ہم نے طالبان کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے، اُن میں پھوٹ پڑ چکی ہے، اب طالبان کا شیرازہ بکھر جائے گا''۔ اس کے مقابلے میں مجاہدین وہی کلمات کہتے ہیں، جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے آتش نمرود میں کودتے وقت اپنی زبان سے ادا کیے تھے، حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔ اور پھر یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ رب العزت اُسی طرح دست گیری کرنے اور مضطرب دلوں کو سنبھالا دینے پر قادر ہے، جس طرح وہ ہر زمانے میں طاغوتی طاقتوں کے سجدہ ریز نہ ہونے والوں اور ڈٹ کر ان کا مقابلہ کرنے والوں کو سنبھالتا اور اُن کی دست گیری فرماتا رہا ہے۔ وہ تو ہے ہی حیی و قیوم اور قریب و مجیب ذات! پھر وہ اپنے اُن کمزور بندوں کے قدموں میں ثبات کیوں نہیں عطا فرمائے گا، جو محض اُس کے وجہِ کریم کی خوشنودی کے لیے تمام دنیائے باطل سے بھڑ گئے ہیں!

جہاں تک تعلق ہے کسی فرد کے موت یا حیات کا تو یہ معاملہ کلیتاً اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے۔ یہاں سے تو ہر کسی کو بہرحال جانا ہی ہے ''كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۔وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَام'' رہے نام اللہ کا۔ البتہ یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رہے کہ اللہ کے دین کا کام کسی فرد کے مرہون منت کبھی بھی نہیں رہا۔ یہ دین کسی ایک شخصیت یا شخصیتوں کے مجموعوں کا محتاج نہیں۔ اس دین کی نصرت کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے چنیدہ بندوں کو ہمیشہ سے اٹھاتا رہا ہے اور آئندہ بھی اٹھاتا رہے گا!

ایک نہ ایک دن تو سب ہی کو موت کی وادی سے گزرنا ہے البتہ شہداء کا معاملہ بالکل مختلف ہے کہ وہ تو ''زندوں سے بھی زیادہ زندہ ہیں اور ابدی، لازوال اور دائمی زندگی کی پرلطف بہاروں میں اپنے ربِ اعلیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں سے مستفید ہو رہے ہیں''۔ یہ جہاد کا قافلہ اب رکنے اور تھمنے والا نہیں۔ ہزاروں مجاہدین اور بیسیوں عظیم قائدین اس راہ پر چلتے ہوئے جنتوں کو سدھار گئے ہیں لیکن قافلے کو تو چلتے رہنا ہے، یہاں تک کہ اس کے ہر راہی کی رسائی ''إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ'' کی منزل تک ہو سکے۔ ہر شہید ہونے والے مجاہد کے خون کی برکت سے جہاد کے اس شجرِ طیب کی آبیاری ہوتی ہے اور یہ مزید نکھر کر برگ و بار لاتا ہے، جس سے 'وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ' کا منظر سامنے آتا ہے۔ رہا معاملہ کفار و مرتدین کے جھوٹ کا تو اُن کے متعلق قرآن مجید واضح اور دوٹوک انداز میں فرماتا ہے ''كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ۔وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ''۔

☆☆☆☆☆

جب ملا محمد عمر حفظہ اللہ امیر المومنین بنے

نوید صدیقی

کابل کے محاذ پر:

اکتوبر 1995 کے اوائل میں طالبان کابل کے گرد مورچے مضبوط کر کے بڑے حملے کی تیاری کرتے رہے۔ 10 اکتوبر کو قندھار سے 400 ٹینکوں پر مشتمل تازہ دم فوج کابل کے محاذ پر پہنچ گئی اور شہر پر حملے کے لیے کمر کس لی۔ اگلے دن باقاعدہ لڑائی شروع ہو گئی۔ کچھ دن قبل چہار آسیاب طالبان کے قبضے سے نکل گیا تھا۔ 11 اکتوبر کی لڑائی میں طالبان نے اس پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ ایک ماہ تک وقفہ وقفہ سے کابل کے محاذ پر جھڑپیں جاری رہیں۔ 11 نومبر کو طالبان نے راکٹوں سے ایک بڑا حملہ کر کے کابل انتظامیہ کو شدید زک پہنچائی۔ 26 نومبر کو فریقین میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔ طالبان شہر میں داخل نہ ہو سکے اور قدرے پیچھے ہٹ کر از سر نو مورچے مستحکم کرنے لگے۔

1995ء کے آخر میں صورت حال:

1995ء کے اواخر میں صورت حال یہ تھی کہ ملک کے تیس صوبوں میں سے 15 پر طالبان کا قبضہ ہو چکا تھا۔ بقیہ 15 صوبوں میں سے 7 شمالی صوبے رشید دوستم کے پاس تھے، جس نے از راہ مصلحت طالبان سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ بقیہ 8 صوبوں میں سے کنڑ اہل حدیث حضرات کے پاس تھا۔ بامیان حزب وحدت کے قبضے میں تھا۔ سروبی اور جلال آباد حزب اسلامی کے کنٹرول میں تھے۔ اس طرح کابل حکومت کے پاس صرف پانچ صوبے رہ گئے تھے۔ اس لحاظ سے یہ حکومت کسی بھی طرح افغانستان کی نمائندہ حکومت کہلانے کی حق دار نہ تھی۔ مگر اقوام متحدہ سمیت تمام دنیا نے طالبان کی نمائندہ حیثیت کو تسلیم کرنے میں کوئی دل چسپی نہیں لی تھی۔

دیوہیکل روسی طیارہ طالبان کے قبضے میں:

طالبان کا کہنا تھا کہ کابل حکومت اب صرف بھارت اور روس کے سہارے چل رہی ہے۔ یہ بات اس وقت کھل کر سامنے آ گئی جب طالبان کے جیٹ طیاروں نے قندھار ایئر پورٹ کے اوپر محو پرواز ایک دیوہیکل روسی طیارے کو قندھار ایئر پورٹ پر اترنے پر مجبور کر دیا۔ یہ طیارہ سات روسی افراد کے عملے کے ساتھ دہلی سے کابل جا رہا تھا، اس میں کابل حکومت کے لیے جنگی ساز و سامان بھی تھا؛ جس میں کلاشنکوف کی 34 لاکھ گولیاں بھی شامل تھیں۔ طالبان نے طیارہ مع ساز و سامان کے ضبط کر لیا۔ تاہم عملے کی رہائی کے لیے یہ شرط پیش کی کہ روسی حکومت جہاد افغانستان کے دوران گرفتار اور لاپتہ کیے جانے والے علماء اور شہریوں کے بارے میں معلومات فراہم کرے۔

طالبان کے اس رویے سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان کے خمیر میں وہ شے کس قدر گندھی ہوئی تھی جسے مغربی دنیا ''بنیاد پرستی'' سے تعبیر کرتی ہے۔ سو ایسی حکومت بھلا طاغوتی طاقتوں کے لیے کیسے قابل قبول ہو سکتی ہے۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو ان واضح حقائق سے آنکھیں موندتے ہوئے طالبان کو مغربی ایجنٹ کہتے چلے آ رہے ہیں۔

طالبان کے خلاف متحدہ کونسل کا قیام:

نیا شمسی سال (1996) شروع ہوا تو نام نہاد کابل حکومت طالبان کے فیصلہ کن حملے سے پہلے پہلے اپنے بچاؤ کے لیے ہاتھ پیر مارتی نظر آئی۔ چند ہفتوں کی برف باری کے باعث جنگی سرگرمیاں معطل رہی تھیں مگر بہار آتے ہی ایک نئی جنگ چھڑنے کا خدشہ تھا۔ صدر ربانی کے نمائندے ڈاکٹر عبدالرحمٰن نے گل بدین حکمت یار، رشید دوستم، اور حزب وحدت کے لیڈروں سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ جنوری 1996ء میں یہ مشورے جاری رہے اور فروری میں ان دھڑوں نے ایک دس رکنی کونسل بنانے پر اتفاق کر لیا؛ جس میں طالبان شامل نہیں تھے۔ اس کونسل کا اصل ہدف باقی ماندہ افغانستان کو طالبان کے قبضے میں جانے سے روکنا تھا مگر بظاہر یہ بتایا جاتا رہا کہ کونسل تمام گروہوں کے اتفاق سے ملک میں قیام امن کی داعی ہے۔

طالبان کا اتحاد سے انکار:

حکومت پاکستان کو اس کونسل کے قیام پر تشویش تھی کیونکہ افغانستان کی سیاست سے طالبان کی بے دخلی سے وہاں ایک پاکستان دشمن حکومت کا مستحکم ہونا یقینی تھا۔ چنانچہ حکومت پاکستان نے ایک طرف حکمت یار، دوستم اور حزب وحدت کے لیڈروں کو طالبان سے مصالحت پر آمادہ کرنے کی کوشش کی اور دوسری طرف طالبان پر زور دیا کہ وہ اپنی بعض شرائط سے دست بردار ہو کر ان دھڑوں سے اتحاد کر لیں اور ان کے ساتھ مل کر کابل پر قبضے کی کوشش کریں۔ حکومت پاکستان نے طالبان کے رویے میں لچک پیدا کرنے کے لیے انہیں چمن سے ترکمانستان کی سرحد تک کئی ملین ڈالر کے خرچ سے ایک تجارتی شاہراہ بنوانے کا لالچ بھی دیا لیکن طالبان کسی اور طاقت سے برابر کی سطح پر اتحاد پر آمادہ نہ ہوئے۔ جن لیڈروں کے دامن پر ہزاروں بے گناہوں کا خون تھا اور جن کے ہاں عہد و پیمان کی کوئی حیثیت نہیں تھی؛ طالبان اپنی موجودہ پوزیشن میں ان سے اتحاد فضول سمجھتے تھے۔

ربانی کا بیرونی دورہ اور امداد:

صدر ربانی نے جب دیکھا کہ حکومت پاکستان طالبان کا دوسرے دھڑوں سے اتحاد کروانے پر ناکام ہو گئی ہے تو وہ ایک بار پھر سہانے سپنے دیکھنے لگا۔ 3 مارچ 1996ء کو صدر ربانی ساٹھ ارکان کا قافلہ لے کر ایران، ترکمانستان، تاجکستان اور ازبکستان کے دورے پر نکلے اس مہم میں اُس نے بین الاقوامی حمایت حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ اس کے نتیجے میں کئی ممالک نے کابل حکومت کی امدادی اضافہ کر دیا۔ روسی ٹرانسپورٹ طیارے تاجکستان اور یوکرائن سے لد کر کابل آنے لگے۔ بھارتی طیاروں نے بھی بگرام تک پروازوں کا معمول بنا لیا اور دھڑا دھڑ وہاں کرنسی کے ڈھیر، زمینی ریڈار اور طیاروں کے پرزہ جات منتقل کرنے لگے۔ بھارت نے کابل کی ایئر لائن آریانہ کو بھی منظم کر دیا۔ ایران بھی کابل حکومت کی مدد کے لیے آمادہ ہو گیا۔ اگرچہ گزشتہ سال احمد شاہ مسعود نے کابل میں حزب وحدت کے سینکڑوں افراد قتل کر کے ایران کو برافروختہ کر دیا تھا مگر اب

طالبان کا خطرہ بڑھتا دیکھ کرایران نے احمد شاہ مسعود نے دشمنی کو فراموش کر دیا۔ ایرانی حکومت نے مشہد کے قریب پانچ عسکری کیمپ بنا کر اسماعیل خان کے حامی پانچ ہزار جنگ جوؤں کو تربیت دینا شروع کر دی تا کہ وہ طالبان کے خلاف جنگ میں حصہ لیں۔ مشہد ایئرپورٹ سے طیارے اسلحہ لے کر روزانہ بگرام ہوائی اڈے پر اترنے لگے۔ بعض اوقات ایک ہی دن میں دس دس بارہ بارہ پروازیں ہوئیں۔

طالبان تشکیل حکومت کے موڑ پر:

ہمسایہ ممالک کی ان تمام تر سازشوں کے جواب میں طالبان کی توجہ اپنی صفوں میں اتحاد اور تنظیم پیدا کرنے پر مرکوز رہی۔ طالبان کے سربراہ ملا محمد عمر کے لیے فیصلہ کن وقت آ چکا تھا۔ ملا محمد عمر کے مخلص ساتھی جو علما اور مجاہد تھے انہیں احساس دلا رہے تھے کہ اب وہ لمحہ آ چکا ہے کہ انہیں ایک باقاعدہ اسلامی حکمران کے طور پر عنان حکومت سنبھالنے کا فیصلہ کرنا ہوگا۔ نہ صرف افغان عوام بلکہ دنیا کے کونے کونے سے افغانستان میں جہاد کے لیے جمع ہونے والے مجاہدین میں اتحاد و تنظیم قائم کرنے کے لیے بھی یہ فیصلہ ناگزیر تھا۔ طالبان یہ فیصلہ شورائیت کے ذریعے کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ مارچ 1996ء کے اواخر میں سینکڑوں علما قندھار میں جمع ہو گئے۔ حکمران کے انتخاب کا یہ طریقہ مروجہ جمہوریت سے کوسوں دور تھا۔ مگر خلیفہ، سلطان یا امیر کے انتخاب کے جو طریقے اسلامی شریعت اور کتب فقہ میں مذکور ہیں، ان کے لحاظ سے یہ سب سے موزوں تر انداز تھا۔ آنے والے علماء کی تعداد ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ یہ افغانستان کی قریبی تاریخ میں علمائے دین کی سب سے بڑی مجلس شوریٰ تھی جس نے ہر پہلو سے ملک کو درپیش سیاسی الجھنوں اور مشکلات کا جائزہ لیا۔ 20 مارچ سے لے کر 3 اپریل تک کئی مجلسوں میں مشورے جاری رہے۔ نیا نظام حکومت کیا ہو؟ اسلامی حکومت کا منشور اور آئین کیا ہوگا؟ سیاسی چیلنجوں کا سامنا کس طرح کیا جائے گا؟ غیر ملکی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں کا جواب کیسے دیا جائے گا؟ شریعت کے نفاذ کے لیے موثر طریقے کیا ہوں گے؟ عسکری تنظیم کس طرح بہتر بنائی جائے گی؟ نظام تعلیم کیا ہوگا اور لڑکیوں کی تعلیم کا بندوبست کس طرح مناسب ہوگا؟ اس طرح کی کئی اہم بحثیں جاری رہیں اور بہت اہم فیصلے ہوئے جن کی روشنی میں طالبان کی حکومت کا ایک مربوط خاکہ طے پا گیا۔

ملا محمد عمر امیر المومنین:

10 ذی القعدہ 1416ھ (4 اپریل 1996ء) تاریخ افغانستان کا ایک یادگار دن تھا۔ اس دن ملا محمد عمر کو ''امیر المومنین'' کے لقب کے ساتھ افغانستان میں طالبان کی حکومت کا متفقہ سربراہ اور امیر تسلیم کر لیا گیا۔ ملا محمد عمر نے اس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جبہ زیب تن کیا ہوا تھا جو قندھار کی مشہور زیارت گاہ ''خرقہ شریف'' میں محفوظ چلا آ رہا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جبہ افغانستان کے حکمران احمد شاہ ابدالی کو اس دور کے خلیفہ نے عطا کیا تھا اور صرف انتہائی خاص مواقع پر اس کی زیارت کرائی جاتی تھی۔ یہ ایک آہنی صندوق میں مقفل تھا اور زمانہ دراز سے یہ صندوق کسی سے کھل نہیں پایا تھا۔ مگر اس دن ملا محمد عمر کے ہاتھ لگاتے ہی صندوق آسانی سے کھل گیا۔ یہ ایک غیبی شہادت تھی، جس کا چرچا آناً فاناً دور دور تک ہو گیا۔ ملا محمد عمر جب یہ مبارک جبہ پہن کر مجمع عام میں نمودار ہوئے تو ہزاروں علماء اور قبائل کے عمائدین نے نعرہ بلند کیا: ''امیر المومنین، امیر المومنین'' یہ ایک تاریخی جلسہ تھا، جس کی صدارت ملک کے بزرگ ترین عالم دین مولانا عبد الغفور سینانی کر رہے تھے۔ ڈیڑھ ہزار علماء، سیکڑوں قبائلی عمائد اور ہزاروں عوام ہمہ تن گوش تھے۔

امیر المومنین کا تاریخی خطاب:

اس دن ملا محمد عمر نے اپنے مخصوص سادہ مگر موثر لہجے میں اس ناقابلِ فراموش تقریر کی۔ انہوں نے قرآن مجید کی آیت ''واعتصموا بحبل الله جميعا ....'' پڑھ کر اپنی گفتگو کا آغاز کیا اور کہا: ''عالم اسلام میں علماء کی مثال ایسی ہے جیسے جسم میں شریانیں! جو فعال رہیں تو جسم نشو ونما پاتا ہے اور مضبوط رہتا ہے۔ جب شریانیں کمزور ہو جائیں اور اپنا کام چھوڑ دیں تو روح جسم کا ساتھ چھوڑنے لگتی ہے، افعال معطل ہو جاتے ہیں اور جسم مردہ ہو جاتا ہے۔ اگر عالمِ اسلام کے علمائے کرام فکر اور عمل میں متفق ہو جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس لیے کہ سیاسی، اجتماعی اور اقتصادی ترقی مسلمانوں کی جماعتوں کے اتحاد پر منحصر ہے اور ان جماعتوں کے قائد علمائے راسخین ہیں.... اگر ہم متحد ہو جائیں تو کامیاب ہو جائیں گے اور امت کو مشقتوں اور مصائب سے نجات دلا دیں گے۔ حکومت اور صالح قیادت ہماری رفیق ہوگی۔ لیکن اگر ہم بکھر گئے اور اللہ کی اطاعت سے دور رہے تو خسارے میں پڑ جائیں گے۔ ہم دشمنوں سے مغلوب اور ان کی قوت کے آگے مجبور ہو جائیں گے۔ اب جواب دہی ہمارے کندھوں پر ہے۔ میں ایک بار پھر تاکید کرتا ہوں کہ اے برادر علمائے کرام! آپ متحد رہیں اور اس تحریک میں ہمارے ساتھ جو تعاون ممکن ہو، کر گزریں۔ بعض لوگ ہمارے اہداف کے بارے میں استفسار کرتے ہیں تو مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ہمارے اہداف و مقاصد نصف النہار سے زیادہ روشن ہیں۔ لوگ محروسہ صوبوں میں ہماری کارکردگی اور نظام دیکھ چکے ہیں کہ ہم کتاب اللہ پر فیصلے کرتے ہیں۔ اس کے احکام نافذ کر رہے ہیں، حدود شرعیہ قائم کر رہے ہیں، فتنہ وفساد کو جڑ سے اکھاڑ رہے ہیں، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ کر رہے ہیں، امن بحال کر رہے ہیں، لوگوں کو سکون اور چین لوٹا رہے ہیں''۔

☆☆☆☆☆

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تبوک کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں میں سے بہترین اور بدترین کے بارے میں آگاہ نہ کروں؟ بہترین آدمی وہ ہے جو گھوڑے کی پشت پر یا اونٹ پر یا پیدل میدان جہاد میں مصروف عمل ہوا اور اسی دوران اس کی موت آ جائے جبکہ بدترین شخص وہ فاجر ہے جو اتنا جری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتا ہے اور (اس کی منع کردہ) کسی چیز سے نہیں رکتا۔

(سنن نسائی)

تب وتاب جاودانہ (۲)

ام مصعبؒ

سترہ سالہ مصعب رحمہ اللہ' مجاہدین کی صفوں میں ایک ایسا جوہر تھا جس کی چمک ہر مجاہد محسوس کرتا تھا، چھوٹوں بڑوں سب کے لیے یہ قابل رشک ستارہ تھا، دین کی محبت، کفر سے نفرت، طاغوت کی بیخ کنی کے لیے اضطراب اور شریعت کی تنفیذ کے لیے بے قراری' مصعب رحمہ اللہ کے ہر قول اور عمل سے جھلکتی تھی۔ مصعب رحمہ اللہ کی خوش نصیب والدہ محترمہ نے اللہ کے اس مخلص بندے کی یادوں کی خوشبو مہکائی ہے۔ آیئے! خوشبوؤں کے ان جھونکوں سے اپنے دل ودماغ کو معطر کریں۔

یہ وہ لمحہ تھا جو ساری سعادتوں اور بشارتوں سمیت امتحان کا کڑا لمحہ تھا۔ شعوری زندگی میں ایمان کی پہچان پانے کے بعد تیس سالوں کے تمام اسباق کے امتحان کا لمحہ! وہ تھیوری تھی اور یہ پریکٹیکل۔ اس امتحان میں ناکامی سے تو زندگی بھر کی کمائی لٹ جانے کا اندیشہ تھا۔ مہربان مالک نے بڑھ کر تھام لیا۔ ''ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم '' وہ سننے جاننے والا ماں کے ساتھ تھا۔ ''انني معكما اسمع و ارى'' پھر باپ بھی آ گیا.... بے پناہ مضبوط دل کے اندر بھی چھناکا تو ہوا لیکن کرچیوں کی آواز باہر نہ آئی۔ اللہ تعالیٰ ساتھ تھا امتحان کے اس لمحے میں۔ شکر گزاری، قبولیت کی دعا، درجات کی بلندی، اپنے لیے شایانِ شان ثبات اور صبر مانگا اور دینے والے نے بھر بھر کر دیا۔ مالک کی شانِ کریمی یہ ہے کہ راستہ خود دکھاتا ہے اور اپنے فضلِ خاص سے چلنے کی توفیق اور اذن بھی دیتا ہے، پھر کئی گنا اجر کے وعدے کر کے حوصلہ افزائی کرتا چلا تا لے جاتا ہے اور پھر امتحان کے لمحوں میں کہیں تنہا نہیں چھوڑتا۔ کام سب اسی کی مدد اور توفیق سے ہو رہے ہوتے ہیں اور اس کے باوجود اجر اور کریڈٹ اپنے بندے کی جھولی میں ڈال دیتا ہے'ان ربی لغفور شکور' موت اور شہادت کا فرق صرف شہید ہو جانے والے کے لیے نہیں ہے۔ پیچھے رہ جانے والے بھی بچشمِ سر اس کو دیکھتے ہیں۔ صبر وسکینت کی ایک ایسی ٹھنڈک جس میں تڑپ کا نام ونشان بھی نہ ہو۔ اس لیے کہ قرآن کے صفحات اور احادیث کی بشارتیں شہید کی زندگی اور راحتوں بھری زندگی پر گواہ ہیں۔ جوان بیٹے کا مستقبل محفوظ ہو گیا تھا، اس کا کیریئر بن گیا تھا۔ بے مثال حسن کی مالک بہو والدین کو مفت میں مل گئی تھی، نہ جوتیاں گھسانی پڑیں نہ کسی کا منت کش احسان ہونا پڑا۔ وہ پی ایچ ڈی کر لیتا، کسی ملٹی نیشنل کمپنی میں دو لاکھ ماہوار پر مامور ہو جاتا، لیکن مستقبل تو پھر بھی مخدوش ہی رہتا۔ اب وہ ساری ڈگریاں سمیٹ کر امتحانِ زندگی میں بہت جلد سرخرو ہو کر دربارِ عالی میں حاضر ہو گیا تھا۔ حفظِ قرآن کی ڈگری، تین سال تراویح پڑھانے اور اعتکاف کی ڈگری، فی سبیل اللہ جہاد کی ڈگری (خالص جہاد، کفر کی فوج کے خلاف صف آراء ہو کر، مسلمانوں کے شکار پر مامور ہو کر نہیں!)، اور بالآخر شہادت کی ڈگری! آج ہم پلاٹوں اور قبضہ گروپوں ریئل اسٹیٹ کے کاروباروں کی دنیا میں ہیں۔ وہ ستتر (۷۷) پلاٹوں کا کوٹہ لے کر وہاں جا بیٹھا، جس ''ریئل اسٹیٹ'' کا چپہ چپہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہے (بحوالہ حدیث)۔ ستر پلاٹ شہادت کے اور سات پلاٹ حفظ قرآن کے۔ یہ پلاٹ عسکری پلاٹ ہیں جو اللہ کی راہ کے عسکریوں کے لیے وعدہ کیے گئے ہیں، اس جنت میں جس کی وسعت زمین وآسمان کے برابر ہے۔ جہاں ہر طرف عظیم الشان سلطنت کا سروسامان نظر آئے گا۔ جوان بچے کی جدائی پر بھی گھر والوں کو پرسکون دیکھ کر دنیا حیران ہوتی ہے۔

''بڑے سخت دل اور عجیب لوگ ہیں، چھوٹا سا بچہ بھیج دیا اور اب ایسے بیٹھے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں!!''

''یہ کہاں اٹھتا بیٹھتا تھا؟ اسے کس نے برین واش کیا؟''

ارے! قرآن کھول کر تو دیکھو، اسے اسی نے برین واش کیا جس نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو چھوٹی چھوٹی عمروں میں اپنا اسیر کر لیا تھا اور کافر منافق چڑ کر کہتے تھے ''غر هولاء دينهم '' انہیں ان کے دین نے جھلا دیوانہ کر دیا ہے، برین واش کر دیا ہے، انتہا پسند وجنونی بنا دیا ہے۔ تیرہ سالہ حضرت علی، سولہ سالہ سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہم، بعد ازاں انہی کے نقشِ قدم پر چلتے سترہ سالہ محمد بن قاسم رحمہ اللہ.... آخرت کا کیریئر بھی انہی عمروں میں بنا کرتا ہے، پھر تاریخ رقم ہوتی ہے۔ فاتح خیبر، فاتح ہندوستان، فاتح ایران .... ستر سال کے بوڑھے جرنیل نہیں ہوئے! وہ تو ہتھیار ڈالنا اور دنیا سنوارنا ہی جانتے ہیں مگر زبانیں نہیں رکھتیں.... لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کے پروردہ، مغرب کی ہیبت اور محبت کے اسیر، گرین کارڈ اور سٹیزن شپ کے پیچھے دیوانہ وار لپکتے لوگ اس کے علاوہ کہہ بھی کیا سکتے ہیں.....؟ ہو نہ ہو کہتے ہیں کہ......

''اتنی بڑی طاقت کے سامنے سر پھرے بن کر کھڑے ہونے کا یہی انجام ہونا تھا! بچہ گنوا دیا'' لاحول ولا قوة الا بالله۔ جب اللہ کی طرف سے امتحان کا لمحہ آیا تو ماں نے فوراً کتاب کھول لی۔ عین اسی مقام پر رواں تبصرہ اور اس لمحے کی پوری چشم دید گواہی موجود تھی، جب اس پھول کی پتیاں بکھریں۔

''اور سچے مومنوں (کا حال اس وقت یہ تھا) جب انہوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو کہہ اٹھے وہی چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اللہ اور

> مصعب کے ایک بزرگ نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ نہایت حسین اور خوش وخرم، چاند چہرہ لیے، حسین حوروں کے جھرمٹ میں اڑا اڑا پھر رہا ہے۔ اس کی شجاعت اور بہادری کی گواہی اس کے ساتھیوں اور امیر نے دی کہ میدان جہاد میں کس صبر، پامردی اور ثابت قدمی کا مظارہ وہ کرتا رہا اور پھر قمیص کا وہ خون آلود ٹکڑا ابھی ماں تک پہنچا، جس میں جنت کی خوشبو بسی تھی۔ وہ حیران کن خوشبو جس کی مہک بند پلاسٹک کے لفافے سے باہر امڈ امڈ آتی تھی، وہ اس کی شہادت تھی۔

اس کے رسول ﷺ کی بات بالکل سچی تھی اس واقعے نے ان کے ایمان اور سپردگی کو اور زیادہ بڑھا دیا۔ایمان لانے والوں میں ایسے لوگ موجود ہیں،جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا۔ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وقت آنے کا منتظر ہے۔انہوں نے اپنے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔(یہ سب کچھ اس لیے ہوا) تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں کو اُن کی سچائی کی جزا دے اور منافقوں کو چاہے تو سزا دے اور چاہے تو ان کی توبہ قبول کر لے۔بے شک اللہ غفور و رحیم ہے۔(الاحزاب ۲۲ تا ۲۴)

اللہ نے ہر اٹھنے والے اعتراض اور سوال کا جواب بہ زبانِ قرآن خود دیا۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کافروں کی سی باتیں نہ کیا کرو،جن کے عزیز و اقارب اگر کبھی سفر پر جاتے ہیں یا جنگ میں شریک ہوتے ہیں(اور وہاں کسی حادثے کا شکار ہو جاتے ہیں)تو وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مارے جاتے اور نہ قتل ہوتے۔اللہ اس قسم کی باتوں کو ان کے دلوں میں حسرت و اندوہ کا سبب بنا دیتا ہے،ورنہ دراصل مارنے اور جلانے والا تو اللہ ہی ہے اور تمہاری تمام حرکات پر وہی نگران ہے،اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مرو،بہر حال تم سب کو سمٹ کر اللہ ہی کی طرف جانا ہے۔''(آل عمران:۵۶تا۵۸)

اور یہ کہ..... ''یہ وہی لوگ ہیں جو خود تو بیٹھے رہے اور ان کے جو بھائی بند مارے گئے ان کے متعلق انہوں نے کہہ دیا کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو نہ مارے جاتے۔ان سے کہو'اگر تم اپنے اس قول میں سچے ہوتو خود تمہاری موت جب آئے تو اسے ٹال کر دکھا دینا۔''(آل عمران:۱۵۴)

''ان سے کہہ دو کہ'اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی موت لکھی ہوئی تھی وہ خود اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے۔''(آل عمران:۱۵۴)

ہمارا ایمان ہے کہ موت کا لمحہ اٹل ہے،عمر لکھی جا چکی ہے،وہ اللہ سے اتنی ہی عمر لے کر آیا تھا.... نہ لمحہ کم نہ زیادہ،اگر خدا نخواستہ اسے اجازت نہ دی جاتی تو وہ بلا اجازت چھپ کر چلا جاتا کیوں کہ شہادت اس کا مقدر ہو چکی تھی،اس کا جذبہ صادق تھا،وہ سرخرو ہو جاتا۔اور پھر جب جہاد فرض عین ہو چکا تو اسے والدین کی اجازت کی ضرورت بھی نہ تھی۔یہ تو اس کی سعادت مندی تھی کہ وہ دعائیں لے کر اور محبتیں دامن میں بھر کر ساتھ لے گیا۔اجازت نہ دینے پر گھر والے کس درجہ محروم رہ جاتے۔پناہ بخدا! اللہ کے راستے سے روکنے کے مجرم ہو جاتے۔منہ بسورتے تو گویا ناگواری کا برملا اظہار ہوتا۔پھر کس منہ سے سفارش کے طلبگار ہوتے؟ کس طرح سے''بیت الحمد'' کی امید باندھتے؟ یہ اللہ کی رحمت تھی کہ گھر کے ہر فرد نے اپنا یہ محبوب ترین کھلونا بہ رضا و رغبت اُس کے حضور پیش کر دیا۔کرتے کیسے نہ! کہ یہی ہر سال عید الاضحیٰ کی تربیت ہے۔اللّٰھم منك و لك''یا اللہ تیری ہی عطا ہے اور تیرے لیے حاضر ہے''۔

ہر سال اپنا اور اپنی اولاد کی جانوں کا فدیہ قائم مقام پیش کر کے زبانِ حال سے یہ کہا جاتا ہے کہ''اے اللہ!اس وقت یہ قبول فرما لے،جب ہماری اور ہمارے اسماعیل کی قربانی طلب کرے گا تو وہ بھی اسی طرح پیش کر دی جائے گی۔'' پھر پس و پیش کا کیا مقام رہ جاتا ہے! بلکہ سچ تو یہ ہے کہ

؎ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ہر سال حج کی ادائیگی کی تربیت اسی فدائیت کی تربیت ہے خواہ قربانی کی شکل میں ہو یا شیطان پر کنکریاں برسانے کی شکل میں.... ہمارا فرض اپنے حصے کی کنکریاں پھینک کر پورا ہو جاتا ہے اور ہم سرخرو ہو کر لوٹ آتے ہیں۔ہمارے مصعب نے اپنا فرض ادا کر کے زبان حال سے یہ گواہی دے دی:

ابابیلیں ہیں ہم
بس اس قدر ہی فرض ہے ہم پر
کوئی کنکر
کوئی پتھر
ذرا ان ہاتھیوں کے لشکروں پر پھینک دیں اور پھر
اُفق کے پار جا پہنچیں
جہاں ساروں کو جانا ہے
حساب اپنا چکانا ہے!
ہمیں لیکن.....
محض زخمِ جگر اپنا دکھانا ہے
پھر اس کے بعد کی دنیا کا ہر منظر سہانا ہے!

وہ تو زخم جگر لے کر سہانے مناظر کی دنیا میں لوٹ گیا،جب کہ ہمارا امتحان باقی ہے۔ہمارے حصے کی کنکریاں ہمیں کو مارنی ہیں،افق کے پار جانے سے پہلے پہلے۔ربنا افرغ علینا صبرا و توفنا مسلمین

آخری نماز جو اس نے پڑھائی،اس میں ان آیات کی تلاوت کی تھی،جن کا مفہوم ہے:

''جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں،انہیں مردہ نہ سمجھو،وہ تو حقیقت میں زندہ ہیں۔اپنے رب کے پاس سے رزق پا رہے ہیں۔جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے،اس پر خوش و خرم ہیں اور مطمئن ہیں کہ جو اہلِ ایمان ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں اور ابھی وہاں نہیں پہنچے ہیں' ان کے لیے بھی کسی خوف اور رنج کا کوئی موقع نہیں ہے۔وہ اللہ کے انعام پر شادان و فرحان ہیں اور ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔''(آل عمران:۱۶۹تا۱۷۱)

یہ اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم نہیں تو کیا ہے کہ والدین جب دعا کرتے رہے کہ ''واجعلنا للمتقین اماما''

''یا اللہ! انہیں متقیوں کی امامت عطا فرما''،تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو مصعب کے حق میں قبول فرمایا کہ کم عمری کے باوجود حافظ ہونے کی بنا پر اس روئے زمین کے متقی ترین لوگ(مجاہدین)اسے نماز کے لیے آگے کر دیتے اور وہ ننھا سپاہی رفیع الشان لوگوں کی امامت کی سعادت حاصل کرتا۔خود بھی روتا،اوروں کو بھی رلاتا۔

درج بالا آیات کی شانِ نزول کتنی سکینت بخش ہے کہ شہدائے احد نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ ہمارے وہ مسلمان بھائی جو دنیا میں زندہ ہیں،انہیں ہمارے حالات اور پر مسرت زندگی سے کوئی مطلع کرنے والا ہے،تا کہ وہ جہاد سے اعراض نہ کریں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''میں تمہاری یہ

بات ان تک پہنچا دیتا ہوں۔''اسی سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔(مسند احمد، ابی داؤد)۔ گویا یہ آیات شہداء کا ایس ایم ایس ہے...... پیغام ہے رہتی دنیا تک۔

خوابوں کا ایک تسلسل ہے جو مختلف لوگوں نے دیکھے۔ قرآن و حدیث کے حسین وعدوں میں سب ہی نے اسے گھرا دیکھا۔ ایک ساتھی سے اس نے کہا: ''گندی غلاظت بھری دنیا سے نکل کر حسین خوب صورت جنت میں آ گیا ہوں۔''

قبائے نور سے سج کر، لہو سے باوضو ہوکر

وہ پہنچے بارگاہِ رب میں کتنے سرخرو ہوکر!

چھوٹی سی عمر میں حیا کا یہ عالم کہ محبوب ترین بھائی کی بیوی نے کہا: ''مصعب نے کبھی آنکھ اٹھا کر مجھے نہیں دیکھا، وہ ہمیشہ اتنی مہارت سے نگاہ بچا لیتا تھا اور ہمیشہ نظر دائیں بائیں پھیر کر بات کرتا، عمر میں چھوٹا اور گھر میں سب سے چھوٹا ہو کر بھی وہ ایمان میں بہت بڑا تھا۔''

نگاہ کی حفاظت نے ہی شاید اس دورِ پرفتن میں اسے حوروں کی چاہ بنا دیا، اس اجمال کی تفصیل تاریخ میں درج ایک واقعے سے ملتی ہے، جس میں اسی طرح کا ایک کم عمر مجاہد جو اللہ کے دین کی راہ میں وارفتگی کے ساتھ نکلا۔ ابو قدامہ، اس دور کے مجاہد کمانڈر جو اس واقعے کے راوی ہیں، اس نوجوان کو کھانے کی ڈیوٹی پر مامور کرتے ہیں اور جب اس کے پاس سے گزرتے ہیں تو اسے سویا ہوا پاتے ہیں۔ چولہے پر ہانڈی دھرے وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر سو رہا تھا۔ اتنے میں ابو قدامہ نے اسے دیکھا کہ وہ نیند میں مسکرایا۔ مسکراہٹ بڑھی، پھیلی اور پھر کھلکھلاہٹ میں تبدیل ہوئی۔ وہ زور سے ہنس دیا اور اسی میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ حیران ہو کر وہ اٹھا اور امیر کو کھڑا پایا۔ انہوں نے اس سے مسکرانے اور ہنسنے کا سبب پوچھا۔ بصد پس و پیش نوجوان نے جس کا نام محمد تھا، بتایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے مجھے خواب میں جنت میں بلا لیا تھا، مجھے ایک خوب صورت نوجوان لے کر چلا۔ ایک مقام پر پہنچ کر وہ رک گیا اور کہا کہ اس دروازے کے اندر خواتین ہیں، میں آگے نہیں جا سکتا، آپ کھٹکھٹا کر چلے جائیے۔ میں اندر داخل ہوا تو حسین و جمیل خواتین کے جھرمٹ میں تھا۔ حیران ہو کر پوچھا، کیا تم میری بیویاں ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں ہم تو تمہاری باندیاں ہیں اور تمہیں تمہاری بیوی کے پاس لے کر جائیں گے، پھر میں آگے لے جایا گیا۔ حسین مناظر، خوبصورت محلات اور پھر وہاں ایک ناقابلِ یقین حسن کی مالک خاتون متعارف کروائی گئی جس کا نام مرضیہ تھا...... مرضیہ نے مجھے بتایا کہ میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ سے مانگا ہے' تمہاری اس خوبی کی بنا پر کہ تم نے دنیا میں اپنی نگاہ بچا کر رکھی ہے۔ میں آگے بڑھنے لگا تو مرضیہ کہنے لگی نہیں محمد تم کل میرے پاس آؤ گے، آج لوٹ جاؤ۔ اسی تکرار اور ہنسی میں میری آنکھ کھل گئی اور میں لوٹا دیا گیا۔''

اگلا دن معرکے کا دن ہے۔ گھمسان کا رن پڑتا ہے۔ محمد اپنی عمر سے بڑھ کر بہادری کے جوہر دکھاتا ہے۔ امیر کے دل میں ایک محبت آمیز غم کی لہر اٹھتی ہے۔ جب وہ معرکے کے اختتام پر ڈھونڈتا ہوا محمد کو شدید زخمی حالت میں پاتے ہیں تو لپک کر اسے گود میں لے کر کہتے ہیں: ''محمد! میں نے کہا تھا ناں کہ تم ابھی چھوٹے ہو، جنگ بہت مشکل چیز ہے۔''

محمد کہتا ہے ''نہیں! میری ماں نے مجھے اسی دن کے لیے پالا تھا، میری قمیص کا یہ خون آلود ٹکڑا لے جایئے اور میری ماں کو بتایئے کہ میں نے اس کی تمنا پوری کر دی ہے، دشمن کے خلاف بہادری سے لڑ کر شہادت پائی ہے، جایئے........ وہ دیکھیے!! مرضیہ آ گئی مجھے لینے'' پھر محمد کھلکھلایا اور عروسِ شہادت کو گلے لگا لیا۔

مصعب کا قصہ بھی یہی ہے۔ اس واقعے نے ماں کو بہو کا نام بھی بتا دیا، جس کی تلاش میں اس کی ماں کو گھر گھر پھرنا نہیں پڑا۔ دائمی ابدی بے مثل حسن والی، نگاہ کی حفاظت کا حق مہر لے کر راضی ہوگئی۔ مصعب کے ایک بزرگ نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ نہایت حسین اور خوش و خرم، چاند چہرہ لیے، حسین حوروں کے جھرمٹ میں اڑا اڑا پھر رہا ہے۔ اس کی شجاعت اور بہادری کی گواہی اس کے ساتھیوں اور امیر نے دی کہ میدان جہاد میں کس صبر، پامردی اور ثابت قدمی کا مظاہرہ وہ کرتا رہا اور پھر قمیص کا وہ خون آلود ٹکڑا بھی ماں تک پہنچا، جس میں جنت کی خوشبو بسی تھی۔ وہ حیران کن خوشبو جس کی مہک بند پلاسٹک کے لفافے سے باہر امڈ امڈ آتی تھی، وہ اس کی شہادت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ بلکہ ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ والی شہادت عطا کی، جس میں ماں کے حسین پھول کی ہر پتی بکھر گئی۔ ہر پتی لا الہ کی زندہ گواہ تھی۔ اس کے خون کی مہک وہی تھی کہ گلاب کی جڑوں میں پڑی مٹی سے کسی نے پوچھا کہ تم تو مٹی ہو، یہ خوشبو تم سے کیسے آتی ہے؟ تو مٹی نے کہا

جمالِ ہمنشین در من اثر کرد

وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

جس رب سے عشق کا وعدہ کیا تھا اسے پورا کر دکھایا۔ تاکہ جب اس کے حضور حاضری ہو اور وہ پوچھے کہ: ''اے میرے بندے! تیرے اعضاء کیا ہوئے؟'' تو وہ کہہ سکے، میرے مالک! وہ سب میں نے تیرے دین پر نچھاور کر دیے۔'' ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

میرا نامۂ اعمال دیکھو ذرا، روشنی ہی تو ہے

میرا لاشۂ پامال سمجھو بھلا، زندگی ہی تو ہے

ہاں یہی زندگی ہے مرے دوستو!

میں نے سوچا تھا یہ

گر نہ دینِ مبین پر یہ ہوتی فدا

اور کس کام آنی تھی یہ زندگی

ہاں یہی زندگی، ہاں یہی زندگی

(جاری ہے)

جب جہاد فرض عین ہو چکا تو اسے والدین کی اجازت کی ضرورت بھی نہ تھی۔ یہ تو اس کی سعادت مندی تھی کہ وہ دعائیں لے کر اور محبتیں دامن میں بھر کر ساتھ لے گیا۔ اجازت نہ دینے پر گھر والے کس درجہ محروم رہ جاتے۔ پناہ بخدا! اللہ کے راستے سے روکنے کے مجرم ہو جاتے۔ منہ بسورتے تو گویا ناگواری کا برملا اظہار ہوتا۔ پھر کس منہ سے سفارش کے طلبگار ہوتے؟

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے

مبین چیمہ

وہ بھوک کا ہمیشہ سے کچا تھا۔سکول، کالج حتیٰ کہ یونیورسٹی تک کے دنوں میں ہمیشہ یوں ہوتا کہ وہ آتے ہی کھانے پینے کی چیزوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیتا۔امی روٹی ڈال رہی ہوتیں تو اتنا صبر بھی نہ ہوتا کہ روٹی پکنے کا انتظار کرے۔وہ مٹھیاں بھر بھر سلاد کھانا شروع کر دیتا۔عافیہ دہائی دیتی ''امی بھائی کو کھانا کھانے کی بھی تمیز نہیں۔سلاد پہلے ہی ختم کر دیا ہے''۔تب تک وہ فرج سے بچا کھچا میٹھا ختم کر چکا ہوتا۔

امی اسے نظر بھر کر نہ دیکھتیں کہ کہیں اُن کی نظر نہ لگ جائے۔وہ تھا بھی ایسا ہی اونچا لمبا ، گورا چٹا اور صحت سے بھرپور۔صبح کھائے دو پراٹھے جانے کب کے ہضم ہو چکے ہوتے۔باہر سے خرید کر کچھ کھانے کی عادت نہیں تھی۔بس گھر آتے ہی وہ ہر کھانے والی چیز پر ٹوٹ پڑتا۔بقول عافیہ ''صبر نام کی کوئی چیز اُس میں نہیں''۔اس دن بھی وہ بھوک سے نڈھال آہستہ آہستہ مگر چوکنا قدم اٹھا رہا تھا۔جب مکئی کے چند بھٹوں پر اُس کی نظر پڑی جو کھیتوں سے دور اُگے ہوئے تھے۔اُس کے قدموں میں خود بخود تیزی آ گئی۔دو بھٹے توڑتے ہوئے اُس نے اوپر نیلگوں شفاف آسمان کی طرف دیکھا اور مسکرا دیا۔

''یارب! تیرا عطا کیا ہوا یہ رزق بھی برا نہیں''۔اُس نے اردگرد دور تک نظر دوڑائی، خستہ حال بستیاں جانے کب کی اجڑ چکی تھیں۔لوگ نقل مکانی کر چکے تھے یا مکانوں سمیت سوختہ کر دیے گئے تھے۔اُس کے اردگرد ویرانی سی ویرانی تھی۔اُس نے آہستہ آہستہ کچے بھٹے کھانا شروع کر دیے۔''واہ بھئی واہ آج کل تو ہم لکڑ ہضم پتھر ہضم بنتے جا رہے ہیں''۔وہ آہستہ آہستہ پتھروں پر پیر جماتا اپنے جانے پہچانے رستے پہ یوں چل رہا تھا جیسے کبھی بہت اچھا رزلٹ کارڈ ہاتھ میں لیے وہ اپنے گھر لوٹا کرتا تھا۔آج کا معرکہ بہت اہم تھا اور وہ اس میں سرخرو لوٹا تھا۔

اچانک اُسے محسوس ہوا جیسے کچھ معمول سے ہٹ کر ہوا اور اُسی لمحے اُس کی جیب میں موجود آلے نے اُسے کسی جنگی جہاز کی آمد سے باخبر کیا۔اردگرد چھپنے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔اس نے چوکنا نظروں سے چاروں طرف دیکھا اور ایک بڑے پتھر کے قریب لیٹ گیا۔سرمئی کپڑوں میں وہ پہاڑ کا ایک حصہ لگ رہا تھا۔جنگی ہیلی کاپٹر اُس کے سامنے سے پرواز کرتے ہوئے اوپر اور دائیں بائیں اُسے تلاش کر رہے تھے۔جب اچانک کہیں سے اُن پر فائر کھولا گیا۔

''ارے یہ کس نے حماقت کی''۔اس نے طیش میں آ کر سامنے پڑے پتھر پر مکا مارا۔''یا اللہ خیر! دشمن کو یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی کہ ہم یہاں پر ہیں''۔اس کی توقع کے عین مطابق فوراً ہی گولے برسنے شروع ہو گئے۔شام کا دھندلکا تھا اور رات کا اندھیرا ہونے میں ابھی کافی دیر تھی۔اس کی ذرا سے جنبش اس کی زندگی کا خاتمہ کر سکتی تھی۔وہ کافی دیر بے حس و حرکت پڑا رہا۔وہ جانتا تھا کہ اگر وہ بیس پچیس قدم آگے اور بڑھ جاتا تو وہ محفوظ پناہ گاہ میں پہنچ سکتا تھا۔نہ جانے اُس کی نگرانی کی جا رہی تھی یا اُس کے ٹھکانے کے بارے میں کسی نے مخبری کی تھی کہ اچانک ہی وہ گولوں کی بوچھاڑ میں گھر گیا۔''یا اللہ! اپنے دین کی نصرت فرما''۔وہ آیاتِ قرآنی کا ورد کرتے ہوئے ساتھ ساتھ دعا بھی مانگ رہا تھا۔اچانک اُس کے کندھے کے قریب تیز آگ سی محسوس ہوئی جس نے اُس کے جسم کو چیر دیا۔چند لمحوں کے بعد اُس نے اپنے چہرے اور گردن پر خون کی چپچپاہٹ محسوس کی اور پھر وہ اردگرد سے غافل ہو گیا۔وہ ایک اندھیرا کمرہ تھا جس میں جانے کتنے گھنٹوں یا دنوں کے بعد اُس کی آنکھ کھلی تھی۔اُس کے اوپر جھکے ہوئے چہرے نے بہت مسکرا کر اُسے دیکھا تھا۔''آپ کیسے ہیں خالد؟''

''میں بالکل ٹھیک ہوں''اس نے اٹھنے کی ناکام کوشش کی مگر کندھے کی تکلیف نے ہلنے نہ دیا۔''آرام سے..... قدرت آپ کو کچھ دن آرام دینا چاہتی ہے۔آپ کو کندھے پر زخم آیا ہے مگر اللہ کا شکر ہے کہ بہت گہرا نہیں۔بس چند دن آرام کریں اور پھر اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں''۔

اس نے قریب بیٹھے شخص کو دیکھنے کے لیے ایک بار پھر اوپر اٹھنے کی کوشش کی مگر درد کی ایک لہر پورے جسم میں پھیل گئی اور اُس نے نڈھال سا ہو کر سر تکیے پر گرا لیا۔''آپ کون ہیں؟''اس نے بمشکل پوچھا۔مگر پھر اپنے سوال کے بے تکے پن کا خود ہی احساس کر کے چپ ہو گیا۔''میں کون ہوں؟''وہ یقیناً مسکرایا تھا۔''میں تمہارا دوست ہوں، تمہارا بھائی ہوں، تمہارا ڈاکٹر ہوں، تمہارا ساتھی ہوں اور فی الحال تمہاری خدمت پر معمور ہوں''وہ اب آپ سے تم پر آ گیا تھا۔

''تم دوائی کھانے سے پہلے دودھ پی لو، پھر میں تمہیں دوائی کھلاتا ہوں''۔اس کے تیماردار نے اسے کہا۔مگر مارے نقاہت کے وہ سر نہ اٹھا سکا۔وہ الٹا لیٹا ہوا تھا، بستر آرام دہ تھا۔وہ جو مدتوں پتھروں پر سویا تھا، ایسے نرم بستر کی عادت اُسے کہاں رہ گئی تھی۔تب اُس کے تیماردار نے اُس کا سر تھوڑا سا اوپر کر کے دودھ کا گلاس اُس کے ہونٹوں سے لگا دیا اور چند لمحوں کے بعد دوائی کے زیر اثر وہ پھر سو چکا تھا۔جانے اُس عارضی پناہ گاہ میں کتنے دن بیتے۔جب ایک دن اُس نے اپنے اردگرد بہت سے لوگوں کی آوازیں سنیں۔اُن دنوں اُس کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو چکی تھیں۔

اُس کے اردگرد بہت سے زخمی تھے۔اُن میں سے کچھ زخموں سے کراہ رہے تھے اور کچھ بآواز بلند تلاوت کلام پاک کر رہے تھے۔اس کے کندھے کا زخم کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا۔اس لیے وہ جلدی سے بستر سے اٹھا کہ کسی دوسرے کے لیے جگہ خالی کر دی جائے۔وہ سارے لوگ بری طرح زخمی تھے۔اُن کے اوپر بارود کی بارش کی گئی تھی۔جانے کتنے اُدھر ہی اپنی جانیں کھو چکے تھے۔۔اُس غار نما کمرے میں ایک موم بتی تھی، جس کی روشنی میں طبیب اور تیمار دار دوسروں کے زخموں کی رفوگری میں مصروف تھے .... آہ! کیا بے سروسامانی سی بے سروسامانی تھی۔نہ دوائیں نہ ٹیکے نہ خوراک نہ پانی۔اُس نے بے بسی سے اپنے چاروں طرف دیکھا اور تب اُس کا دل چاہا کہ عیش کی نیند سوئے ہوئے عشرت کدوں میں آگ لگائے دے۔بے حسی کی انتہا پر پہنچے ہوئے لوگوں کو جھنجھوڑ کر جگا دے۔آخر اُن کو کیوں احساس نہیں ہو

رہا کہ اُن کی آزادی، اُن کی غیرت کی جنگ لڑتے ہوئے یہ مٹھی بھر لوگ اگر تھک گئے تو یہاں صدیوں تک غلامی کے اندھیرے رہیں گے۔آخر کیوں اُنہیں احساس نہیں ہو رہا۔

''کیا بات ہے۔خالد تم بے چین نظر آرہے ہو؟'' اس کا طبیب کسی زخمی کی مرہم پٹی سے فارغ ہو کر اُس طرف آنکلا تھا جدھر وہ کھڑا تھا۔''مجھے صبح باہر جانا ہوگا۔ورنہ اتنے لوگ بھوک سے مر جائیں گے''۔اُس نے قطعیت سے کہا''میں چل پھر سکتا ہوں''۔''نہیں تم باہر نہیں جاؤ گے۔تمہارے پیچھے دشمن شکاری کتوں کی طرح لگے ہوئے ہیں اور فی الحال تمہارا نقصان ہم برداشت نہیں کر سکتے۔تمہاری زندگی ان سب سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ جو تم کر سکتے ہو وہ ان میں سے کوئی بھی نہیں کر سکتا''۔اُس نے اُس کا کندھا تھپکتے ہوئے اُسے پُرسکون کرنے کی کوشش کی تھی۔خشک دودھ کا ڈبہ کب کا ختم ہو چکا تھا۔روٹی کے سوکھے ٹکڑے اگر چند ایک پڑے بھی تھے تو اُن کو کائی لگ چکی تھی۔البتہ چشمے کا پانی حاضر تھا جو پتھروں سے ڈھکا ہوا تھا اور اوپر سے شاید نظر نہیں آرہا تھا۔یہ ارد گرد کے آباد شہر خوراک او رادویات سے بھرے ہوئے ہیں۔کیا ان کے پاس ہمارے لیے اتنا بھی نہیں ہے۔میرے خدا!'' وہ غیض وغضب کا شکار ہونے لگا۔

''ان شہروں اور بستیوں کے رہنے والے کوتاہ قامت ہیں۔وہ لوگ ان کے لیڈر بنے ہوئے ہیں، جو ملک کو لوٹ لوٹ کے باہر لے گئے۔جن کا ملک اور اس قوم کے ساتھ اتنا ہی تعلق ہے کہ اس کو دونوں ہاتھوں سے لوٹیں۔غیر ممالک میں جاگیریں خریدیں اور عوام کو کفار کے ہاتھوں ٹکوں کے عوض بیچ دیں۔اور ان کی عزت کی خاطر، ان کی آزادی کی خاطر لڑنے والے دہشت گرد کہلائیں۔روئے زمین پر اُن کا کوئی ٹھکانہ نہ ہو۔یہ ملک، یہ زمین ہم اتنی آسانی سے تو اغیار کے ہاتھوں میں جانے نہیں دیں گے'' اُس نے کھولتے سر پر پانی کا گلاس ڈالا اور ایک کراہتے ہوئے زخمی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

آج دن کو ایک مدرسے پر بمباری کی گئی تھی۔جس کے نتیجے میں اسی (۸۰) کم سن طلباء شہید ہو گئے تھے۔جوابی کارروائی سے ڈرتے ہوئے اُنہوں نے قریبی بستیوں کو رات کے اندھیرے میں اجاڑنے کا فیصلہ کیا تھا اور اُن پر ایسی بمباری کی کہ جس کا جیتی جاگتی دنیا کو بالکل علم نہیں کہ کتنے لوگ جانوں سے گئے، کتنے گھر اجڑے، کتنے بچے اپنے ہی ملک کی فوج کے بموں سے آنکھیں کھولنے سے پہلے مار دیے گئے۔

''کیا کلمہ گو مسلمانوں کو مارو گے؟ کیا عورتوں اور بچوں، جن کی حفاظت کی تم نے قسم کھا رکھی ہے اُن کو مارو گے؟ کیا اپنی ہی آبادیوں پر گولے برساؤ گے؟ کیا اپنی ہی مسجدیں ویران کرو گے؟ تو کیا آخرت میں نہ پوچھے جاؤ گے کہ آخر کس لیے، کس جرم میں انہیں مارا گیا؟ کیا رب تعالیٰ نہ پوچھے گا کہ کیا میرا نام لینے پر؟ کیا میرا حکم بجا لانے پر تم نے بستیوں کی بستیاں اجاڑ دیں'' اس کے دماغ میں لاوا سا ابل رہا تھا۔وہ اس بند غار سے جلد از جلد نکلنا چاہتا تھا۔اُسے اپنے زخموں کی پرواہ تھی نہ درد کی شدت کی۔بس اُس کے اندر ایک کھولتا لاوا تھا، جو اس کو کبھی بھی چین نہیں لینے دیتا تھا۔

فجر کی نماز اُس نے اس حال میں ادا کی کہ نماز کی جگہ خون ہی خون تھا۔اُس نے اپنے خون آلود کپڑوں کو دیکھا، جانے کتنے دنوں سے اُس کے جسم پر یہی لباس تھا۔اس کے ہاتھوں اور ماتھے پر خون جم چکا تھا۔''آہ! خونِ مسلم کی یہ ارزانی! ان بستیوں کو صرف اس لیے اجاڑا گیا کہ ان سے لاکھوں میل دور آبادیوں کے مکین سکھ چین سے سو سکیں۔جن کے ہاتھوں امت مسلمہ کے حکمران بک چکے ہیں۔اگر چین ہمیں نہیں تو چین تم بھی نہ پا سکو گے....!'' اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔''میرے رب! ہر مسلمان کے سینے میں وہ آگ دہکا دے جو کفر کو جلا کر راکھ کر دے اور جو بے حسی کی نیند سوئے ہوئے مسلمانوں کو اٹھا کھڑا کرے''۔اگلی صبح بہت سرد تھی۔چشمے کا پانی برف کی طرح سرد تھا۔شام کو اس نے یہاں سے نکلنے کا تہیہ کر لیا۔وہ ان پتھروں اور ان پہاڑوں سے بہت اچھی طرح مانوس ہو چکا تھا۔اُس شام اُس نے اپنا ضروری سامان لیا اور چپکے سے کھسک گیا۔

اور وہ گرمیوں کی ایک تپتی دوپہر تھی، جب وہ بغداد کے مضافات میں ابوعبداللہ کے ساتھ بیٹھا مختلف سکیموں پر غور کر رہا تھا۔ابوعبداللہ کے گھر زیتون کے درخت کی ٹھنڈی چھاؤں پر بیٹھ کر زیتون اور ٹماٹر کے ساتھ خبز (روٹی) کھاتے ہوئے اُس نے ایک مدت کے بعد سکون محسوس کیا تھا۔دشمن پسپا ہو چکا تھا۔دشمن کا مورال انتہا کی حد تک گر چکا تھا اور وہ یہاں سے بھاگنے کی تیاریوں میں تھا۔

ابوعبداللہ اسے بستیوں کی ویرانیوں کی کہانیاں سناتا رہا۔اُسے عفت مآب بیٹیوں اور بہنوں کے اجڑنے کی داستانیں سناتا رہا اور وہ گم صم سا اُس کا منہ تکتا رہا۔

''یہی کچھ کیا یہی سب کچھ وہاں بھی ہونیوالا ہے؟ وہ جو پہاڑوں کے اُس پار میرا وطن ہے۔تو یہ کس کا وطن ہے؟ یہ کس کی مائیں بہنیں لٹی ہیں! یہ ہزاروں لاکھوں ذہنی مریض جو عراق کے گلی کوچوں میں نظر آتے ہیں، یہ کسی کے کچھ لگتے ہیں؟ یہ سب تمہارے ہی تو ہیں''۔اس کے اندر سے آواز آئی۔آٹھ دس لاکھ لوگ مارے جا چکے ہیں۔زخمیوں کا کوئی شمار نہیں۔مگر سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز ذہنی امراض ہیں جن میں متاثرین مبتلا ہیں اور وہ آہستہ آہستہ اپنی سدھ بدھ کھوتے جا رہے ہیں۔انسانی زخم آخر کتنا ظلم برداشت کرے۔غیر ملکی درندے جب کسی گلی محلے سے گزرتے ہیں تو تہذیب کی دھجیاں اڑا دیتے ہیں۔ابھی پچھلے دنوں.....'' ابوعبداللہ چند لمحوں کے لیے رکا۔اس نے اپنے اوپر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''ابھی چند دن پہلے بغداد کی وہ معصوم چودہ سالہ بچی جو سکول سے آرہی تھی، ان درندوں کے ہاتھ لگ گئی۔اُس کی ماں اور بھائی جب خبر ملنے پر اُس کو بچانے کے لیے آئے تو اُن کے سامنے ان درندوں نے اُس کے ساتھ وہ سلوک کیا کہ انسانیت کانپ اٹھی۔جب اُس کو بچانے کے لیے اُس کے بھائی اور ماں آگے بڑھے تو یہ انسانی حقوق کے علمبردار اُسے گھسیٹتے ہوئے اُس کے گھر لے گئے۔وہاں پر لے جا کر نہ صرف ان سب کو قتل کیا گیا بلکہ پٹرول چھڑک کر انہیں اور ان کے گھر کو بھی جلا دیا گیا۔اور مزے کی بات یہ کہ.....'' ابوعبداللہ کے چہرے پر حقارت اور طنز بیک وقت نمودار ہوا۔''اس سب کی رپورٹنگ غیر ملکی اداروں نے کی۔کسی مسلمان کو یہ توفیق نہیں کہ وہ کم از کم ان مظالم کو ہی آشکارا کر سکیں'' وہ یہ سب کچھ انتہائی اضطراب کے عالم میں سنتا رہا۔

(جاری ہے)

خراسان کے گرم محاذوں سے

جمع وترتیب: عمر فاروق

صوبہ	مقام	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
16 جولائی 2009ء				
کنڑ	منوگئی	مجاہدین اور افغان فوج کی جھڑپ	2 فوجی ٹینک تباہ	10 مرتد افغان فوجی ہلاک
قندھار	زہری	افغان فوجی کانوائے پر کمین	۔	6 افغان فوجی ہلاک
	لشکرگاہ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	۔	8 افغان فوجی ہلاک
	میوند	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 گاڑی، 1 ٹرک تباہ	6 افغان فوجی گرفتار
پکتیکا	برسل	افغان فوجی مرکز پر حملہ	1 رینجر پک اپ غنیمت	8 افغان فوجی ہلاک، 10 گرفتار
چاری کر	کلاچی	امریکی کانوائے پر کمین	1 امریکی ٹینک تباہ	14 امریکی فوجی ہلاک
لوگر	چک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
	خارور	امریکی ٹینک پر راکٹ حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	2 امریکی فوجی ہلاک
قندوز	چمن	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر پک اپ تباہ	4 پولیس اہلکار ہلاک
فاریاب	فیض آباد	افغان فوجی کمانڈر پر کمین	3 موٹر سائیکل غنیمت	فوجی کمانڈر سمیت 4 فوجی گرفتار
وردگ	۔	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
	سید آباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
	ورسک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 سپلائی ٹرک تباہ	۔
غزنی	۔	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر پک اپ تباہ	6 افغان فوجی ہلاک
ننگرہار	شہزاد	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	۔	3 امریکی، 7 افغان فوجی ہلاک
21 جولائی 2009ء				
پکتیا	گردیز	ضلع کی تمام سرکاری عمارتوں پر مجاہدین کا حملہ	ہائی کورٹ، میونسپلٹی، انٹیلی جنس دفاتر اور پولیس	50 پولیس اہلکار ہلاک
	زرمت	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	2 رینجر پک اپ، 1 ٹرک تباہ	16 مرتد افغان فوجی ہلاک
	″	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	2 کنٹینر، 1 پک اپ تباہ	جانی نقصان معلوم نہیں ہوسکا
تخار	بنگئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 پولیس گاڑی تباہ	4 پولیس اہلکار ہلاک
	″	سیکورٹی کمپنی کی چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ اور 1 گاڑی تباہ	جانی نقصان معلوم نہیں ہوسکا
پکتیا	زرمت	پولیس کانوائے پر کمین	3 پولیس گاڑیاں تباہ	14 پولیس اہلکار ہلاک
خوست	یعقوبی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	۔	۔
	مانڈر	سیکورٹی گارڈز کے کانوائے پر حملہ	2 فوجی گاڑیاں تباہ	جانی نقصان معلوم نہیں ہوسکا
	صابری	سپلائی کانوائے پر حملہ	1 سپلائی گاڑی تباہ	ڈرائیور گرفتار
	″	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	۔	6 افغان فوجی ہلاک
	″	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک

زابل	میزان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3رومن ٹینک تباہ	11رومن فوجی ہلاک
خوست	۔	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	4پولیس اہلکار ہلاک
وردگ	ورسک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
کابل	۔	ائیر پورٹ پر میزائل حملہ	نقصان معلوم نہیں ہوسکا	جانی نقصان معلوم نہیں ہوسکا
	۔	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	4افغان فوجی ہلاک
لغمان	شنگئی	فرانسیسی کانوائے پر کمین	۔	4فرانسیسی فوجی ہلاک
	استحکام پل	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1رینجر پک اپ تباہ	5افغان فوجی ہلاک
	سورخاقان	سپلائی کانوائے پر کمین	2آئل ٹینکر تباہ	۔
نورستان	غازی آباد	فوجی مرکز پر میزائل حملہ	۔	۔
	جلالہ	سپلائی کانوائے پر کمین	5سپلائی ٹرک تباہ	۔
کنٹر	منوگی	امریکی کانوائے پر کمین	۔	8امریکی فوجی ہلاک
	مٹہ پور	امریکی بیس پر میزائل حملہ	نقصان معلوم نہیں ہوسکا	جانی نقصان معلوم نہیں ہوسکا
کپیسا	۔	پولیس پارٹی پر کمین	۔	1پولیس اہلکار ہلاک، 1زخمی
	تگاب	افغان فوجی کانوائے پر کمین	۔	4افغان فوجی ہلاک
	؍؍	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فرانسیسی ٹینک تباہ	5فرانسیسی فوجی ہلاک
قندوز	خان آباد	افغان فوجی کانوائے پر کمین	۔	8افغان فوجی ہلاک
	؍؍	جرمن فوجی کانوائے پر کمین	۔	8جرمن فوجی ہلاک
	؍؍	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ تباہ	جانی نقصان معلوم نہیں ہوسکا
	باغ شرکت	2ریموٹ کنٹرول بم حملے	2پولیس گاڑیاں تباہ	10پولیس اہلکار ہلاک
	چاردرہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1جرمن ٹینک تباہ	3جرمن فوجی ہلاک
	؍؍	ائیر پورٹ پر میزائل حملہ	۔	۔
قندھار	ناری	امریکی ہیلی کاپٹر پر اینٹی ائیر کرافٹ گن سے حملہ	ہیلی کاپٹر تباہ	ہیلی کاپٹر میں موجود 30امریکی فوجی ہلاک
	خوشاب	امریکی ہیلی کاپٹر پر میزائل حملہ	MI.8 ہیلی کاپٹر تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	اگام	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	۔	۔
	زہاری	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1رینجر پک اپ تباہ	6افغان فوجی ہلاک
	سپین بولدک	افغان فوجی کانوائے پر کمین	۔	5افغان فوجی ہلاک
	پنجوائی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	۔	8امریکی فوجی ہلاک، 11زخمی
ہلمند	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	۔	7برطانوی فوجی ہلاک، 4زخمی
	؍؍	افغان فوجی کانوائے پر کمین	۔	4افغان فوجی ہلاک، 3زخمی
	گرشک	افغان فوجی کانوائے پر کمین	۔	3افغان فوجی ہلاک
	خان شین	امریکی مرکز پر میزائل حملہ	نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا
	؍؍	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	کجاکی	برطانوی ٹینک پر کمین	1برطانوی ٹینک تباہ	6برطانوی فوجی ہلاک

ہرات	۔	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	3افغان فوجی ہلاک
بغلان	جلگئی	پولیس گاڑی پر کمین	1رینجر پک اپ تباہ	4رینجر ہلاک
لوگر	خاردر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
	فتح خوا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	جرخ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	پولی عالم	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	فتح خوا	فوجی مرکز پر میزائل حملہ	نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا
پکتیکا	۔	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	4افغان فوجی ہلاک
	سیروبی	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1فوجی گاڑی غنیمت	4افغان فوجی ہلاک، 5 گرفتار
بادغیس	بلامرغاب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	2افغان فوجی کمانڈر ہلاک
	"	سپلائی کانوائے پر کمین	3 سپلائی ٹرک، 2 رینجر پک اپ تباہ	19 گارڈ ہلاک
فراح	دلارام	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	6افغان فوجی ہلاک
23 جولائی 2009ء				
باغیس	غورمچ	امریکی فوج کے ساتھ جھڑپ	۔	4امریکی فوجی ہلاک
خوست	دومنڈو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	کمانڈر سمیت 5 پولیس اہلکار ہلاک
وردگ	سیدآباد	سپلائی کانوائے پر کمین	2ٹرک، 3فوجی گاڑیاں تباہ	۔
سمنگان	دوآب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1پولیس گاڑی تباہ	افسر سمیت 5 پولیس اہلکار ہلاک
قندوز	چاردرہ	جرمن فوجی کانوائے پر کمین	۔	10 جرمن فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	۔	10 برطانوی فوجی ہلاک
	نادِعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	7امریکی فوجی ہلاک
قندھار	۔	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1رینجر پک اپ تباہ	9افغان فوجی ہلاک، 3زخمی
24 جولائی 2009ء				
ہلمند	گرسر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	موسیٰ قلعہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	۔	2 برطانوی فوجی ہلاک
بلخ	چاربولدک	امریکی کانوائے پر کمین	2امریکی ٹینک تباہ	8امریکی فوجی ہلاک
قندھار	زہاری	2ریموٹ کنٹرول بم حملے	۔	5امریکی فوجی ہلاک
	میوند	سپلائی کانوائے پر کمین	6 سپلائی ٹرک تباہ	6 سیکورٹی گارڈ ہلاک
پکتیا	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
	"	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	لجی منگل	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر تباہ	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا
وردک	جلریز	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2امریکی ٹینک تباہ	8امریکی فوجی ہلاک
غزنی	رشدان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1پولش ٹینک تباہ	5پولش فوجی ہلاک

غزنی	حضرت ترک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	-	4افغان فوجی ہلاک
ہرات	شینڈنڈ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر پک اپ تباہ	سیکورٹی کمانڈر ہلاک
قندوز	-	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر پک اپ تباہ	4افغان فوجی ہلاک
	باغ شرکت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 جرمن ٹینک تباہ	4 جرمن فوجی ہلاک
پکتیکا	گیان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
کنڑ	منوگی	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
قندوز	چاردرہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر پک اپ تباہ	5افغان فوجی ہلاک
		25 جولائی2009ء		
ہلمند	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	6 نیٹو فوجی ہلاک
	چرخیانو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	-	9 برطانوی فوجی ہلاک
	لشکرگاہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	7 برطانوی فوجی ہلاک
ننگرہار	خوجیانو	افغان فوج کے ساتھ جھڑپ	-	5افغان فوجی ہلاک
بادغیس	غورچ	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
باغیس	غورچ	امریکی فوج کے ساتھ جھڑپ	-	4امریکی فوجی ہلاک
		26 جولائی2009ء		
خوست	-	ملٹری ہاسپٹل اور پولیس دفاتر پر 3 فدائی حملے،فدائی حملوں کے بعد 15 مجاہدین نے دست بدست لڑائی کی	-	بیسیوں مرتد فوجی ہلاک
ہلمند	-	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	-	7 نیٹو فوجی ہلاک
	نادعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 برطانوی ٹینک تباہ	5 برطانوی فوجی ہلاک
ہرات	-	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	-	9 نیٹو فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 رینجر پک اپ تباہ	6افغان فوجی ہلاک
	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
وردگ	تنگی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
	جغتو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2امریکی ٹینک تباہ	11امریکی فوجی ہلاک
خاریاب	-	امریکی وافغان فوجی کانوائے پر کمین	1امریکی ٹینک،1 رینجر گاڑی تباہ	5امریکی،6افغان فوجی ہلاک
کابل	-	کنڑ کے گورنر پر حملہ	-	3 گارڈ ہلاک
	-	اطالوی فوجی کانوائے پر کمین	1اطالوی ٹینک تباہ	6اطالوی فوجی ہلاک
	سیروبی	پولیس سٹیشن پر حملہ	پولیس سٹیشن تباہ	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا
	ً	سپلائی کانوائے پر کمین	4 آئل ٹینکر تباہ	-
		27 جولائی2009ء		
ہلمند	مرجہ	2 ریموٹ کنٹرول بم حملے	2امریکی ٹینک تباہ	10امریکی فوجی ہلاک
قندھار	-	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	1امریکی ٹینک تباہ	7امریکی فوجی ہلاک
قندوز	خان آباد	صدارتی امیدوار پر حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	5افغان فوجی ہلاک
غزنی	رشدان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 پولش ٹینک تباہ	5 پولش فوجی ہلاک

28جولائی2009ء				
ہلمند	نادِعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	کجاکی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	ـ	5امریکی فوجی ہلاک
	زعفرانی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	ـ	7برطانوی فوجی ہلاک
	〃	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	ـ	5امریکی فوجی ہلاک
	مجید چوک	برطانوی فوج پر کمین	1برطانوی ٹینک تباہ	9برطانوی فوجی ہلاک
	〃	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	ـ	11افغان فوجی ہلاک
ہلمند	گرمسر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	ـ	7امریکی فوجی ہلاک
پکتیکا	سرحوضہ	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	2امریکی ٹینک تباہ	10امریکی فوجی ہلاک
قندھار	ڈنڈ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	10پولیس اہلکار ہلاک
لوگر	خارور	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
لغمان	ـ	پولیس کمانڈر پر حملہ	ـ	پولیس کمانڈر ہلاک
خوست	یعقوبی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	ـ	3امریکی فوجی ہلاک
	〃	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا
29جولائی2009ء				
قندھار	شاہ ولی کوٹ	امریکی ہیلی کاپٹر پر میزائل حملہ	امریکی ہیلی کاپٹر تباہ	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا
	〃	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	4امریکی ٹینک تباہ	22امریکی فوجی ہلاک
وردگ	نرخ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2برطانوی ٹینک تباہ	11برطانوی فوجی ہلاک
وردگ	نرخ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
لوگر	بابس	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
کابل	سیروبی	فرانسیسی فوجی قافلے پر کمین	ـ	2فرانسیسی فوجی ہلاک، 4زخمی
پکتیا	زرمت	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2 گاڑیاں تباہ	5افغان فوجی ہلاک
ہرات	انجل	سیکورٹی چیک پوسٹ پر حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	2افغان فوجی ہلاک
فراح	دلارام	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا
کپیسا	تگاب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	5افغان فوجی ہلاک
غور	پسابند	امریکی فوج کے ساتھ جھڑپ	ـ	1امریکی فوجی ہلاک، 1زخمی
31جولائی2009ء				
ہرات	دختر	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2رینجر پک اپ تباہ	25افغان فوجی ہلاک
غزنی	گیلان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
خوست	نادرشاہ کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	6افغان فوجی ہلاک
لوگر	ـ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	6افغان فوجی ہلاک
بغلان	نہرین	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر تباہ	3پولیس اہلکار ہلاک

بغلان	برکہ	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پرحملہ	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر تباہ	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا
ننگرہار	دوربابا	افغان فوجی کانوائے پر کمین	-	3افغان فوجی ہلاک
قندھار	ائیرپورٹ	میزائل حملہ	نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا
"	ارغنداب	امریکی بیس پرحملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
زابل	-	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	-	3افغان فوجی ہلاک
وردگ	نرخ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
	"	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
پکتیکا	شراتا	افغان فوجی گاڑی پر کمین	-	2افغان فوجی ہلاک
2اگست2009ء				
کابل	پغمان	امریکی ہیلی کاپٹر پرمیزائل حملہ	ہیلی کاپٹر تباہ	ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی ہلاک
ہلمند	باباجی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	6افغان فوجی ہلاک
	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
	کجاتی	چیک پوسٹ پرحملہ	-	7افغان فوجی ہلاک
	نوا	5ریموٹ کنٹرول بم حملے	3امریکی ٹینک تباہ	13امریکی فوجی ہلاک، 9زخمی
	خانشین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	خانشین	فوجی مرکز پرحملہ	نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا
	نادِعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1برطانوی ٹینک تباہ	6برطانوی فوجی ہلاک
	موسیٰ قلعہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2امریکی ٹینک تباہ	10امریکی فوجی ہلاک
	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	-	3امریکی فوجی ہلاک، 2زخمی
	نادِعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1برطانوی ٹینک تباہ	6برطانوی فوجی ہلاک
	نوا	2ریموٹ کنٹرول بم حملے	1امریکی ٹینک تباہ	10امریکی فوجی ہلاک
	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	9افغان فوجی ہلاک
بغلان	-	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	5پولیس اہلکار ہلاک
زابل	قلات	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
	"	2ریموٹ کنٹرول بم حملے	3افغان فوجی گاڑیاں تباہ	20افغان فوجی ہلاک
	"	سپلائی کانوائے پر کمین	3افغان فوجی گاڑیاں تباہ	7افغان فوجی ہلاک
تخار	-	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1جرمن ٹینک تباہ	4جرمن فوجی ہلاک
کپیسا	نگراب	نیٹو کانوائے پر کمین	1نیٹو ٹینک تباہ	8نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	زہاری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	-	1امریکی فوجی ہلاک، 3زخمی
ہرات	جزری	اطالوی فوجی کانوائے پر کمین	1اطالوی فوجی گاڑی تباہ	2اطالوی فوجی ہلاک
	شینڈنڈ	اطالوی فوجی مرکز پرحملہ	-	-
پکتیا	فورٹ عبداللہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	7پولیس اہلکار ہلاک
کنڑ	تسوکی	افغان فوجی مرکز پرحملہ	-	6افغان فوجی ہلاک، 2 گرفتار
اف				

ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	۔	7افغان فوجی ہلاک
	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	5افغان فوجی ہلاک
پروان	۔	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	۔	3پولیس اہلکار ہلاک
بادغیس	۔	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2رینجر پک اپ گاڑیاں تباہ	2افغان فوجی ہلاک
7اگست2009ء				
لوگر	پولی عالم	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3امریکی ٹینک تباہ	15امریکی فوجی ہلاک
	برکی برک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2امریکی ٹینک تباہ	9امریکی فوجی ہلاک
پکتیا	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	〃	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	۔	4امریکی فوجی ہلاک
	گردیز	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	۔	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جا سکا
قندھار	۔	امریکی و افغان فوجی میٹنگ پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	۔	10امریکی،22افغان فوجی ہلاک
	۔	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	سیکورٹی چیک پوسٹ تباہ	7افغان فوجی ہلاک
قندوز	چاردرہ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	۔	3افغان فوجی ہلاک
وردگ	سیدآباد	امریکی فوجی مرکز پر میزائل حملہ	نقصان معلوم نہیں کیا جا سکا	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جا سکا
	جلریز	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	۔	4امریکی فوجی ہلاک
زابل	شاہ جوئے	سپلائی کانوائے پر کمین	1افغان فوجی گاڑی تباہ	4افغان فوجی ہلاک
فریاب	دولت آباد	الیکشن کانوائے پر حملہ	1 گاڑی تباہ	4 گارڈ ہلاک
ہلمند	نادِعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	۔	7افغان فوجی ہلاک
	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
غزنی	قرہ باغ	سپلائی کانوائے پر کمین	4 سپلائی ٹرک،3فوجی گاڑیاں تباہ	4افغان فوجی ہلاک
8اگست2009ء				
کابل	کابل شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1اطالوی ٹینک تباہ	5اطالوی فوجی ہلاک
قندھار	معروف	افغان فوجی کانوائے پر کمین	۔	3افغان فوجی ہلاک،5زخمی
غرور	خشرو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
زابل	قلات	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	۔	5افغان فوجی ہلاک
	قلات	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	5افغان فوجی ہلاک
پکتیا	گردیز	امریکی فوجی مرکز پر میزائل حملہ	نقصان معلوم نہیں کیا جا سکا	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جا سکا
لوگر	برکی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
9اگست2009ء				
غزنی	قرہ باغ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3امریکی ٹینک تباہ	13امریکی فوجی ہلاک
کپیسا	کوہ بند	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	۔	3پولیس اہلکار ہلاک
	تگاب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فرانسیسی ٹینک تباہ	5فرانسیسی فوجی ہلاک
قندوز	۔	جرمن فوجی کانوائے پر کمین	1 جرمن ٹینک تباہ	4 جرمن فوجی ہلاک

لوگر	اتیمور	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
زابل	شاہ جوئے	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	-	3افغان فوجی ہلاک،13انٹیلی جنس اہلکار ہلاک
پروان	-	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پرحملہ	-	3پولیس اہلکار ہلاک
ہلمند	موسیٰ قلعہ	2ریموٹ کنٹرول بم حملے	2برطانوی ٹینک تباہ	10برطانوی فوجی ہلاک
	دوشہرا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	نوزاد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	〃	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	7امریکی فوجی ہلاک
خوست	علی شیر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
ارزگان	ڈائی کونڈی	افغان فوجی کانوائے پرکمین	-	3افغان فوجی ہلاک،3 گرفتار
وردگ	دولت خیل	افغان فوجی کانوائے پرکمین	-	4افغان فوجی ہلاک
	〃	امریکی بیس پرمیزائل حملہ	نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا
10اگست 2009ء				
لوگر	-	پولیس ڈیپارٹمنٹ اورالیکشن آفس پرچار فدائی حملے	-	50پولیس اہلکار،20امریکی فوجی ہلاک ومتعدد زخمی
ننگرہار	جھڑی ہار	امریکی کانوائے پرفدائی حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	10امریکی فوجی ہلاک
قندھار	ارغنداب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2امریکی ٹینک تباہ	10امریکی فوجی ہلاک
	〃	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 گاڑی تباہ	افغان فوجی کمانڈر زخمی،گارڈز ہلاک
	〃	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	-	5افغان فوجی ہلاک،7زخمی
زابل	-	افغان فوجی کانوائے پرکمین	2افغان فوجی گاڑیاں تباہ	13افغان فوجی ہلاک
ہلمند	گرمسر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
زابل	شاہ جوئے	2ریموٹ کنٹرول بم حملے	2فوجی گاڑیاں تباہ	8افغان فوجی ہلاک
تخار	خواجہ بہاؤالدین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1پولیس گاڑی تباہ	4پولیس اہلکار ہلاک
	〃	پولیس کانوائے پرکمین	-	10پولیس اہلکار ہلاک
	〃	پولیس کانوائے پرکمین	1پولیس گاڑی تباہ	10پولیس اہلکار ہلاک
ہرات		ہرات ایئرپورٹ پرمیزائل حملہ	نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جاسکا
کنٹر	شینگل	پولیس چیک پوسٹ پرحملہ	-	2پولیس اہلکار ہلاک
نورستان		افغان فوجی کانوائے پرکمین	-	6افغان فوجی ہلاک
11اگست 2009ء				
وردگ	سیدآباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	〃	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
	〃	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	خان شین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
	نوزاد	سپلائی کانوائے پرکمین	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک،ٹرک ڈرائیور گرفتار
قندوز	بگرام	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	افغان فوجی کمانڈر سمیت 3 گارڈ ہلاک

پکتیا	زرمت	سپلائی کانوائے پر کمین	3 سپلائی گاڑیاں تباہ	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جا سکا
ہرات	۔	سپلائی کانوائے پر کمین	2 سپلائی گاڑیاں تباہ	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جا سکا
	۔	سپلائی کانوائے پر کمین	2 سپلائی گاڑیاں تباہ	ڈرائیور ہلاک
12اگست2009ء				
کابل	پغمان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	10افغان فوجی ہلاک
لوگر	جرخ	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	۔	7امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	موسیٰ قلعہ	2 ریموٹ کنٹرول بم حملے	2امریکی ٹینک تباہ	10امریکی فوجی ہلاک
	″	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	6افغان فوجی ہلاک
پروان	کوہ صافی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	3افغان فوجی ہلاک
قندوز	۔	افغان فوجی کمانڈر پر کمین	۔	فوجی کمانڈر ہلاک
	۔	پولیس کمانڈر پر کمین	۔	افغان پولیس کمانڈر ہلاک
پکتیا	ڈنڈ پٹھان	امریکی فوجی کانوائے پر مارٹر حملہ	۔	جانی نقصان معلوم نہیں کیا جا سکا
وردگ	نرخ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	10افغان فوجی ہلاک
13اگست2009ء				
لوگر	۔	نیٹو فوجی کانوائے پر کمین	۔	26نیٹو فوجی ہلاک
ارزگان		ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	4نیٹو فوجی ہلاک
	۔	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	7افغان فوجی ہلاک
پروان	۔	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2نیٹو ٹینک تباہ	8نیٹو فوجی ہلاک
وردگ	مدن سہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	4نیٹو فوجی ہلاک
پکتیا	گردیز	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	4نیٹو فوجی ہلاک
	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	4نیٹو فوجی ہلاک
لغمان	علی نگر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
بلخ	کلدار	افغان فوجی چیک پوسٹ پر حملہ	۔	2افغان فوجی ہلاک، 2زخمی
	چمتال	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	6افغان فوجی ہلاک
	″	افغان فوجی کانوائے پر کمین	۔	4افغان فوجی ہلاک

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

سعیداللہ خراسانی

15 جولائی:

لنڈی کوتل: ناٹو کو تیل سپلائی کرنے والے قافلے پر حملہ، **2** ہلاک

لنڈی کوتل میں ناٹو فورسز کو تیل سپلائی کرنے والے قافلے پر نامعلوم افراد کے حملہ میں 2 افراد ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔تفصیلات کے مطابق تحصیل لنڈی کوتل کے علاقے خیبر چنگی خیل کے مقام پر قریبی پہاڑوں سے مجاہدین نے افغانستان میں ناٹو فورسز کو تیل سپلائی کرنے والے قافلے پر راکٹوں اور خودکار ہتھیاروں سے حملہ کر دیا جس سے ایک آئل ٹینکر میں زبردست دھماکے کے بعد آگ بھڑک اٹھی، جس کے نتیجے میں آئل ٹینکر اور اس میں موجود لاکھوں روپے کا تیل جل کر ضائع ہوگیا۔مجاہدین نے بکا خیل کے قریب بنوں میران شاہ روڈ کے کنارے ریموٹ کنٹرول بم نصب کر رکھا تھا، جو زوردار دھماکے سے پھٹ گیا۔جس کے نتیجے میں موقع سے گزرنے والی پولیس موبائل دھماکے کی زد میں آگئی اور ایس ایچ او منصف شاہ سمیت 8 پولیس اہل کار زخمی ہوگئے۔بعد میں دو زخمیوں نے دم توڑ دیا۔

17 جولائی:

باجوڑ و خیبر ایجنسی سے سکیورٹی اہل کاروں کی لاشیں برآمد

باجوڑ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر خار میں بابا گئی چیک پوسٹ سے تین حکومتی اہل کاروں کی لاشیں ملی ہیں۔قتل ہونے والوں میں ایک لیوی اہل کار بھی شامل ہے۔تینوں اہل کاروں کو اغوا کے بعد قتل کیا گیا۔ادھر خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ سے ایک خاصہ دار اہل کار کی لاش ملی ہے۔خاصہ دار کو ایک روز پہلے اغوا کیا گیا تھا۔مہمند ایجنسی کے علاقے مہمند میں مکان پر گولہ گرنے سے ایک شخص شہید ہوگیا۔

4 اگست:

شمالی وزیرستان: فورسز اور مجاہدین میں جھڑپ، **10** اہل کار ہلاک

میران شاہ میں مجاہدین نے ایف سی کے کیمپ پر راکٹوں اور خودکار ہتھیاروں سے حملہ کیا۔اس موقع پر فائرنگ کا تبادلہ ہوا، جس کی زد میں آکر تین اہل کار ہلاک اور چھ زخمی ہوگئے۔جبکہ دتہ خیل میں بھی مجاہدین نے سکیورٹی فورسز کی چیک پوسٹ اور قلعے پر راکٹوں اور خودکار ہتھیاروں سے حملہ کیا۔اس دوران ایک گولہ گرنے سے سات اہل کار ہلاک ہوگئے۔

7 اگست:

ٹانک میں ڈاکو ترکستان گروپ کے ٹھکانوں پر محسود طالبان مجاہدین کے حملے۔

ٹانک میں ملازئی اور عمر اڈا میں ترکستان ڈاکو کے ساتھیوں پر محسود طالبان مجاہدین کے حملوں کے دوران بیٹنی قبیلہ کے 18 افراد ہلاک ہوگئے۔

9 اگست:

شمالی وزیرستان کے علاقے میر علی میں ریموٹ کنٹرول بم حملہ میں متعدد سکیورٹی اہل کار ہلاک اور شدید زخمی ہوگئے۔سکیورٹی فورسز کا قافلہ بنوں سے میران شاہ جا رہا تھا جب کانوائے میر علی کے قریب علاقہ پیر کلے پہنچا تو ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ کر دیا گیا۔

کرم ایجنسی میں مجاہدین نے سکیورٹی فورسز کے قافلے پر حملہ کر کے 80 لاکھ روپے مالیت کی سرکاری دوائیں غنیمت کر لیں۔ذرائع کے مطابق سکیورٹی فورسز کے قافلے پر سدہ کے علاقے خواڑ کلے میں مجاہدین نے حملہ کر دیا اور قافلے سے 80 لاکھ روپے کی دوائیں اور دیگر سامان بطورِ غنیمت حاصل کیا۔

10 اگست:

شمالی وزیرستان میں فوجی قافلے پر بم حملہ، **2** اہل کار ہلاک، مہمند ایجنسی میں امن کمیٹی کا سربراہ مار دیا گیا۔

شمالی وزیرستان میں سکیورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ میں 2 اہل کار ہلاک ہوگئے جبکہ 4 زخمی ہوئے۔دوسری جانب مہمند ایجنسی کی تحصیل خوازئی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں امن کمیٹی کا سربراہ ملک اجمل خان مارا گیا۔

13 اگست:

وانا میں حکومتی جرگہ کا سربراہ ملک حادین خان بم حملہ میں اپنے دو ساتھیوں سمیت ہلاک۔

16 اگست:

بینگورہ کے علاقے نوے کلے میں سکیورٹی فورس کی چیک پوسٹ پر شہیدی حملہ میں متعدد اہل کار ہلاک۔

18 اگست:

میران شاہ میر علی روڈ پر شہیدی حملہ میں ابتدائی طور پر کئی اہل کار ہلاک ہوگئے۔شہیدی حملہ آور نے بارود سے بھری گاڑی چیک پوسٹ سے ٹکرا دی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے امریکی ڈرون حملے:

17 جولائی: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ سے تقریباً تیس کلومیٹر دور بہادر کلے پر ڈرون حملہ کیا گیا، جس میں چار افراد شہید ہوئے۔

6 اگست: جنوبی وزیرستان میں امریکی میزائل حملہ میں امیر بیت اللہ محسود شدید زخمی ہوگئے۔جبکہ اُن کی اہلیہ شہید ہوگئیں۔تفصیلات کے مطابق وزیرستان میں لدھا کے گاؤں زانگڑا میں امیر بیت اللہ محسود کے سسر ملک اکرام الدین کے گھر پر جاسوس طیارے سے 2 میزائل داغے گئے۔بعد ازاں طالبان نے امیر بیت اللہ محسود کی شہادت کی تصدیق کر دی۔

11 اگست: جنوبی وزیرستان میں جاسوس طیارے کے میزائل حملے میں 12 افراد شہید۔میزائل حملہ جنوبی وزیرستان کے علاقے کانی گورم میں زنگی خیل نامی قبائلی کے گھر میں قائم مجاہدین کے تربیتی کیمپ پر کیا گیا۔جاسوس طیارے نے تین میزائل فائر کیے۔

21 اگست: شمالی وزیرستان کے علاقے ڈانڈے درپہ خیل میں امریکی میزائل حملہ میں خواتین و بچوں سمیت 15 افراد شہید ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

صلیبی جنگ اور آئمۃ الکفر

صفی اللہ خان

☆افغانستان میں فتح جلد اور آسانی سے حاصل نہیں ہوگی: اوباما

امریکی صدر بارک اوباما نے کہا ہے کہ ''افغانستان میں فتح جلد اور آسانی سے حاصل نہیں ہوگی''۔امریکی شہر فونکس میں سابق فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے اوباما نے شدت پسندی کے خلاف جنگ کو ضروری قرار دیتے ہوئے کہا ''اگر اسے نہ روکا گیا تو القاعدہ کی محفوظ پناہ گاہوں میں اضافہ ہوگا اور وہاں امریکیوں پر حملوں کی سازشیں تیار ہوں گی''۔

☆افغانستان میں طالبان حالیہ برسوں کے دوران بہتر طور پر منظم ہوئے ہیں: مولن

امریکی فوجی سربراہ مائیک مولن نے کہا: ''افغانستان میں طالبان حالیہ برسوں کے دوران بہتر طور پر منظم ہوئے ہیں اور اتحادی افواج کو آنے والے دنوں میں سخت لڑائی کا سامان کرنا ہوگا''۔افغانستان میں تعینات امریکی کمانڈر نے تسلیم کیا ہے کہ طالبان افغانستان میں غالب قوت بن گئے ہیں۔اُس نے کہا ''اتحادی افواج کے خلاف طالبان کی شدید کارروائیاں بڑے شہروں میں امریکی فوج کی تعداد میں اضافے پر مجبور کر رہی ہیں''۔

☆ طالبان اپنا دائرہ وسیع کر رہے ہیں: جنرل اسٹینلے مک کرسٹل

امریکی جریدے کو دیے گئے انٹرویو میں جنرل اسٹینلے مک کرسٹل نے کہا: ''طالبان اپنے مضبوط گڑھ جنوبی افغانستان سے نکل کر اب شمال اور مغرب کی سمت بڑھ رہے ہیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طالبان اپنا دائرہ وسیع کر رہے ہیں۔امریکہ افغانستان میں دفاعی حکمت عملی پر مجبور ہو گیا ہے''۔

جب گدھے نے شیر کی کھال پہنی تھی تو سچ مچ اپنے آپ کو شیر سمجھنے لگا اور کچھ لوگ اس سے مرعوب بھی ہو گئے تھے مگر آخر اپنی فطرت سے مجبور ہو کر اس نے آوازیں نکالنا شروع کر دیں۔پھر اس کے بعد اُس کے ساتھ جو کچھ ہوا اس دوران بھی اس نے بڑی آوازیں نکالیں مگر وہ کسی نے نہ سنیں۔مندرجہ بالا بیانات بھی اسی حقیقت کی غمازی کرتے ہیں۔اب دیکھنا ہے تو یہ ہے کہ صلیبی گدھوں میں مار کھانے اور مار کھا کر شور کرنے کی سکت کب تک ہے؟؟؟

☆ طالبان اتحادی افواج کو افغانستان میں نہیں، لندن و واشنگٹن میں شکست دینے کے خواہاں ہیں

امریکی فوج کو مشاورت فراہم کرنے والے دفاعی ماہر ڈیوڈ کل کلن نے کہا ہے کہ طالبان افغان شہریوں کی کرزئی حکومت سے مایوسی سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔اُس نے کہا کہ طالبان اتحادی افواج کو افغانستان میں نہیں، لندن و واشنگٹن میں شکست دینے کے خواہاں ہیں اسی لیے اُن کی خواہش ہے کہ افغانستان میں طویل قیام کے ذریعے اتحادی افواج کو تھکا دیں۔

صلیبیوں نے ٹھیک سے مجاہدین کی حکمت عملی کو جان لیا ہے کیونکہ نائن الیون کی صورت میں انہیں ایک ایسا گھاؤ لگا ہے جس کے زخم وہ گذشتہ آٹھ سال سے مسلسل چاٹ رہے ہیں اور آئندہ بھی لمبی مدت تک یہ مزہ چکھتے رہیں گے۔اس لیے انہیں عقل کے ناخن لیتے ہوئے صلیبی جنگ سے دست بردار ہو کر جزیہ دینا قبول کر لینا چاہیے وگرنہ مجاہدین اسلام تو اُن کے ''گھروں'' میں پہنچنے ہی والے ہیں۔

☆ہم آئندہ 2 سال میں افغانستان کا کنٹرول افغان افواج کے ہاتھ میں دے دیں گے یا شکست کھا کر واپس چلے جائیں گے: ڈیوڈ کل کلن

افغانستان میں امریکی فوجی سربراہ جنرل اسٹینلے مک کرسٹل کے نئے سینئر مشیر ڈیوڈ کلن نے ایک امریکی ادارے میں خطاب کرتے ہوئے کہا ''اگلے 2 سال کے دوران افغانستان میں شدید لڑائی ہوگی۔ہم آئندہ 2 سال میں کامیاب لڑائی کے بعد افغانستان کا کنٹرول افغان افواج کے ہاتھ میں دے دیں گے یا شکست کھا کر واپس چلے جائیں گے''۔اُس نے کہا ''ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے، ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ ہم کتنے اخراجات برداشت کر سکتے ہیں''۔

ڈیوڈ کل کلن نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ امریکی افغانستان سے دم دبا کر بھاگیں گے یا صرف لاشیں امریکہ کو لے کر جائیں گے۔بہر حال کھسیانی بلی کی طرح کھمبا نوچنے کی ڈیوٹی اب 'افغان فوج' کے حوالے کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

☆افغانستان میں 40 سال لگ سکتے ہیں: برطانیہ کے نئے آرمی چیف کا بیان

برطانوی فوج کے نئے سربراہ جنرل ڈیوڈ رچرڈز نے کہا ہے کہ برطانوی فوج اگلے تیس سے چالیس سال تک افغانستان میں رہ سکتی ہے اور نیٹو افواج کا افغانستان سے فوری طور پر نکلنے کا کوئی امکان نہیں۔اُس نے کہا کہ جنگ کے اختتام کا اندازہ بہت مشکل ہے۔

☆القاعدہ نے پاکستان کے دور دراز علاقوں میں اپنے ٹھکانے منتقل کر دیے ہیں: اوباما

امریکی صدر نے دعویٰ کیا ہے کہ القاعدہ نے اپنے ٹھکانے پاکستان کے دور دراز کے علاقوں میں منتقل کر دیے ہیں۔ریاست ایریزونا کے بیرونی جنگی مہمات میں حصہ لینے والے سابق فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے اُس نے کہا ''افغانستان میں امریکی فوجیں پولنگ اسٹیشنوں کو محفوظ بنانے کے لیے کام کر رہی ہیں۔افغانستان میں عسکریت پسندوں پر راتوں رات فتح حاصل نہیں کر سکتے''۔

اوباما کے بقول امریکی فوجیں افغانستان میں پولنگ اسٹیشنوں کو محفوظ بنانے کے لیے کام کر رہی ہیں۔حالیہ افغان صدارتی انتخابات کس حال میں ہوئے اور دوران انتخاب کیا کچھ امن و امان اور پولنگ کی شرح کیا رہی؟ یہ سب محتاج بیان نہیں۔امریکی فوجیں تو پولنگ اسٹیشنوں تک کو فتح نہیں کر سکیں۔اوباما کے مطابق ''افغانستان میں راتوں رات فتح حاصل نہیں کی جا سکتی''، صلیبی افواج گذشتہ آٹھ سال سے افغانستان میں موجود ہیں اور گذرے ہوئے یہ آٹھ سال امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے لیے بھیانک اور کرب ناک رات کی حیثیت رکھتے ہیں۔اتنے لمبے عرصے کے بعد بھی یہ کہنا کہ ''راتوں رات فتح حاصل نہیں کر سکتے''، اس حقیقت کی غمازی کرتا ہے کہ صلیبیوں پر طاری ہونے والی شکست و ذلت کی یہ رات اب کبھی ختم ہونے والی نہیں (ان شاء اللہ)۔

☆☆☆☆☆

اک نظر ادھر بھی

صبغت الحق

☆امریکی فوج میں خودکشیاں روکنے کے لیے 50 ملین ڈالر کا منصوبہ

گذشتہ 5 سال کے دوران جنگی صورت حال سے بڑھتے ذہنی دباؤ کی وجہ سے امریکی فوجیوں میں خودکشیوں کے رجحان میں دوگنا اضافہ ہوا ہے۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کا ایک ڈاکٹر رابرٹ اس منصوبے کی سربراہی کر رہا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اگلے 5 سال کے دوران 5 لاکھ فوجیوں سے ذاتی قسم کے سوال کیے جائیں گے۔

امید ہے کہ ان پانچ سالوں میں تمام امریکی فوجی یا تو مارے جا چکے ہوں گے یا پھر خودکشیاں کر چکے ہوں گے۔ ان شاءاللہ

☆برطانوی ہیلی کاپٹر افغانستان میں لڑاکا کارروائیوں کے لیے تیار نہیں: جان ریڈ

برطانیہ کے سابق وزیر دفاع جان ریڈ نے کہا ہے کہ ''افغان جنگ کے تین برسوں میں برطانوی فوجیوں نے بارہ ملین گولیاں استعمال کیں۔ برطانوی ہیلی کاپٹر افغانستان میں لڑاکا کارروائیوں کے لیے تیار نہیں''۔ ایک برطانوی اخبار نے انکشاف کیا ہے کہ افغانستان میں موجود ہیلی کاپٹر فوجیوں کو ایک جگہ سے لے جانے کے قابل نہیں ہیں اور پوری طرح مسلح بھی نہیں ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ان ہیلی کاپٹروں میں kevlar Armour نامی آلہ لگانے کی ضرورت ہے جس کی قیمت ایک لاکھ 69 ہزار ڈالر ہے۔

برطانوی نظام سلطنت اس حد تک دیوالیہ ہو چکا ہے کہ گذشتہ تین سالوں کے دوران استعمال ہونے والی گولیوں کی گنتی بھی شروع کر دی گئی ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ وہ ہیلی کاپٹروں کو مسلح کرنے کے لیے کیا طریقہ کار اپناتے ہیں۔

☆جرمنی نے افغانستان میں مزید فوج بھیجنے سے انکار کر دیا۔

ایک جرمن اخبار سے گفتگو کرتے ہوئے جرمن وزیر دفاع فرانز جوز وجونگ نے کہا ہے کہ افغانستان میں پہلے ہی جرمنی کے 4500 فوجی موجود ہیں اور نیٹو سیکرٹری کی مزید فوج بھیجنے کی درخواست مسترد کر دی۔

اپنے کئی فوجیوں کو جہنم واصل کروانے کے بعد اب جرمنی کو آہستہ آہستہ عقل آ رہی ہے۔ ان شاءاللہ عنقریب دیگر صلیبی اتحادی بھی امریکہ کے ساتھ تعاون سے توبہ کر لیں گے۔ مگر ابھی تک نام نہاد مسلم حکومتوں کی جانب سے امریکہ کو کرائے کے فوجی مسلسل فراہم کیے جا رہے ہیں۔ امریکہ کو کرائے کے فوجی فراہم کرنے میں ترکی سرفہرست ہے۔ جبکہ پاکستان تو 'فرنٹ لائن اتحادی' کی حیثیت رکھتا ہے۔ امید ہے کہ ان شاءاللہ بہت جلد ان کی آنکھوں سے بھی ڈالر کی پٹی اتر جائے گی، جب ان کا آقا و مولا امریکہ خود دیوالیہ ہو کر بھیک مانگتا پھرے گا۔

☆افغان آرمی کے حملے میں پاکستانی سیکورٹی اہل کار ہلاک 11 زخمی۔

جنوبی وزیرستان کے علاقے انگور اڈہ کے قریب پاکستانی آرمی اور افغان نیشنل آرمی کے درمیان جھڑپ کے نتیجے میں پاکستان آرمی کا ایک اہل کار ہلاک ہو گیا جبکہ افغان نیشنل آرمی کا نقصان معلوم نہیں ہو سکا۔

یاد رہے کہ کچھ عرصہ قبل پاکستانی فوج کے ایک ذمہ دار نے یہ بیان دیا تھا کہ افغان آرمی کی ٹریننگ پاکستانی پولیس کے مقابلے کی بھی نہیں ہے۔ مگر حالیہ واقعے میں ایک اہل کار کی ہلاکت اور گیارہ اہل کاروں کے زخمی ہونے کے بارے میں فی الحال کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

☆افغانستان میں شیخ ابوحفص المصریؒ کو ہلمند میں شہید کرنے کا دعویٰ۔

صلیبی اس حد تک پاگل اور خبطی ہو چکے ہیں کہ ابوحفصؒ جو کہ اکتوبر 2001ء میں شہید ہو چکے ہیں کی شہادت کی خبر اب نشر کر کے ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ انہیں بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے جبکہ انہی شیخ ابوحفص المصریؒ کو 06-2005 تک امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے شائع ہونے والے Most Wanted Persons کی فہرست میں تیسرے نمبر پر دکھایا جاتا رہا ہے۔ اس تمام واقعہ سے صلیبیوں کی 'باخبری' کا اچھی طرح اندازہ ہوتا ہے۔

☆افغان عوام طالبان کی دھمکیوں سے نہ ڈریں: کرزئی

حامد کرزئی نے کہا ہے کہ افغان عوام طالبان کی دھمکیوں سے خوفزدہ نہ ہوں۔ کابل میں میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے حامد کرزئی نے کہا کہ طالبان کی جانب سے انتخابی عمل کو متاثر کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں مگر دشمن کی یہ کوششیں ناکام ہو جائیں گی۔ اُس نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ افغانستان کے استحکام، ترقی، امن اور خوشحالی کے لیے افغان عوام لاکھوں کی تعداد میں ووٹ ڈالنے آئیں گے۔

چند روز پہلے کرزئی نے صدارتی انتخاب کے سلسلے میں ہلمند میں ایک جلسے میں تقریر کرنی تھی مگر اللہ کے شیروں کے خوف اور دبدبے کی وجہ سے تین گھنٹے تک نہ آیا اور بعد میں جلسے سے ٹیلی فون کے ذریعے اپنی مغلظات بکتا رہا۔ اس کے بعد اس نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ افغان عوام طالبان کی دھمکیوں سے نہ ڈریں اور بھرپور انداز میں پولنگ اسٹیشنوں پہ جا کر اپنا حق رائے دہی استعمال کریں۔

☆امریکی نائب قاصد ہالبروک کی نواز شریف اور شہباز شریف سے ملاقات

ملاقات میں گفتگو کرتے ہوئے شہباز شریف نے کہا کہ اس نے حال ہی میں یوسف گیلانی کے ساتھ بینگورہ کا دورہ کیا، یہ دیکھ کر اُسے بہت خوشی ہوئی کہ ''عام'' ہلاکتیں بہت کم ہوئیں۔

پرویزی مہرہ استعمال کرنے کے بعد اُسے ٹشو پیپر کی طرح پھینکنے سے پہلے ہی صلیبی سردار امریکہ نے زرداری کے گلے میں پٹہ ڈالنے کا مکمل منصوبہ بنا لیا تھا۔ اب اسی شکاری کے تھکنے کے بعد نئے مداریوں (نواز و شہباز) کو ٹرائل بیسز Trail Basis پر آزمایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ان دونوں کی قیمتوں کا تعین بھی ابھی سے کیا جا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

یومِ تفریق

قاتلو!
ہاں تمہیں ہو نا وہ
جس نے برسوں تلک
میرے بغداد اور اس کے اطراف میں
میری مظلوم امت کے اک دو نہیں ______
پورے دس لاکھ بچوں کا مثلہ کیا!
ماؤں کی جھولیوں سے اُنھیں کھینچ کر
بھوک اور مرض کے جال میں بھینچ کر
کُند چھریوں سے اُن کو ذبح کر دیا!
کافرو!
پھر تمہیں ہو نا وہ!
جس نے تیمور و کشمیر و شیشان میں
جس نے فلپین و صومال و سوڈان میں
میرے ایک ایک قاتل کو پُرسہ دیا!

نیل کے ساحلوں سے ملایا تلک
ردِّ اسلام کی جو بھی سازش ہوئی
سرپرستی تمہاری ہی اس میں رہی!
اور کسی نے نہیں ______
میری اقصیٰ کو تاراج تم نے کیا
میرے کعبے کو گھیرے میں تم نے لیا
وہ جزیرہ عرب کا جہاں پر کبھی
اترا کرتے تھے جبریل لے کر وحی
اُس کی حرمت کو پامال تم نے کیا
سرزمینِ حرم وہ دیارِ نبی ﷺ
جس سے لشکر نکلتے تھے اسلام کے
اپنے ناپاک قدموں سے روندا اُسے
اس کے پانی پہ، خشکی پہ قبضہ کیا!
یہ تمہیں تھے کہ جن کی ہوس کی نذر
کتنی معصوم کلیوں کے دامن ہوئے
کتنے سجدہ گُناں تھے کہ جن کے بدن
آن کی آن میں چیتھڑے بن گئے
یہ تمہارا ستم در ستم دیکھ کر
چیخنے تک کی نہ تھی اجازت مگر
پھر بھی چپ سادھ کر
ہم سسکتے، بلکتے، تڑپتے رہے!
ہاتھ پر ہاتھ رکھے یونہی بے سبب
آسمانی مدد کو ترستے رہے!
خود پہ ہنستے رہے!
ذلتوں کا یہ زہراب پیتے رہے
روز مرتے رہے روز جیتے رہے
اب مگر قاتلو!
انتہا ہوگئی

امن کی لوریاں سن چکے ہم بہت
وہ کہانی گئی، وہ فسانہ گیا، ہر بہانہ گیا
ہاتھ پر ہاتھ رکھے یونہی بے سبب
آسماں دیکھنے کا زمانہ گیا!
وَاَعِدُّوْالَھُم کی سناں تھام کر
تُرْھِبُوْنَ بِہٖ کا علم گاڑھ کر
دامنِ ہندوکش میں وہ برسوں تلک
ہم نے اَلْحَمْد سے لے کر والنَّاس تک
جو بھی کچھ ہے پڑھا، وہ بھلایا نہیں!
ہم پہ روئیں ہماری ہی مائیں سدا
ہم نے تم کو اگر ______ خوں رُلایا نہیں!
روند کر اہلِ ایمان کی بستیاں
کیسی جنت بسانے کے خوابوں میں ہو؟؟؟
یہ تو ممکن نہیں عیش سے تم رہو
اور ملّت ہماری عذابوں میں ہو!
منتظر اب رہو!
ہاتھی والو! ___ ذرا آسمانوں میں لکھے نوشتے پڑھو
بڑھ رہے ہیں تمہارے قلعوں کی طرف
موت کے کچھ بگولے، کچھ آتش فشاں
جرأتوں کے دھنی، ہمتوں کے نشاں
کچھ ابابیل ایسے شہیدی جواں!
لو تباہی کا اپنی تماشہ کرو!
عمر باقی ہے جو
زخم دھوتے رہو
خود پہ روتے رہو
ظالموں پر نہ افسوس کوئی کرے
قاتلوں پر نہ آہیں کوئی بھی بھرے
جس کو مٹی کا پیوند ربّ نے کیا
جو ہو مومن انہیں آج پُرسہ نہ دے!

احسن عزیز

بخاری کی روایت میں حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ "جو لوگ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے اُن پر کوئی عتاب نہیں ہوا کیونکہ حضورﷺ صرف تجارتی مہم کے ارادے سے نکلے تھے، اتفاقاً اللہ نے باقاعدہ جنگ کی صورت پیدا فرمادی۔ ابوسفیان کو آپﷺ کے ارادے کا پتہ چل گیا۔ اُس نے فوراً مکہ آدمی بھیجا' وہاں سے تقریباً ایک ہزار کا لشکر جس میں قریش کے بڑے بڑے سردار تھے، پورے سازوسامان کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ حضورﷺ مقام صفراء میں تھے' جب معلوم ہوا کہ ابوجہل وغیرہ بڑے بڑے آئمۃ الکفر کی کمانڈ میں مشرکین کا لشکر یلغار کرتا چلا آرہا ہے۔

اس غیر متوقع صورت کے پیش آجانے پر آپﷺ نے صحابہ کرامؓ کو اطلاع کی کہ اس وقت دو جماعتیں ہمارے سامنے ہیں۔ تجارتی قافلہ اور فوجی لشکر، اللہ کا وعدہ ہے کہ دونوں میں سے کسی ایک پر تم کو مسلط کرے گا' تم بتلاؤ کہ کس جماعت کی طرف بڑھنا چاہتے ہو؟ چونکہ اس لشکر کے مقابلے میں تیاری کر کے نہ آئے تھے اس لیے اپنی تعداد اور سامان وغیرہ کی قلت دیکھتے ہوئے بعض لوگوں کی رائے یہ ہوئی کہ تجارتی قافلہ پر حملہ کرنا زیادہ مفید اور آسان ہے۔ مگر حضورﷺ اس رائے سے خوش نہ تھے۔ حضرت ابوبکر وعمر اور مقداد بن اسود رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تقاریر کے بعد یہ ہی فیصلہ ہوا کہ فوجی مہم کے مقابلے پر جوہر شجاعت دکھلائے جائیں۔ چنانچہ مقام بدر میں دونوں فوجیں بھڑ گئیں۔ حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عظیم عنایت فرمائی، کافروں کے ۷۰ بڑے بڑے سردار مارے گئے اور ۷۰ قید ہوئے، اس طرح کفر کا زور ٹوٹا۔

جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اس سفر میں حضورﷺ شروع ہی سے فوجی لشکر کے مقابلے میں نکلے تھے' جو مدینہ پر از خود اقدام کرتا ہوا چلا آرہا تھا، تجارتی قافلہ پر حملہ کرنے کی نیت آپﷺ نے اول سے آخر تک کسی وقت نہیں کی' وہ فی الحقیقت اپنے ایک خود ساختہ اصول پر تمام ذخیرہ حدیث وسیر اور ارشادات قرآنیہ کو قربان کرنا چاہتے ہیں۔ یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ کفار محاربین' جن کی دست برد سے مسلمانوں کی جان و مال کی کوئی چیز نہ بچی اور نہ آئندہ بچنے کی توقع تھی، اُن کو جانی و بدنی نقصان پہنچانا تو جائز سمجھا جائے لیکن تجاری و مالی نقصان پہنچانا خلاف تہذیب وانسانیت ہو۔ یعنی اُن کی جانیں تو ظلم وشرارت اور کفر وطغیان کی بدولت محفوظ نہیں رہے مگر اموال بدستور محفوظ ہیں۔ گویا زندگی کے حق سے محروم ہو جائیں تو ہو جائیں، پر سامانِ زندگی سے محروم نہ ہوں۔ ان ھذا لاشیء عجیب

باقی یہ دعویٰ کہ جو لوگ حملہ آور نہ ہوئے ہوں' اُن پر مسلمانوں کو از خود حملہ کرنا جائز نہیں کیونکہ وقاتلو افی سبیل لله الذین یقاتلونکم ..... کے خلاف ہوگا۔ قطع نظر اس سے کہ یہ مسئلہ موجودہ واقعہ سے بے تعلق ہے کیونکہ کفارِ مکہ پہلے سے ہر قسم کے مظالم اور حملے مسلمانوں پر کر رہے تھے اور آئندہ کے لیے باقاعدہ دھمکیاں دے رہے تھے۔ بلکہ اس بارے میں اُن کی سازشیں اور مراسلتیں جاری تھیں' فی نفسہٖ بھی صحیح نہیں کیونکہ یہ آیت ابتدائے ہجرت میں اتری تھی، جس کے بعد دوسری آیات' جن میں مطلق قتال کا حکم ہے' نازل ہوئیں۔ پھر یہ بھی قابل غور ہے کہ صرف اتنا کہنے سے کہ حملہ آوروں کی مدافعت کرو' لازم نہیں آتا کہ کسی حالت میں حملہ کرنے کی اجازت نہیں۔

(تفسیر سورہ الانفال: تفسیرِ عثمانی از شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)